بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقیاسِ صلوٰۃ

مؤلفہ

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ صدیقیہ اچھرہ لاہور

ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبا موقوتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا ۝

پس ان کی جگہ ناخلف آئے انہوں نے نماز کو ضائع کیا شہوات کے پیچھے پڑے عنقریب گمراہی سے ملیں گے

مقیاس الصلوٰۃ

فی اصلاح

اہل الاضلال والغواۃ

مصنفہ

مناظر اعظم حضرت مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

صاحبزادہ کلیم اللہ صدیقی بن خلف الرشید عظیم حافظ فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ صدیقیہ

مکان نمبر ۲۰ الپتگین سٹریٹ نمبر ۲ اچھرہ لاہور

نام کتاب .... مقیاس صلوٰۃ

تصنیف .... مناظرِ اعظم الحاج حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ علیہ

ناشر .... صاحبزادہ کلیم اللہ صدیقی

بن

خلف الرشید اعظم مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی رحمتہ اللہ علیہ

طباعت .... آفسٹ

بار .... نہم ۲۰۰۲ء

طابع .... حاجی حنیف پرنٹنگ پریس لاہور۔

صفحات ۴۴۸

قیمت مجلد .... =/۱۶۵ روپے

فہرست مضامین مقیاس صلٰوۃ

تمت

اورینٹ پروسس چوک داتا صاحب لاہور

حمدِ باری تعالیٰ

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا

زمین و آسمان کے ذرّے ذرّے میں ترے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

ترا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اِک راز داں تیرا

جہانِ رنگ و بُو کی وسعتوں کا راز داں تُو ہے!
نہ کوئی ہمسفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا

تیری ذاتِ معلّیٰ آخری تعریف کے لائق
ظہوری سارا عالم روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

(جناب الحاج محمد علی صاحب ظہوری قصوری)

نعت

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں — جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ انکی آنکھیں — جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا — تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو — جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے — اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے — ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب — کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو — مشکل میں ہیں براتی پر خار با دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا — رو رو کے مصطفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا — دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے ۔۔۔ باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں ۔۔۔ جانِ مراد و کانِ تمنّا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں ۔۔۔ درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف ۔۔۔ بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں ۔۔۔ اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلف کہوں ۔۔۔ بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا ۔۔۔ یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں ۔۔۔ تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصفِ عیبِ تناہی سے ہیں بری ۔۔۔ حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی ۔۔۔ چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

رُباعی

اے عزیزو فرض ہے ہر طرح سے تم پر نماز ‎ ‎ ہے یہ واجب ہر خرد مسجد میں ہو پڑھ کر نماز
جان کو دل کو ہمیشہ رکھتی ہے خوشتر نماز ‎ ‎ جامہ کو رکھتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز
بہر مقبولئے خالق بہر محبوبئے خلق ‎ ‎ دونوں عالم میں ہوئی ہر کام سے بہتر نماز
مرد عورت لڑکا لڑکی خادم اور لونڈی غلام ‎ ‎ چاہیئے پڑھتے رہیں چھوٹے بڑے گھر گھر نماز
اٹھ اذانِ فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل ‎ ‎ کر طہارت اور وضو پھر پڑھ اذاں کہہ کر نماز
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن ‎ ‎ پنجگانہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
اور سب اعمال نیک و بد کی پرسش پیچھے ہو ‎ ‎ پوچھیں گے اوّل ملک ہنگامۂ محشر نماز
سب فرشتوں کو بھی پیارا ہے نمازی آدمی ‎ ‎ زینتِ اسلام اہلِ دین کا ہے زیور نماز
باغِ جنّت قصرِ حورِ جنت اِک طرف ‎ ‎ حشر کے دن ہو گی خالق کی طرف راہبر نماز
بارگاہِ حق تعالیٰ میں ہے وقتِ حاضری ‎ ‎ رکھ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز
لوگ تو سو طرح سے کرتے ہیں زہد و ریاض ‎ ‎ کیا کمال اس میں ہوا تو نے گذاری گر نماز
ہے بہت تاکید قرآن میں نہیں ہوتی معاف ‎ ‎ شادی ہو یا غم کسی حالت میں مومن پر نماز
تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر ‎ ‎ گر نہ ممکن ہو اترنا پڑھ سواری پر نماز
یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر ‎ ‎ پڑھ تیمم سے برابر ہو کے تو بے ڈر نماز
جس کو بیماری سے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو ‎ ‎ تو اشارے سے پڑھے وہ صاحب بستر پہ نماز
ہیں وہ ہی مقبول درگاہِ خدائے دو جہاں ‎ ‎ جو ادا کرتے ہیں ذوق و شوق سے اکثر نماز
دیکھو شاہِ کربلا کو قتل کے میداں میں بھی ‎ ‎ سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز
جب اذانِ جمعہ سن لے جانبِ مسجد تو آ ‎ ‎ سنتیں پڑھ خطبہ سن پھر پڑھ جھکا کر سر نماز
وقت ہو جاوے نہ تنگ اے دل تو سستی دور کر ‎ ‎ چاہیئے ہر ساعتِ مسنون کے اوپر نماز

ایسی بے ترکیب مت پڑھنا خدا کے واسطے
روز محشر جو الٹ ماریں تیرے منہ پر نماز

ترک اس کو جو کرے کیا جانیں کیا ہو اسکا حال
ہو معذب جس سے ہو جاوے قضا بھی گر نماز

جو قضا باقی ہیں ان کالیوں ادا کرنا ہے سہل
پڑھ لے بعد اک ایک کے ہر وقت پچھلی ہر نماز

حال پر افسوس ان لوگوں کے جو پڑھتے نہیں
کیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز

حق تو یہ ہے بے نمازی بھاگتے کوسوں تلک
کوڑی پیسہ دینا پڑتا گر انہیں پڑھ کر نماز

ہو کے مومن جو ادا کرتا نہیں اس فرض کو
ہو بھلا اسکے جنازہ کی روا کیوں کر نماز

دست و پا، بینی و پیشانی، گھس کچھ جائیں گے
گر پڑھے گا حسب حکم حضرت داور نماز

منحصر کچھ انس و جن حور و ملک پر ہی نہیں
خلق ساری ہے نمازی جان کر بہتر نماز

طوطا۔ مینا۔ شیر۔ آہو۔ مچھلی مرغابی سدا
پڑھتے ہیں کل ساکنان کوہ بحر و بر نماز

جملہ حشرات اور نباتات اور بہائم اور جبال
صبح سے دن بھر پڑھیں اور شام سے شب بھر نماز

ایک رکعت پڑھنے سے ہو ایک رکعت کا ثواب
کوئی دکان میں پڑھے گا یا پڑھے گا گھر نماز

پاس کی مسجد میں ستائیس کا پاوے ثواب
پانچسو کا مسجد جامع میں پڑھ لے گر نماز

ایک رکعت کے ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ
مسجد نبوی میں جو کوئی پڑھے جا کر نماز

ایک کے بدلے ملے گا لاکھ کا اس کو ثواب
جو نمازی جا کے پڑھ لے کعبہ کے اندر نماز

لاکھ کا چوتھائی حصہ اسکو ہاتھ آئے ضرور
جو پڑھے بیت المقدس میں کھڑا ہو کر نماز

بے نمازوں سے کوئی پوچھے کہ پیرو کس کے ہو
پیشوا تو جتنے تھے پڑھتے تھے افزوں تر نماز

پیشواؤں کے طریقے پر ہی چلنا چاہیئے
پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ پیرو پیغمبر نماز

پڑھتیں بی بی فاطمہؓ پڑھتے حسنؓ پڑھتے حسینؓ
پڑھتے تھے صدیقؓ فاروقؓ و غنیؓ حیدرؓ نماز

پڑھتے تھے محبوب سبحانی و خواجہ جی مدام
شاہ مدار و سید سالار پڑھتے ہر نماز

ان اماموں کے اگر قدموں پہ رکھو گے قدم
ہو کے شافع حشر میں دکھلائے گی جوہر نماز

جو نمازی ہیں تیرے مقبول انکے صدقے میں
کر نور علی کی قبول اے خالق اکبر نماز

پیش لفظ

ببارگاہِ مناظرِ اعظم حضرت مولینا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اہلسنّت و جماعت کے مایہ ناز عالم دین، عوامی مناظر اور خطیب حضرت مولینا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پورے برصغیر پاک و ہند میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ مسلمانان اہلسنّت و جماعت کے علاوہ دوسرے عقائد کے لوگوں میں بھی مقبول عام تھے۔ جن میں اہلحدیث، دیوبندی، شیعہ، چکڑالوی، پرویزی، سکھ، عیسائی، روافض اور مرزائی عقائد شامل تھے، اِس کی وجہ یہ تھی کہ جب کبھی مبتدعینِ زمانہ کے کسی سب سے بڑے مناظر نے، برِصغیر پاک و ہند کے کسی کونے سے بھی اہلسنّت و جماعت کو للکارا، تو حضرت مناظرِ اعظم ایک محافظ کی حیثیت سے آگے بڑھے اور اُس کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔ میدانِ مناظرہ میں اسی لازوال مہارت اور کمال کے پیشِ نظر پنجاب کے سُنیوں کی طرف سے آپکو "شیرِ پنجاب" کا خطاب ملا تھا، اِن حقائق کے پیشِ نظر یوں کہنا مبالغہ نہ ہوگا، کہ حضرت مناظرِ اعظم ربیع اور ثانی کی حیثیت رکھتے تھے یعنی ان کے اوپر خطابت اور مناظرانہ اندازِ بیان آکر ختم ہوجاتا تھا۔

(۱) حالاتِ زندگی حضرت مناظرِ اعظم مولینا الحاج محمد عمر اچھروی ۱۹۰۲ء کو موضع شیروکا نزد ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ آپکے والدگرامی کا نام مولوی محمد امین بن عبدالمالک صدیقی قریشی تھا۔ جو حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت مولینا غلام محی الدین قصوری کا سلسلۂ نسب

سیّدنا حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے ۔

آپ نے قرآنِ پاک کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی ۔ فارسی کتب کے حصول کیلیے مولٰینا صلاح الدّین موضع چانوٹ پاکپتن کے شاگرد ٹھہرے ۔ علمِ صرف و نحو، فقہ اور اصولِ فقہ استادِ گرامی مولٰینا محمد حسین اور عطاء اللہ لکھوی سے حاصل کیا ۔ قصور کے مدرسہ فریدیہ میں آپ نے منطق و معقول پر عبور حاصل کیا ۔ اور پھر بعض کتابوں کا مطالعہ مولٰینا محمد عالم سنبھلی کی رہنمائی میں نیلا گنبد لاہور میں کیا ۔ دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں کتب کے سلسلے میں قیام پذیر ہوتے ۔ مولوی محمد عبد اللہ امر تسری ثم روپڑی (وہابی) سے سند حاصل کی ۔ مولانا احمد علی میرٹھی کی زیرِ نگرانی میں آپ نے صحاحِ ستہ کا مطالعہ کیا ۔ جو محدّث احمد علی سہارنپور کے شاگرد تھے ۔ علاوہ ازیں آپ نے سکھوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتابوں پر عبور حاصل کیا ۔ جس کے باعث دورانِ مناظرہ کسی قسم کی کوئی مشکلات پیش نہیں آتی تھیں ۔ علیٰ ھٰذا القیاس آپ ۱۹۱۸ء میں تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر قصور میں قیام پذیر ہوتے ۔

آپ نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں اپنی تقریروں کا آغاز اپنے آبائی قصبہ قصور سے کیا ۔ آپ قرآن پاک نہایت عمدہ انداز او سوز کے ساتھ پڑھتے تھے ۔ جس کے باعث تلاوت شدہ آیۃ کریمہ کا مفہوم بیان کرنے سے پہلے تمام سامعین کے دل و دماغ میں اتر جاتا تھا ۔ زبان کی سادگی اور شیرینی اور لب و لہجہ کی دلکشی اور طنز و مزاح جیسی خوبیوں سے جلسہ میں ایک عجیب و غریب اور طلسمانہ سماں پیدا ہو جاتا تھا ۔

(۲) اندازِ بیان

جب آپ ۱۹۳۴ء میں لاہور میں قیام پذیر ہوتے تو آپ کی شہرت پنجاب سے نکل کر پورے برِّصغیر پاک و ہند میں بجلی کی سی تیزی سے پھیل گئی ۔ مناظرانہ اندازِ بیان میں لازوال مہارت کے پیشِ نظر آپ نے چھوٹے چھوٹے مناظروں کے علاوہ ۱۵۰ مناظرے جیت کر اپنے عقائد کی فتح کے سکے بٹھا دیے ۔ معاندین کی کتابوں کے حوالے آپکو زبانی یاد ہوتے تھے ۔ اور نادر و نایاب کتابوں کا ایک ذخیرہ "المقیاس کتب خانہ" کے نام سے ہمیشہ آپ کے پاس رہتا تھا ۔

(۳) **خطابت** قصور میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ نے لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں ۱۶ سولہ سال تک خطابت فرمائی۔ اس کے بعد آپ اپنے پیشوا کی بشارت پر زندگی کے آخری لمحات کے دوران للامونی میں خطابت پر مامور ہو گئے۔

(۴) **بیعت** آپ کی عظمت و شہرت حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طفیل ہی سے اس دنیا میں اجاگر ہوئی۔ اور آپ انہی کے دستِ حق —— پر بیعت ہوئے۔ اور آپ کی دعا سے ہر میدانِ مناظرہ میں فتح یابی ہوئی۔

بیباک مردِ حق تھا مجاہد دلیر تھا
وہ شرقپور کے شیرِ محمد کا شیر تھا

(۵) **اولادِ ذکور** مناظرِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی کے پانچ صاحبزادے ہیں، آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ناشرِ کتاب ہذا کا نام مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی ہے۔ جو قرآن پاک کے قاری و حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ علومِ دینی پر اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ یہ اپنے باپ کے اندازِ بیان کی ہوبہو تصویر کھینچ کر سامنے رکھ دیتے ہیں۔ وہی ٹھیٹھ پنجابی زبان، وہی لہجہ کی دلکشی اور وہی زبان کی شیرینی اور وہی طنز و مزاح جیسی خوبیاں ان کے اندازِ بیان میں پائی جاتی ہیں۔ باقی چار صاحبزادوں میں ایک حافظ سلطان باہو بھی قرآن پاک کے حافظ ہیں۔ اور دوسرے تین صاحبزادوں میں دو مولینا عبد الوھاب صاحب مبلغ انگلینڈ اور مولینا عبد التواب صاحب قرآن پاک کے حافظ تو نہیں، لیکن دینی علوم پر عبور رکھتے ہیں۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد ظفر اقبال بقول اپنے والد ماجد کے دنیوی تعلیم حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔

یہ آپ ہی کی نظرِ عنایت تھی۔ کہ مناظرِ اعظم کے سب سے بڑے صاحبزادے مولینا حافظ قاری فقیر اللہ اچھروی کے ہاں چار صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کے نام بھی علی الترتیب

آپ کی زبانِ مبارک کے ارشادات کے مطابق رکھے گئے۔ جو حسبِ ذیل ہیں۔ سب سے بڑے پوتے کلیم اللہ صدیقی (راقم الحروف ہٰذا) ہیں۔ اِن سے چھوٹے محمد سلیم صدیقی۔ محمد علیم صدیقی، اور محمد نعیم صدیقی ہیں۔

(۶) **تصانیف** آپ نے بد مذہب کے عقائد کے رَدّ میں مندرجہ ذیل تصانیف لکھ کر مخالفین کو ہمیشہ کیلیے خاموشی کی نیند سُلادیا، اور مخالفین کو یارا جواب نہ رہا۔ اور آج تک آپ کی تصانیف مخالفین کے لیے کھُلا چیلنج ہیں۔ تصانیف یہ ہیں ۱ مقیاس صلوٰۃ، ۲ مقیاس حنفیت، ۳ مقیاس نبوت، ۴ مقیاس خلافت، ۵ مقیاس مناظرہ، ۶ مقیاس نور، ۷ مقیاس وہابیّت، اور باقی دیگر تصانیف مقیاسِ توحید، مقیاس میلاد، مقیاس حیات اور مقیاس اِسلام ابھی تک مسودات کی شکل میں ہیں۔

جماعت کا قیام اِن دنوں مناظرِ اعظم نے ایک جماعت "جمعیت المسلمین" کے نام سے قائم کی۔ اِس جماعت کا ہیڈ کوارٹر "دار المقیاس" اچھرہ تھا۔ اور اس سلسلے میں ایک دینی رسالہ "المقیاس"، جاری کیا، علاوہ ازیں آپ نے "المقیاس پریس"، بھی لگوایا۔ اور جماعت کی پوزیشن مضبوط بنانا شروع کردی مناظرِ اعظم نے ایک طوفانی دورہ کرکے ملک کے سارے علمأ اور سُنّی لیڈروں کو جماعت کا رکن بنانا شروع کر دیا۔ آپ اس سلسلے میں بہت کامیاب رہے۔ "جمعیت المسلمین"، کے قانونی مشیر مولانا محمد بخش مسلم، سیاسی معاون پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی اور پروپیگنڈہ سیکرٹری مولانا محمد شریف نُوری (مرحوم) تھے۔

---

۸ **وفات** آپ بمطابق ۲ ذیقعد ۱۳۹۱ھ یعنی ۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل
کو کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، آپ
کے جنازے میں سینکڑوں علماء کرام اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اور اِس
طرح آپ اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

آپ کا نام تاقیامت زندہ رہے گا ۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

راقم الحروف نے یہ مختصر تعارف اپنی بساط کے مطابق پیش کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ
قبول فرمائے ۔ آمین :۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ مَتَابِ ؕ

راقم الحروف

کلیم اللہ صدیقی بن

مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی

۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات

کتابت : محمد عبدالرحمٰن صدیقی لاہور

سبب تالیف کتاب مقیاس صلوٰۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِیْقِ وَطَھَّرَنَا مِنَ النَّجَاسَاتِ بِمَاءٍ عَمِیْقٍ وَوَفَّقَنَا عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَصَلٰوتِ رَسُوْلِہٖ فِی الْاٰلَاءِ وَضِیْقٍ ◆

اَمَّا بَعْدُ فقیر پر تقصیر حقیر سے احباب عقیدہ نے چند ضروری مسائل نماز پر اصرار فرمایا کہ ان کو اہلسنت والجماعت کے لئے قرآن وحدیث کی تحقیق سے نماز کے ضروری مسائل واضح کروں کیونکہ عوام اہل سنت و جماعت ان مسائل پر عامل ہیں۔ لیکن دلائل سے ناواقف ہیں تو فقیر نے قلم اُٹھایا اور ان مسائل کی حسب توفیق قرآن وحدیث صحیحہ سے تحقیق کی۔ اللہ تعالےٰ اس سعی خیر کو منظور فرمائے۔ اور جو احباب پڑھ کر اس سے فائدہ اُٹھائیں اُن سے ملتجی ہوں کہ فقیر کے حق میں بھی دُعائے خیر فرمادیں اور خود عمل کرکے ہر نجاست ظاہری وباطنی سے اجتناب فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ فقیر کو حق بیان کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور سب مسلمانوں کو حق سُن کر بلا تعصب عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کے لئے پہلے طہارت بدنی ولباسی ومکانی چونکہ شرط ہے، اس لئے پہلے انشاء اللہ تعالےٰ طہارت کے مسائل بالترتیب عرض کروں گا۔ پھر نماز کے متعلق انشاء اللہ العزیز ضروری مسائل قرآن واحادیث صحیحہ سے پیش کروں گا

مسائل طہارۃ

(۱) حدثنا قتیبۃ بن سعید انا ابو عوانہ عن سماک بن حرب قال ح ناھنا نا وکیع عن اسرائیل ۔ (ترمذی شریف ۱/۲)

عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوۃ بغیر طھور ۔ (ابوداؤد ۱/۹)

عبد اللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر پاک ہونے کے قبول نہیں کی جاتی۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جب تک انسان پاک نہ ہو نماز مقبول نہیں ہوتی۔ اب پاکیزگی کے لئے رب العزۃ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

۲۔ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ

اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھیئے اور کفار کو ڈر ایئے اور اپنے رب کی بڑائی اللہ

اکبر کہکر) بیان فرمایئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے اور پلیدی کو پھر چھوڑ دیجئے۔

ربّ کریم اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّت بھرے کلمات کو مومنین کے سامنے فرماکر مومنوں کے ایمانوں کو تازہ فرماتا ہے کہ مجھے اگر اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بیدار فرماکر دیدار مقصود ہو تو ان محبت بھرے کلمات سے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد فرماکر بیدار کرتا ہوں ویسے تو لیٹے ہوئے بھی ربّ العزت سب کچھ ملاحظہ فرماتا ہے۔ لیکن اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دربار میں بڑی شان سے کھڑا کرکے دیکھنا زیادہ پسندیدگی کا باعث ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کی بھی امتیازی صورت حاصل ہوتی ہے جیساکہ فرمایا اِنَّہٗ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ بے شک وہ رب کریم آپ کا دیدار فرماتا ہے۔ جب آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا شان ہے میرے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس کے حسن وجمال کو کھڑا کرکے خالق خود ملاحظہ فرمائے جس مخلوق کے حسن وناز کے دیدار کا خالق خود مشتاق ہو بھلا اس کے جمال کا کوئی خلق اندازہ لگاسکتی ہے؟ یہ ہے حسن جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربّ العزت کو گوارہ نہیں کہ محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کپڑے کے پردے میں ہو صاف صاف ارشاد اخلاقی ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ اے کپڑا اوڑھنے والے ذرا اُٹھ کھڑے ہوئیے۔ رخ انور سے کپڑا تو اُٹھائیے بلا حجاب چادر آپ کا دیدار اِنَّہٗ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ سے ہو یہ انداز محب جل شانہٗ ومحبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب خالق خود اپنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس محبوبانہ لہجہ میں یاد فرما رہا ہے وہ خالق ہے سختی سے بھی یا عوامی خطاب سے بھی فرما سکتا ہے۔ اس وجہ سے نہیں معاذ اللہ کہ خداوند کریم کو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈر

ہے! نہیں بلکہ خلق کو تعلیم مقصود ہے۔ کہ جب تمہارے خالق کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خطاب ہے تو تمہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے ہی محبت اور ادب سیکھنا لازمی ہے۔

رب العزت جب کسی کام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو ابتدا اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے کلمات سے فرماتا ہے۔ مقصد آگے ہے۔ تو رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ کھڑے ہوتے اور دوسروں کو بھی ڈرائیے۔ کہ وہ بھی میرے دربار میں تمہارے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ آگے ارشاد الٰہی فَکَبِّرْ نماز کے لئے خصوصاً اور نفل عبادت کے لئے عموماً ہے اس لئے کہ قیام اور اللہ اکبر کہنا نماز کے ابتدا میں لازمی ہے لیکن رب العزت نے اس قیام نماز یا قیام عبادت کے لئے شرط لگائی۔ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ کہ حضور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے۔ یہ خطاب خاص ہے لیکن حکم عام ہے۔ یہ تعلیم امت کے لئے ہے کہ عبادت خداوندی نماز ہو یا غیر کپڑوں کا پاک ہونا لازمی ہے۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس ہو تو نجاست کہاں!

اس امر خاص کے بعد حکم عام فرمایا۔ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو ترک کیجیے یعنی ہر قسم کی پلیدی کو چھوڑ دیجیے۔ بدنی ہو یا لباسی یا مقامی۔ کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم ہیں اور آپ کا ایک جملہ کئی معانی کو حل فرما دیتا ہے۔ آپ کا فرمان جو مذکور ہو چکا ہے۔ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِطُهُوْرٍ کہ نماز بغیر طہور مقبول نہیں ہوتی تو آپ کے اس ارشاد سے طہارت بدنی و لباسی و مقامی تینوں ثابت ہو گئیں اگر مقام نجس ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ لباس پلید ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ اگر بدن نجس ہو تو بھی نماز

نہیں ہوتی۔جس کی تائید رب العزت نے بھی فرمادی۔

اب جگہ کی نجاست کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

تمام زمین اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد ہے۔

حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا هُشَيْمٌ قال حدثنا سيار وهو ابو الحكم قال حدثنا جابر بن عبد الله قال قال رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطِهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاَيُّمَا رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ (بخاری شریف ۱/۹۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو میرے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام سے کسی کو نہیں دی گئیں رعب کے ساتھ میری امداد کی گئی ایک ماہ کی مسافت سے اور میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی اور میری اُمت سے جس آدمی کو نماز کا وقت آجائے تو چاہیئے کہ نماز پڑھ لے اور میرے لئے غزوے میں لوٹ کا مال حلال کیا گیا۔

اَخبرنا الحسن بن اسمٰعيل بن سليمان قال حدثنا هشيمٌ قال حدثنا سيارٌ عن يزيد الفقير عن جابر بن عبد الله قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا اَيْنَمَا اَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِيْ الصَّلٰوةَ صَلّٰى۔ (نسائی شریف ۱/۱۲۰)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔میری امت سے کسی شخص کو نماز

کا وقت آجائے۔ اسی جگہ نماز ادا کرے۔

حدثنا یحیی بن ایوب و قتیبۃ بن سعید و علی بن حجر قالوا نا اسمٰعیل وھو ابن جعفر عن العلاء عن ابیہ عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَھُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ۔ (مسلم شریف 1/199)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام نبیوں پہ چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں جوامع الکلم ہوں رعب سے امداد کیا گیا ہوں غنیمتوں کا مال میرے لئے حلال کیا گیا ہے اور تمام زمین میرے لئے پاک بنائی گئی ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔ اور تمام خلقت کی طرف ایک میں ہی رسول بھیجا گیا ہوں۔ اور میرے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا گیا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں باقی انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت فرمائی جس میں تمام زمین کی پاکیزگی اور مسجد کا ذکر ہے اور مسلم شریف کی حدیث میں چھ چیزوں سے باقی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت فرمائی۔

(۱) میں جوامع الکلم ہوں۔ میرا کلام ایک ہوتا ہے۔ مطالب بیشمار ہوتے ہیں۔

(۲) رعب سے مدد کیا گیا ہوں یعنی میرے رعب سے ہی فتح ہو جاتی ہے۔

(۳) لوٹ کے مال میرے لئے حلال ہیں۔

(۴) تمام زمین میرے لئے پاک ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد ہے۔

(۵) تمام مخلوق کی طرف میں واحد رسول ہوں اب اور کوئی ایسا رسول نہیں جس کی رسالت

کار گر ہو۔

(۶) تمام انبیاء علیہم السلام میرے ساتھ ختم کیے گئے ہیں اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

جس مطلب کے لیے فقیر نے ان احادیث صحیحہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہے وہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ ہے۔ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا کہ اللہ کریم نے میرے لیے تمام زمین کو پاک بنا دیا ہے اور تمام زمین ہی میرے لیے مسجد بنا دی اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف اس عموم کی حدیث کو ہی حجۃ بنا لیا جائے اور آپ کی فرمودہ مسجد کی باقی قیودات کو ترک کر دیا جائے تو نماز کے جواز کی کوئی صورت ہی نہیں۔ کیونکہ آپ نے مقام نماز کے کئی قیودات فرمائے ہیں اور ان مذکورہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی گندی سے گندی جگہ بھی ہو۔ پاخانہ ہو یا حمام جائے مغصوبہ ہو یا طہارت خانہ ہر جگہ نماز جائز ہو جاتی ہے۔ حالانکہ کسی مذہب میں یہ جائز نہیں بلکہ مقام نماز یا مسجد کے لئے جو جو شرائط اس حدیث کے علاوہ ذکر فرمائے ان شرائط کا پایا جانا یا آپ کی تجویز کردہ احتیاطات سے محتاط رہنا ضروری ہے۔ اگر مقام نماز بھی مقدس نہ ہو تو نماز درست ہی نہیں تو اس فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب خاص سمجھا جائیگا۔ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا پہلے مذاہب میں جہاں گرجا، کلیسہ بن جاتا اسی میں ان کی نماز جائز ہوتی یا بیت المقدس میں ہی ان کی نماز جائز ہوتی اگر باہر سفر میں ان کو نماز پڑھنے یا عبادت کرنے کا وقت آجاتا تو مسجد اقصیٰ کی مٹی خرید کر پلے باندھنی پڑتی جس کو کسی کپڑے پر بچھا کر اوپر نماز ادا کرتے۔ دوسری عام زمین پر نماز ادا نہ کر سکتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری خاطر اللہ تعالےٰ نے میرے لئے اور میری امت کے لئے تمام مسجد کو پاک بنا دیا ہے جہاں چاہیں نماز ادا کر سکتے ہیں ان کے بیت المقدس کی طرح ہمیں بیت اللہ یعنی بیت الحرام

کی زمین کے علاوہ تمام زمین پہ نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور یہ بھی نہیں کہ ان کے بیت المقدس کی طرح اور کسی جگہ مسجد بن سکتی ہی نہیں بلکہ میرے لیے رب العزت نے تمام تر زمین مسجد بنا دی ہے جہاں چاہیں ہم مسجد بنا سکتے ہیں۔ یہ ہے آپ کے جوامع الکلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ بلا شرائط پوری زمین پہ نماز جائز ہے خواہ کیسی ہو بلکہ اس عموم ارشاد کے بعد شرائط کا ذکر بھی فرمایا سنیئے۔

مساجد اللہ میں کم از کم مکروہ شے کا احتیاط

(۳) اخبرنا قُتَیبَۃُ قَالَ حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال قَالَ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلم البُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَ کَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا۔ (نسائی شریف ۱/۱۱۸ مسلم شریف ۱/۲۰۷ بخاری شریف ۱/۵۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دے۔

یعنی مسجد میں تھوکنا گناہ ہے لیکن غلطی سے ڈال دے تو اگر مسجد سے علیحدہ جگہ کچی ہو تو دفن کرے اگر فرش پختہ ہو تو دھو دے۔

مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوک ملاحظہ فرما کر ناراض ہوئے

(۴) حدثنا قتیبۃ قال نا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ حَتّٰی رُئِیَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَامَ فَحَکَّہٗ بِیَدِہٖ الخ (بخاری شریف ۱/۵۸)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے

قبلے کی دیوار پر کھنگار پڑا ہوا دیکھا تو آپ کو یہ بات شاق گزری تھی۔ آپ غضب ناک ہو گئے تو اپنے دست مبارک سے اس کو کھرچ دیا۔

مسجد سے غلاظت دور کر کے خوشبو لگانا

(۵) اخبرنا اسحٰق ابراھیم قال حدثنا عائذ بن حبیب قال حدثنا حمید ن الطویل عن انس بن مالک قال رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَامَتْ امْرَءَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوْقًا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک کھنگار پڑا ہوا دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے حتی کہ جناب کا رخ انور سرخ ہو گیا تو انصار سے ایک عورت کھڑی ہو گئی۔ تو اس کو اس نے کھرچ دیا اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا اچھا فعل ہے

اگر تر ہو تو دھوئے

(۶) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وُطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ۔ (بخاری شریف ص۵۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی غلاظت تر لتھڑی جائے تو اس کو دھو دو۔

اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے

(۷) اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یحیٰی عن اشعث عن الحسن عن عبد اللّٰہ بن مغفل اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (نسائی شریف ج ۱ ص ۱۱۲)

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کیا اونٹ بٹھانے کی جگہ کو اپنے جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا سے ممتاز نہیں فرمادیا؟

قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے

نسائی شریف 1/115 } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ ھِمْ مَسَاجِدَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

کیا جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا میں قبرستان داخل نہیں حالانکہ قبرستان میں نماز پڑھنے والے کو آپ نے لعنتی فرمایا۔ کیا اس حدیث سے آپ قبرستان کو ممتاز نہ سمجھیں گے؟ اگر اس کا عموم ہی رکھیں تو پھر تو تمہارے نزدیک جائز ہونی چاہیئے ورنہ نہیں۔

حمام ومقابر وزمین بابل میں نماز جائز نہیں

ابوداؤد شریف ۱/۷۱ } اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَرْضُ کُلُّہَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبُرَۃَ۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام زمین مسجد ہے سوائے حمام اور مقبرے کے۔

ابوداؤد شریف ۱/۷۱ } اِنَّ عَلِیًّا قَالَ اَنَّ حِبِّیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَہَانِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَقْبُرَۃِ وَنَہَانِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّہَا مَلْعُوْنَۃٌ۔

بے شک علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا کہ میں مقبرہ میں نماز پڑھوں اور مجھے منع فرمایا کہ میں بابل کی زمین میں نماز پڑھوں اس لئے کہ وہ ملعونۃ ہے۔

بعض مساجد پاک لوگوں کے لائق نہیں ہوتیں

توبہ ۱۱/۱۳ } لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ۔

آپ اس مسجد میں کبھی بھی نہ کھڑے ہوئیں البتہ ایسی مسجد میں نماز ادا کریں جس کی بنیاد تقویٰ پر بنائی گئی ہو اول دن سے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوئیں ان میں ایسے آدمی ہیں جو اس امر کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ پاک رکھیں اور اللہ تعالےٰ پاک ہونے

والوں کو درست رکھتا ہے۔

یہ مسجد منافقین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی غیبت کے لئے تعمیر کی۔ تو رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع فرما دیا کیونکہ یہ مسجد اتقاء کی بناء پر تعمیر نہیں۔ اس لئے آپ اس میں نماز نہ ادا کریں۔ جو مسجد اتقاء کی بناء پر تعمیر ہو اس میں آپ نماز پڑھنے کے لائق ہیں۔

کیونکہ آپ کے آدمی بھی پاک ہیں اور پاکیزگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پاکیزہ لوگوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔ جناب وہ تو ارشاد تھا جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا کہ میرے لئے تمام زمین پاک ہے اور مسجد ہے اور یہاں مسجد ہے اور پاک نہیں ہے اور پاک لوگوں کے لائق نہیں ہے۔ ثابت ہوا کہ تمام زمین آپ کے لئے پاک تو بنا دی گئی ہے اور مسجد بھی بن سکتی ہے لیکن زمین کا ہر نجاست ظاہری وباطنی سے پاک ہونا لازمی ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے نماز کے لئے مقام کے پاک ہونے کی شرط لگائی اور مسلمانوں کو پاک رہنے کا حکم بھی جاری کر دیا۔ دونوں امر اس ایک آیۃ کریمہ سے ثابت ہو گئے۔ اب جیسا کہ زمین کی پاکیزگی کے حکم عام کے لئے تخصیص موجود ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی طہارت شرط ہے اگر بدن اور لباس پاک نہ ہو تو نماز جائز نہیں۔

مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط تھا وہ تو ثابت ہو گیا۔ اب جیسا کہ بدن اور لباس اور مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی پانی کا پاک ہونا شرط ہے اگر پاک ہے تو بدن اور لباس پاک ہے ورنہ نہیں۔

پانی کے پاک ہونے کی قرآنی دلیل

جواب (۳) فرقان ۱۹/۵ { وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا اور ہم نے آسمان سے پاک پانی اتارا۔

اس آیتہ قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ پانی مطلق بغیر کسی ملاوٹ کے بذات خود پاک ہے جس کا ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ کہ نفس پانی بالذات پاک ہے۔ آسمانوں سے نازل ہو یا زمین سے تھوڑا یا بہت پانی بالذات پلید نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس شئی کی اس میں ملاوٹ ہو حکم اُس کا رکھے گا۔ اگر پلید شئی میں مل گیا تو پلید اور اگر پاک شئے میں مل گیا تو پاک ہے کیونکہ جیسا کہ کورا پانی آسمانوں سے نازل ہوتا ہے۔ اس کو ربّ العزت نے مَاءً طَهُوْرًا فرمایا۔

تو پھر ملاوٹ کے ساتھ ملاوٹ کا حکم رکھے گا۔ پاک کے ساتھ پاک اور نجس کے ساتھ نجس پانی کی ذات میں نجاست نہیں ہے اگر پانی کی ذات میں نجاست ہے تو وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔

مسائل :۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ پانی یعنی کنوئیں میں کئی چیزیں پلید گرتی رہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پلید ہونے کا حکم جاری نہیں فرمایا۔

معلوم ہوا کہ کنواں خارجی شئے سے بھی پلید نہیں ہوتا۔ خواہ گندی سے گندی شئی اس میں گرے۔ گندی شئے کو نکال کر پھینک دیا تو پانی پاک ہے سنو۔

ابو داؤد ۱/۹ ترمذی شریف ۱/۱۰ } بئر بضاعتہ جس میں حیض کے بھرے ہوئے کپڑے عورتیں پھینک دیتی تھیں اور مرے ہوئے کتے بھی لوگ اس میں پھینک دیتے اور پاخانہ بھی اس میں ڈالا جاتا بو آتی۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پلید نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

اَنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ کا مطلب

اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اَنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ پانی پاک ہے۔ اس کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔

جواب(۱): اس حدیث شریف کا بھی مطلب ایسا ہی عام ہے جیسا کہ ماقبل حدیث کے عموم کا ذکر کر چکا ہوں کہ ایک عموم حکم کو لے کر اس کے ممتاز حکموں کو چھوڑ دینا اسلام کے خلاف ہے۔ اگر اس حدیث شریف سے عموم ہی مراد لوگے تو سابقہ حدیث شریف جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا سے بھی ہر پلیدی پاخانے پیشاب والی جگہوں پر بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ دے دو اور تمام مقابر میں اور اونٹ بٹھانے کی جگہوں پر اور بابل کی زمین اور مسجد ضرار میں بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ بھی دینا چاہیئے حالانکہ یہ اتفاقاً ناجائز ہے تو اگر جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا میں باقی حدیثیں مخصص موجود ہیں اور ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے تو اَلْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ میں باقی حدیثوں کی تخصیص کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

جواب (۲) اگر اس حدیث شریف کو عام ہی رکھا جائے تو رنگ و بو و مزہ بدلنے سے بھی پانی پلید نہیں ہونا چاہیئے۔ حالانکہ یہ اتفاقاً پلید ہے۔

جواب (۳) جواب اول تو یہ ہے تو اس حدیث میں سائل کا علم نہیں قیل اسے قال لکھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مرفوع نہیں لہٰذا حجت نہ رہی دوسرا جواب آپ کی مذکورہ حدیث (اَنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ) ضعیف ہے قرآن کریم وَالرُّجْزَ

فَاجْتَنِبُوْہُ کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی اور اس حدیث کے ضعیف کے متعلق آپ کے گھر سے ہی جواب عرض کر دیتا ہوں۔

نیل الاوطار مصنفہ شوکانی ۱/۳۹ (اَنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ) وفی اسنادہ ابو سفیان طریف بن شہاب وھو ضعیف متروک وعن ابن عباس عند احمد وابن خزیمۃ وابن حبان بنحوہ وعن سہل بن سعد عند الدارقطنی وعن عائشۃ عند الطبرانی فی الاوسط وابی یعلی والبزار وابن السکن فی صحاحہ ورواہ احمد من طریق اخریٰ صحیحۃ لکنہٗ موقوف واخرجہٗ ایضا بزیادۃ الاستثناء الدارقطنی من حدیث ثوبان ولفظہٗ (اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَیْہِ رِیْحُہٗ اَوْ طَعْمُہٗ) وفی اسنادہ رشد بن سعد وھو متروک۔ . . . . وقال الشافعی لا یثبت اھل الحدیث مثلہٗ وقال الدارقطنی لایثبت ھٰذا الحدیث وقال النووی اِتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰی تَضْعِیْفِہٖ۔

(اَنَّ الْمَاءَ لا ینجسہ شَیْئٌ) اس کے اسناد میں ابو سفیان طریف بن شہاب ضعیف ہے متروک ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان کے نزدیک ایسے ہی ہے اور سہل بن سعد سے ہے دارقطنی کے نزدیک اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے طبرانی اوسط میں اور ابویعلی اور بزار اور ابن السکن نے اپنے صحاح میں کیا ہے اور احمد نے دوسرے طریقے سے بیان کیا ہے لیکن وہ موقوف ہے اور دارقطنی نے ثوبان کی حدیث میں استثنا کی زیادتی سے بیان کیا ہے۔جس کے الفاظ یہ ہیں (اَلْمَاءُ طھور لا ینجسہٗ شَیْئٌ الا ما غلب علیہ ریحہ

او طَحَنَہٗ) اور اس کی اسناد میں رشدین بن سعد متروک ہے۔ ۔ ۔ ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ایسی حدیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور دار قطنی نے کہا ہے یہ حدیث ثابت نہیں اور نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

لہٰذا تمہارا اس حدیث سے استدلال قرآن کریم کے مقابلے میں غلط ثابت ہوا کیونکہ تمام محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے تمہارے بہت بڑے محدث شوکانی نے اقرار کر لیا اب تمہاری اس حدیث نے بھی ساتھ نہ دیا۔

(۴) تیسرا جواب: جب تم اس حدیث پر عقیدہ رکھتے ہو اور باقی قرآنی آیات جو طہارت کے متعلق ہیں ان کو ٹھکراتے ہو اور احادیث صحیحہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جو مختلف عنوانوں سے مذکور ہیں ان کو بھی پس پشت ڈالتے ہو۔ اور جن اشیاء کو قرآن وحدیث نے قطعًا حرام فرمایا ہے۔ اس ایک منقطع حدیث پر عمل کرتے ہوئے تمام حرام چیزوں کے استعمال سے حرام کو حلال بناتے ہو تو پھر پورا عمل کرو

کہ مذکورہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ کہ کتے مردار کو یا شہر کے پاخانوں کی گندگی کو یا حیض کے بھرے ہوئے گندے کپڑوں کو نکال دو اور بعد میں پانی استعمال کرو تو یہ تم نے اس حدیث کے کس فقرے سے نکالا کہ ان غلاظتوں کو نکال پھینکو تو پانی پاک رہتا ہے بلکہ اس میں تو یہ ہے اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ پانی پاک ہے اس کو کوئی حرام شئے پلید کر سکتی ہی نہیں۔ تو جب تم نے اس اصول کو اپنا معیار بنا لیا تو گندگی کو پانی سے نکالنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب پانی کو کوئی شئے پلید ہی نہیں کر سکتی تو گندگی کو مت نکالو پانی پاک ہے اور نہ ہی حکم ہوا کہ مردہ کتے اور حیض کے بھرے ہوئے کپڑے نکال لو اور پاخانوں کی گندگی نکال لو تو جب تم حدیث پر فقط

بلفظ عمل کرتے ہو تو ان کو مت نکالو یا نکالنے کا حکم دکھاؤ۔

(یا) بلکہ تمہیں تو چاہیئے ہر وقت سنت پر عمل کرتے ہوئے گڑ کا پانی پیؤ۔ وضو بھی کرو، غسل بھی کرو، اس سے کپڑے بھی دھوؤ۔ کیونکہ بیر بضاعہ کی مذکورہ چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے بلکہ کنویں کا پانی تو کھڑا ہوتا ہے اور گڑ یعنی گندے نالے کا پانی بہتا ہوا اس سے اچھا ہے اور یہ نالہ تمہارے اس مسنونہ بیر بضاعۃ کا ہم مثل ہے اور تم بھی آپ کے ہم مثل اور یہ گڑ تمہارے محبوب بیر بضاعہ کا ہم مثل اب تو مثل کو مثل مل گیا مسئلہ حل ہو گیا جھگڑا ختم ہو جائے۔ کیونکہ مثلاً بمثلٍ یدًا بیدٍ شو ہو کامل ہو گئی۔

۴۔ چوتھا جواب: یہ حدیث قرآن کریم کی آیات صریحہ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ و احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ شاذ ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکتی اسلام طہارت کے لحاظ سے تمام مذاہب سے ممتاز ہے اگر تم نے طہارۃ کے مسئلہ کو ہی گڑ میں استعمال کر لیا تو اسلام کو تم نے ختم کر دیا۔

۵۔ پانچواں جواب: جب قاعدہ کلیہ بن گیا کہ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ تو اَلْمَاءُ کا لفظ مطلق ہے۔ پانی ٹھنڈا ہو تو بھی کتے کے گوشت یا حیض کے کپڑے پڑنے سے پاخانہ پڑنے سے بھی پلید نہیں ہونا چاہیئے۔ مار کیٹر کو تو آپ بھی تسلیم کرتے ہو۔

۶۔ اصول شرعی ہے کہ جس چیز کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ جب مرے کتے کا پانی پاک اور حلال ہے تو کتا بھی حلال ہونا چاہیئے جب حیض کی بھری ہوئی ٹلیا کا پانی پاک و حلال طیب ہے تو حیض کے خون کو بھی حلال و طیب ہونا چاہیئے۔ جب پاخانے کا پانی تمہارے نزدیک حلال و پاک ہے تو پاخانہ بطریق اولیٰ حلال و پاک ہونا چاہیئے۔ حالانکہ تمہارے نزدیک بھی کتا حرام لیکن کتا اگر مردہ کنویں میں پڑا رہے تو مرے ہوئے کتے کا پانی حلال

طیب حیض پلید حرام لیکن حیض کے بھرے کپڑے کو اگر کنوئیں میں ڈال دیں تو خون حیض کا نچوڑ پانی حلال وطیب، پاخانہ پلید حرام لیکن اگر کنوئیں میں جتنا بھی پاخانہ ڈال دیں کنوئیں کے پانی کو حرام و پلید نہیں کرتا بلکہ اس کا پانی استعمال کرنا جائز۔ بھئی تمہاری یہ منطق ہماری سمجھ سے دور ہے پہلے تو یار ہم سنتے تھے کہ تم والی گوہ اور بجو اور کچھوے اور جنگلی چوہے کو ہی حلال سمجھتے ہو۔ لیکن تمہاری پوری حلال چیزوں کا میرے علم میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

اور جن کے نزدیک گندہ اور نجس پانی بھی پلید و حرام نہیں بلکہ پاک سمجھتے ہیں تو ان کی نہ طہارت بدنی ہوئی اور نہ لباسی بلکہ ایسے پانی سے تازہ وضو بنایا جائے تو جائے نماز بھی پلید تو جس عبادت کے تمام اسباب ہی مفقود ہوں تو مسبب کیسے پایا جا سکتا ہے تو بزبان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِطُھُوْرٍ تو تمہاری نماز کیا کوئی عبادت بھی صحیح نہ ہوئی جس کے کپڑے بدن مقام سب ہی پلید ہوں وہ تو حقیقی پلید ثابت ہوا اور یہ سب پلیدی صرف پلید پانی کے استعمال سے پڑی اب فقیر شرعی طور پر اس کا حل قرآن وحدیث سے کرتا ہے۔

کتے کا جھوٹا حرام اور پلید ہے

مسلم شریف 1/137، ابوداؤد شریف 1/10، نسائی شریف 1/22، ترمذی شریف 1/14، مشکوٰۃ شریف 52، نیل الاوطار 1/14

حدثنا زهير بن حرب قال نا اسمٰعيل بن ابراهيم عن هشام بن حسان عن محمد بن سرين عن ابی هريرة قال قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمْ طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يُّغْسَلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے کسی برتن میں چاٹ لے تو تمہارے اس برتن کی پاکیزگی یہ ہے کہ پہلے ایک دفعہ مٹی سے صاف کیا جائے۔ سات دفعہ دھویا جائے۔

کیوں جناب! جب کُتے کے منہ لگائے ہوئے برتن کو پاک کرنا ہو تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے مٹی سے خوب صاف کر کے پھر سات دفعہ پانی سے دھوئے تو پاک ہوتا ہے تو بھلا جس پانی میں کتا مرا ہوا پڑا ہو اس پانی سے دھونے سے کیسے وہ برتن پاک ہو سکتا ہے اگر کتے مرے پڑے کا پانی پاک تھا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں کتے کے منہ ڈالنے سے پاک فرمانے کا کیا مطلب بلکہ فرما دیتے کہ برتن میں اگر کتا منہ ڈال دے تو برتن پاک ہے۔ جب پانی میں کتا مرا پڑا ہو تو پانی پاک ہے تو برتن میں کتے کے منہ لگانے سے برتن کیسے پلید ہو گیا اور دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے تمہیں تو چاہیئے کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے اس کو گٹر کے پانی سے صاف کیا جائے تاکہ طہارت علی الطہارت سے تمہاری دو سنتیں پوری ہو جائیں۔ یا یہ کہو کہ کتا پانی میں مرتا ہے تو مرنے کے بعد بھی منہ پانی سے باہر رکھتا ہے یا یہ کہو کہ اس کے منہ کا لعاب تو پلید ہے اور پلید کنندہ ہے۔ لیکن اس کا گوشت پوست حلال و پاک ہے کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو۔ دشمنان حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی باتیں پیش کر کے مذاق کا موقعہ کیوں دیتے ہو۔ بلکہ اس مذکورہ بالا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ کتا جب برتن کو چاٹے تو مٹی سے پہلے صاف کیا جائے اور سات دفعہ دھونا چاہیئے۔ تب برتن صاف و پاک ہوتا ہے تو ایسے ہی اگر کنوئیں میں کتا مر جائے تو اس کو بھی پہلے مٹی سے پر کیا جائے تاکہ مٹی کتے کی پلیدی کھینچ لے بعد میں مٹی کو کنوئیں کے چشمے تک نکالا جائے تو کنواں پاک ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

سوال: مٹی سے صاف کرنے والی سنت تو ایسے ادا ہو جائیگی لیکن سات دفعہ

دھونے کی سنت رہ جائے گی۔

محمد عمر: پہلی بات تو یہ ہے کہ مٹی سے کتے کی نجاست اُٹھ گئی باقی رہا پانی کی سات شرطیں تو وہ جیسے جیسے آخیر کی مٹی نکلتے جائیں گے ساتھ ساتھ پانی بھی صاف ہوتا جائیگا۔ ایک دفعہ تو پانی نہیں آجاتا۔ بلکہ جب مٹی اخیر کی رہ جائے گی۔ تو پانی ساتھ ساتھ زیادہ آئے گا۔ جس کے صاف کرنے سے شرائط بھی پوری ہوجائیں گی۔

اب مذہبی صداقت کا فیصلہ تم پر ہے ایک مذہب کنویں سے مرے ہوئے کتے کو نکال کر کنوئیں میں مٹی بھر کر اخیر تک نکال کر کنوئیں کا پانی استعمال کرتے ہیں وہ طیب ہیں اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ سے پاک بن کر خداوند کریم کی دوستی کے لائق بنتے ہیں اور دوسرا مذہب کنوئیں میں مرے ہوئے کتے کے پانی کو پی کر اس سے کپڑے دھو کر اس سے غسل و وضو کر کے خدا کے دوست بن سکتے ہیں ؟ یا طیبن کا دعویٰ کر کے خداوند کریم کی دوستی کے لائق بن سکتے ہیں ؟ اسی لئے ایسے پانی کو استعمال کرنے والے لوگ تمام عمر نمازیں پڑھتے ہیں اور منزل المقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ اگر کتے مرے ہوئے کا پانی پاک ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو پاک و صاف پانی سے برتن پاک کرنے کا ارشاد نہ فرماتے اور اگر کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو صاف ستھرے پاک پانی سے دھویا جائے تو تمہارا استدلال اَلْمَآءُ طَھُوْرٌ لَایُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ غلط ثابت ہوگا۔

ساتواں جواب :۔ اگر کتے بلے وغیرہا جنگلی جانور مردہ ہی پانی میں گرنے سے حلال و پاک تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحری مرے ہوئے جانوروں کو پاک فرمانے کی کیا ضرورت تھی اور بحری پانی کی خصوصیت نہ فرماتے۔

ماء البحر کا حکم

نسائی شریف ۱/۲ ابوداؤد شریف ۱/۱۱ } اَخْبَرَنَا قتیبة عن مالک عن صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمہ ان المغیرۃ بن ابی بردۃ من بنی عبد الدار اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاءَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ وَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم دریا سمندر میں جاتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھ لیتے ہیں۔ تو اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم دریا یا سمندر کے پانی سے وضو کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اس کا مردہ جانور حلال پاک ہے۔

ترمذی شریف ۱/۱۱ } حدثنا قتیبة عن مالک ح وحدثنا الانصاری قال حدثنا معن قال حدثنا مالک عن صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمة من ال ابن الازرق ان المغیرۃ بن ابی بردۃ وھو من بنی عبد الدار اخبرہ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنَ الْبَحْرِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاسِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ هُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ حضور ہم دریا یا سمندر میں جاتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہیں تو اگر ہم اس کے ساتھ وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم دریا یا سمندر کے پانی سے وضو کرلیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دریا اور سمندر کا پانی پاک ہے اس کا مردہ جانور حلال پاک ہے اور اسی باب میں جابر اور فراسی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ فقہاء کا ہے بعض ان سے ابوبکر و عمر و ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں انہوں نے دریا اور سمندر کے پانی سے استعمال کو جائز فرمایا ہے۔

ان احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ سمندر اور دریا کے پانی کے جانور پانی میں مرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا بری جانور جن کو قرآن و حدیث نے حرام و پلید فرمایا ہے ان سے کنووں کا پانی ضرور پلید ہوجاتا ہے ان کی تطہیر کے بغیر ان کے پانی حرام و پلید کو استعمال کرنا حرام و گناہ ہے۔

حیض کی نجاست قرآن کریم سے

بقرہ $\frac{2}{28}$ } وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ

فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں حیض کے خون کے متعلق فرما دیجئے کہ وہ پلیدی ہے حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔ پھر جب خون حیض سے پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم فرمایا ہے ان کے قریب آؤ بے شک اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک ہونے والوں کو دوست بنا لیتا ہے۔ اس آیۃ کریمہ سے پانچ ارشاد الٰہی ثابت ہوئے۔

(۱) حیض کا خون پلید ہے۔

۲۔ حیض کی حالت میں آدمی اپنی بیوی کے پاس نہیں جا سکتا حیض والے مقام کو جو اس کے لئے پہلے حلال تھا چھو نہیں سکتا۔ ایام حیض میں خون حیض کی وجہ سے قریب جانا خداوندی ممانعت ہے۔

۳۔ خون حیض کے آنے سے عورت پلید ہو جاتی ہے۔ اس کے ظاہر بدن پر لگے یا نہ لگے اس کے اندر سے خون حیض بہتے ہی عورت پلید ہے سوائے ہاتھ منہ کے کیونکہ اس کی تخصیص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے کہ یہ دھونے سے پاک ہے۔

۴۔ جو شخص ایام حیض میں عورت کے قریب چلا جائے جب تک توبہ نہ کرے گنہگار ہے۔ عذاب کا مستحق ہے۔

۵۔ جو شخص عورت کی اس نجاست سے پرہیز کرے گا۔ اپنے کپڑوں اور بدن کو خون حیض کی پلیدی سے محفوظ رکھے گا اور عورت کے قریب بھی نہ جائے گا وہ پاک ہے ورنہ

پلید اور بچنے والے پاک لوگوں کو اللہ تعالےٰ محبوب بنا لیتا ہے۔
اس آیت کریمہ میں رب العزت نے خون حیض کو پلیدی فرمایا اگر تمام شہر کی عورتوں کے خون حیض سے لتھڑے ہوئے کپڑے کنوئیں میں پڑنے سے کنوئیں کا پانی پاک ہی رہتا تھا تو رب العزت کو قُلْ ھُوَ اَذًی فرما کر حیض کو پلیدی کا فتویٰ کیوں لگانا تھا۔ بلکہ فرما دیتا اچھی چیز ہے اور ان دنوں میں عورت کو حیض کی وجہ سے پلید ہونیکا فتویٰ بھی نہ دیتا جس سے خون حیض نکلے وہ مقام تو پلید۔ لیکن جس پانی میں وہ خون حیض کا مجموعہ داخل ہو وہ پاک تو یہ تمہاری منطق ہی ثابت کرتی ہو گی۔ تمہاری یہ حدیث قرآن وحدیث صحیحہ کے صراحتاً خلاف ہے اس لئے شاذ ہے اور قرآن کریم کے صریح حکم کو چھوڑ کر ہم پلیدی کے مرتکب کیسے بن جائیں۔ جب رب العزت نے خون حیض کو پلیدی کا حکم لگا کر خون حیض سے اجتناب کرنے والوں کو پاک فرمایا اور حالات خون حیض کو پلید فرمایا۔ اور یہ بھی حکم سنا دیا کہ اس کے قریب جانے سے توبہ کرو اور اگر قریب نہ جاؤ گے تو میں تجھے دوست بنا لوں گا۔ تو بھی جس شخص کو خداوند کریم کی دوستی مطلوب ہے وہ حیض کی نجاست سے اجتناب کرے کیونکہ رب العزت تو مطہرین کو ہی دوست بناتا ہے تو جس کا دل چاہے خون حیض اور اس کی مرکبہ اشیائے پرہیز کرکے وہ پاک ہے اور دوست خداوند کریم بن جائے اور جس کا دل چاہے خون حیض کے معمولہ کنوؤں کے پانی کو استعمال کرکے خداوند کریم کے شریک کا دوست بن جائے۔
دوسرا جواب: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حیض کے خون سے کپڑوں کو پاک کرنے کی تاکید فرمائی۔ جس کو فقیر طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کرنا چاہتا۔ فرمایا کہ خون کے لتھڑے ہوئے کپڑوں سے نماز جائز نہیں اور اگر خون حیض کے بھرے ہوئے کپڑوں کو پاک کرنا مقصود ہو تو پھر پانی بھی ویسا ہی دستیاب ہو۔ جس میں حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے

ہوں اور مرے ہوئے کتے اور پاخانے سب شہر کے پڑے ہوں تو وہ حیض کا کپڑا حیض کے عرق سے کیسے پاک وصاف ہوگا۔ جب وہ خود پلید ہے تو جس میں پڑے گا اس کو پاک کیسے رہنے دے گا۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

اب تم کہتے ہو کہ جس کنوئیں میں کتے مرے ہوئے پڑے ہوں اور حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے ہوں۔ شہر کا پاخانہ بھی اس میں پڑتا ہو۔ اس کنوئیں کا پانی پاک ہے اور تم نے قرآن و احادیث صحیحہ اور طہارت اسلامی کے خلاف ایک شاذ حدیث پڑھ دی جس کے متعلق فقیر نے کتے کی نجاست کا بیان تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ اور حیض کی پلیدی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب باقی رہا پاخانے کی نجاست اس کا تو میرے خیال میں بھنگی بھی قائل ہوگا کہ پاخانہ نجس ہے اور جس کنوئیں میں پڑ جائے اس کا پینا حرام ہے اور نہ ہی وہ پی سکتا ہے سوائے تمہارے لیکن میں اب اس کے درے صرف پیشاب کی غلاظت اور نجاست کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کہ وہ پانی میں پڑنے سے اس کی کیا حالت رہتی ہے اگر تم زیرک ہو گے تو نجاست پاخانہ کو خود سمجھ جاؤ گے۔

پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

ابوداؤد ۱/۲۰ } حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن محمد بن عجلان قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا یَغْتَسِلُ فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے تھے۔ فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کوئی بھی کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں جنابت کا غسل کیا جائے۔

ثابت ہوا کہ پیشاب اور غسل جنابت سے پانی پلید ہوتا ہے۔

ترمذی شریف ۱/۱ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن یزید المقرئ عن سفیان عن ابی الزناد عن موسیٰ بن ابی عثمان عن ابیہ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے پانی میں کوئی تمہارا پیشاب ہرگز نہ کرے پھر اس سے غسل کیا جائے۔

اس حدیث میں بھی کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی مخالفت ہوئی اور آپ نے منع فرمایا کہ اگر اس میں پیشاب کیا جائے۔ پھر غسل جنابت کرے تو پلیدی دور نہ ہوگی۔

بخاری شریف ۱/۳۷ } حدثنا ابو الیمان قال انا شعیب قال انا ابو الزناد ان عبد الرحمٰن بن ھرمز الاعرج حدثہٗ انّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہم آخر آنے ہیں سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا ہرگز نہ پیشاب کرے کوئی تم سے کھڑے پانی میں۔ جو نہ بہے پھر اس میں غسل کیا جائے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ جس پانی میں پیشاب کیا جائے اس میں غسل جنابت کرنے سے انسان پاک نہیں ہوتا۔ پلید ہی رہتا ہے۔ کیونکہ پیشاب کرنے سے پانی پلید ہو جاتا ہے۔

ابن ماجہ ۲۹} حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ -

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

مسلم شریف $\frac{1}{138}$ } حدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح وحدثنا قتیبۃ قال فالیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ -

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرما دیا۔ پیشاب سے پانی کا پلید ہونا جب احادیث سے ثابت ہوا تو بول وبراز پانی میں پڑے تو پانی کو پلید کیسے نہیں کر سکتا۔

پیشاب کے چھینٹوں سے عذاب قبر

نسائی شریف ۱۲} اَخْبَرَنَا عناد بن السری عن وکیع عن الاعمش قَالَ سَمِعْتُ مُجَاھِدًا یُحَدِّثُ عَنْ طاؤس عن ابن عباس قال مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ

فِی کَبِیْرٍ اِمَّا ھٰذَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَ اِمَّا ھٰذَا فَاِنَّہٗ کَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں قبروں والوں پر عذاب کئے جا رہے ہیں۔ اور کسی کبیرہ گناہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ یہ ایک تو پیشاب سے پاک نہیں رہتا تھا۔ اور یہ دوسرا غیبت سے چلتا تھا۔

تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کی غیبت سے بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔ اور پیشاب سے ناپاک ہونے والے کو بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔

اب تم سوچو کہ جب بدن پر پیشاب کے چھینٹوں کے پڑنے سے عذاب قبر ہوتا ہے تو جس کے اندر و باہر بول و براز کا پانی ہوگا۔ بھلا وہ کیسے زبردست عذاب قبر میں مبتلا ہوگا۔ بچو اور گڑکے پانی کو کسی کے کہے سے استعمال نہ کرو ورنہ سخت عذاب قبر میں مبتلا ہو گے اور اگر تمہارے استدلال اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ کو تمہارے کہے مطلقاً ہی مراد لیا جائے تو کتے کے جھوٹے والی تمام احادیث صحیحہ اور نجاست حیض والی آیت خداوندی و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور پانی میں پیشاب کرنے کی احادیث کثیرہ کی تکذیب عام لازم آتی ہے اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے چاہے ایک ضعیف حدیث کا غلط مطلب سمجھ کر تمام آیات قرآنیہ و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دو اور چاہے اس کو باقی حدیثوں سے تطبیق دے کر سب کو تسلیم کرو اور پلیدی کو چھوڑ کر خداوند کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک و صاف اُمتی بن جاؤ۔

پاک پانی قرآن کریم سے

فرقان ۱۹/۵ } وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا لِنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَا اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا

اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل کیا تاکہ ہم مردہ شہر کو اس سے زندہ کریں۔ اور وہ پاک پانی ہم اپنی مخلوق سے چوپایوں اور بہت سے انسانوں کو پلاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جبکہ آسمانوں سے بلا ملاوٹ صاف پانی نازل ہوتا ہے وہ خود طاہر بھی ہے اور مطہر بھی ہے۔ خود بھی پاک پلیدی کو بھی پاک کرنیوالا تو پھر ایسے ماء طہور امیں اگر پاک شئی کی ملاوٹ ہو تو پاک رہے گا۔ اگر پلید شے کی ملاوٹ ہو تو پلید کا حکم رکھے گا۔ پانی من حیث الماء پلید نہیں ہے۔ خارجی پلید چیزوں سے پلید ہوتا ہے۔ یہی مطلب ہے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ جنس پانی پاک ہے تھوڑا ہو یا بہت اس کو کوئی شے پلید نہیں کرتی۔ پہاڑ سے جاری ہو چاہے زمین سے نکلے چاہے کنویں میں ہو خواہ پختہ اینٹوں کے حوض میں ہو چاہے خواہ آسمان سے نازل ہو۔ مگر اگر نجس شے اس میں مل جائے پھر تو ہر صورت پلید ہے۔

انفال ۹/۲ } اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ۔

جب تمہیں اونگھ نے اللہ کی طرف سے ڈھانپ لیا اور رب العزت نے تم پر آسمانوں سے پانی نازل فرمایا تاکہ تمہیں اس کے ساتھ پاک کرے اور تم سے شیطان کی پلیدی دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ پانی پاک صاف بغیر پلیدی ملنے کے پاک کرنے والا ہے اور پلیدی ملا ہوا پانی نہ پلید کپڑے کی پلیدی کو دور کر سکتا ہے نہ بدن کی پلیدی کو۔ اور رجز الشیطان ہے یعنی جنابت بھی پاک پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ لیکن جو شخص مرے ہوئے کتوں اور چیتھڑوں کے لتھڑے ہوئے کپڑوں کے معرق پانی اور بول و براز کے مرکز۔ پانی سے وضو کرے یا غسل کرے یا کپڑے دھوئے تو وہ کبھی پلیدی سے پاک نہیں ہو سکتا بلکہ جس جگہ بیٹھے گا اس جگہ کو بھی پلید کرے گا۔ ہمارے یہاں تو یہی جس پانی میں کتے مرے ہوں اور گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہو اس کو گٹر کہتے ہیں۔ لیکن تمہاری اصطلاح میں اس کو کنواں بولتے ہیں۔ ہمارے ہاں کنواں اس کو کہتے ہیں جو پاک و صاف پانی ہو گندگی سے مبرا ہو۔ آگے تمہاری پسند جس کو چاہو پسند فرما لو۔

جنت میں بھی پاک لوگوں کا داخلہ ہوگا

زمر ۲۴/۸ { وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۔

اور چلائے جائیں گے خداوند کریم کے متقی لوگ جنت کی طرف گروہ کے گروہ حتی کہ جب جنت کے پاس تشریف لائیں گے اور اس وقت جنت کے دروازے کھولے جائیں گے اور جنت کے دربان ان کو عرض کریں گے سلامٌ علیکم "آپ پر اللہ کا سلام ہو تم دنیا میں پاکیزہ رہے تو آپ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جایئے۔

تو اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ پاک لوگوں کا ہی استقبال کریں گے اور

پاک لوگوں کو ہی سلام علیکم کہیں گے اور عرض کریں گے کہ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ تم دنیا میں پاک رہے اور تم نے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ حکم خداوندی پہ پورا عمل کیا پانی بھی گندا استعمال نہیں کیا اور رجز الشیطان منی وغیرہ سے بھی اجتناب رکھا تو اب تم ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو دخول جنت پاک لوگوں کے لئے ہے جن کے اندر گٹر کا پانی ہو بدن گٹر کے پانی سے معرق ہو کپڑے منی سے چپکتے ہوں بھلا ایسے لوگوں کو جنت کہاں نصیب ہو گی۔

تو مسلمانو! اگر جنت کی خواہش ہے تو قرآن وحدیث کے مطابق پاک ہو جاؤ اور وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ سے ہر نجاست سے پرہیز کرو۔ دوست اب تم ہی بتاؤ کہ پاخانہ اور حیض کے لتھڑے ہوئے کپڑے اور مرے کتے کیا طیبات سے ہیں یا خبائث سے ہیں ایسے ہی حیض کے کپڑے طیبات سے ہیں یا خبائث سے ایسے ہی منی طیبات سے ہے یا خبائث سے یہ فیصلہ تم پہ ہے اگر خبائث ہیں تو ان سے اجتناب کرو اگر تمہارے نزدیک طیبات سے ہیں تو سبحان اللہ پھر طیبات تمہارے جیسے طیبوں کو ہی مبارک رہیں ہم تو ان سے بیزار ہیں۔ وَمَا علینا الا البلاغ المبین۔

قرآن کریم سے مُردہ اور بہنے والا خون حرام ہے

انعام ۱۱ / ۱۸ } قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو میری طرف وحی کی گئی میں کسی کھانے کو حرام

نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ مردہ ہو یا بہنے والا خون یا خنزیر کا گوشت بے شک وہ پلید ہے۔ یا بے حیا جو غیر اللہ کے نام سے بوقت ذبح پکارا گیا۔ پھر جو شخص بے قرار کیا گیا نہ باغی ہے نہ حد سے گزرنے والا ہے تو بے شک آپ کا رب بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مردہ حرام کیا گیا بہنے والا خون حرام کیا گیا اور خنزیر حرام کیا گیا اور پلید بھی کہا گیا۔ تم نے مردے سے کتے مرے کو اور بہنے والے خون سے خون حیض کو چنا۔ اور خنزیر سے مرے خنزیر کو پسند فرمایا کہ اگر یہ تینوں کنوئیں میں گرے ہوں تو حلال و پاک ہیں اللہ تعالیٰ خشک کو کھانے اور استعمال نہیں کرنے دیتا تم تینوں معرق شدہ کو حلال کہتے ہو اللہ کریم تمہیں ہدایت عطا فرمادے۔

۲۔ البقرہ ۲/۲۱ } اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ

اور کوئی بات نہیں تم پر مردہ اللہ نے حرام کردیا اور خون اور خنزیر کا گوشت۔

کیوں جناب! رب العزت نے مرے کو حرام کردیا تم کہتے ہو کنوئیں میں گر جائے تو حلال و پاک ہے۔ کسی آیت سے تم بھی یہ ثابت کر دکھاؤ۔ فقیر نے تو حرمت قطعی قرآن کریم سے ثابت کردی اس کی حلت تم بھی قرآن کی کسی آیت سے ثابت کردو۔ وَالدَّمَ سے خون کی حرمت قرآن نے ثابت کردی۔ وَالدَّمَ جیسی خون حیض کی طہارت تم کسی آیت سے ثابت کردو۔ ایسے خنزیر کی حرمت بھی ثابت ہوئی تم مردہ خنزیر کی حلت پانی میں کسی آیت سے ثابت کردو۔ اب مردہ اور خون اور خنزیر کو تم کسی بہانے سے ہضم کر جاتے ہو۔ گو کنوئیں کے بہانے سے ہی سہی لیکن مَا اُهِلَّ پر زور دے کر بڑے پیر کی گیارھویں کو حرام بنا دیتے ہو۔ جس کی حرمت کی صراحت قرآن مجید میں ہرگز مذکور نہیں اور جو تم اپنا استنباط کر دو وہ حرام قطعی معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ تم تین حرمات کو استعمال کرتے ہو۔ اسی لئے حلال طیب گیارھویں کا کھانا رب العزت تمہارے

...ا اندر جانے نہیں دیتا۔

قرآن کریم میں حلال کونسی چیز ہے؟

۱۔ مائدہ ۶/۱ } یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ

حضور آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے آپ فرما دیجئے

تمہارے لئے طیبات چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

اب قرآن کریم کا فیصلہ تو حلال چیزوں کے لئے یہ ہے کہ اگر طیب ہے تو حلال ہے اگر طیب نہیں تو حلال نہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ مردہ کتا اور حیض کے لتھڑے ہوئے کپڑے اور پاخانہ طیبات میں شامل ہے یا خبث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بول و براز کے لئے بیٹھو تو بایاں پاؤں پاخانہ میں پہلے داخل کرکے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ کہو۔

۲۔ مائدہ ۱۲/۱۳ } وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ۔

اور کھاؤ اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے حلال طیب اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ اللہ جس کے ساتھ تم ایمان لانے والے ہو۔

رزق کے لئے طیب ہونا شرط ہے

۳۔ انفال ۹/۳ } وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں طیبات سے رزق دیا۔

ثابت ہوا کہ جو شئے طیب نہیں وہ ایمانداروں کے لئے رزق نہیں۔

۴۔ مائدہ ۵/۱۳ } قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ

فرمادیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ خبیث اور طیب یکساں نہیں ہیں۔

۵۔ البقرہ ۲/۲۱ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں طیبت یعنی پاکیزہ سے رزق دیا ہے تم اس کو کھاؤ۔

ہم تو بھائی اُس رزق خداوندی کو استعمال کرنے کو تیار ہیں جو رب العزت نے ہمیں طیب رزق عطا فرمایا ہے۔ مردہ کتے اور لحم خنزیر مردہ اور خون حیض اور پاخانہ وغیرہ کو اللہ تعالٰے نے ہمیں یہ رزق عطا نہیں فرمایا اسلئے ہم تو اس کو استعمال کرنے کو تیار نہیں جو آیت قرآنیہ مذکورہ بالا نے ارشاد فرمایا۔

۶۔ البقرہ ۲/۲۱ } يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

اے لوگو تم اس چیز سے کھاؤ جو زمین میں حلال طیب یعنی حلال اور پاکیزہ ہیں اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارے لئے بڑا دشمن ہے۔

دوست اب قرآن کریم کی آیات کریمہ فقیر نے سنادی ہیں۔ پھر خصوصی حرام چیزوں کی تمیز بھی قرآن کریم سے ثابت کردی اب حلال طیب کو تم خود پسند کرلو۔ اور حرام چیزوں کو ترک کردو یہ فیصلہ تم پر ہے اگر تمہاری کنوئیں کے پانی کی مرکبات حلال وطیب ہیں تو بے شک استعمال کرو اور اگر قرآن کریم میں صراحتہً حرام ہیں تو تم کسی ملاں کی اتباع میں کیوں اپنا ایمان ضائع کرتے ہو۔

"سائل" مولوی صاحب یہ تو میری سمجھ میں بات آگئی کہ قرآن نے مردہ کو اور خون کو

اور خنزیر کو حرام فرما دیا ہے گو کنویں میں ہی گرے ہوں اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ بھی سمجھ میں آگیا۔ لیکن یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کوئی چیز جاندار یا کچھ تھوڑی سی گندگی بھی کنویں میں گر جائے تو تم فوراً ڈول نکالنے شروع کر دیتے ہو۔ اس کا کہاں ثبوت ہے۔ کیا تمہارا ڈول بھی سمجھ دار ہے کہ پلید پلید پانی نکال لاتا ہے اور پاک پاک چھوڑ دیتا ہے۔

محمد عمر : دوست جن اشیاء کو رب العزت نے حرام قطعی فرمایا ہو وہ حرام قطعی ہی رہتی ہیں۔ تھوڑی ہو یا بہت ان سے پرہیز کرنا بھی ویسے ہی فرض ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر حرام شے تھوڑے پانی میں گر جائے تو جائز ہو جائے۔ حرام شے سے جتنا حنفی مذہب میں پرہیز ہے اور کسی مذہب میں نہیں اسی لئے حنفی مذہب کے لوگ اولیاء اللہ اور اغیاث اور اقطاب وابدال کے درجات تک پہنچتے ہیں۔ باقی مذاہب میں نہیں کیونکہ اتقاء و پرہیزگاری اسی مذہب میں ہے دیکھئے کنوئیں میں تم پچاس ٹنک بھر دو پوٹاشیم، کو یعنی کنویں میں ڈالنے کی سرخ دوائی کو ڈال دو تو چند ڈول نکالنے سے پانی سفید ہو جاتا ہے اگر زیادہ ڈال دیں تو ڈول زیادہ نکالنے پڑیں گے پھر سفید ہو گا۔ اسی لحاظ سے فقہاء نے تھوڑی گندگی اور تھوڑا مردار وغیرہ کنویں میں گرنے کا صحیح اندازہ لگایا ہے۔ اس سے بھی تحقیق گندگی کی ملاوٹ کا پانی ہوتا ہے۔ صاف ہو جاتا ہے باقی پانی پاک آنے لگ جاتا ہے تو چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس پلید پانی نکالنے سے پانی پاک ہو جاتا ہے اور سب طہارت کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے اور حرمات سے بچنے کے لئے کارروائی کی جاتی ہے کیا تم پانی کو نکالتے ہی نہیں تو کیا حرمات کا ملا ہوا پانی تمہارے اندر نہیں جاتا؟ یا یہ بتائیے کہ حرام حرام پانی تمہارا ڈول کنویں میں چھوڑ آتا ہے اور پاک پاک پانی نکال لاتا ہے۔ ہم نے تو دلیل سے سمجھا دیا ورنہ تم خود رنگدار گندگی ڈال کر دیکھ لو۔ اور ہمارے فقہاء کے مسئلے پر عمل کر کے جتنے ڈول کہیں نکال کر دیکھ لو کہ پانی اگر سفید آنے لگ جائے تو ہماری بات کو تسلیم کر لینا کہ واقعی تم پانی کو پاک کر کے پیتے

ہو۔ ورنہ ہمیں بھی اپنا ساتھی ہی سمجھ لینا۔ اور پورے کتے مرے اور خنزیر وغیرہ اور زیادہ پاخانے گرنے سے تو ہمارے یہاں مٹی بھر کر پورا خالی کیا جاتا ہے تو پاک ہوتا ہے۔

دوزخی صاف پانی سے محروم ہوں گے اور جنتیوں سے صاف پانی مانگیں گے

۷۔ اعراف ۸/۶ } وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ۔

اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہم پر پانی بہاؤ یا اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالے نے رزق دیا ہے تو جنتی کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالے نے جنتیوں کا صاف پانی اور جنتیوں کا کھانا کفار پر حرام کیا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ پاک وصاف پانی رب العزت نے تم پر حرام کیا ہے۔ تاکہ ان کے اندر پاک پانی نہ جائے ایسا نہ ہو کر پاک ہو جائیں پھر تم بھی وہاں کہو گے کہ ہم پر پاک پانی بہاؤ تاکہ ہم بھی پاک ہو جائیں تو جنتی کہیں گے کہ پاک پانی تمہارے لئے حرام ہے۔ دنیا میں تم نے پاک پانی استعمال نہیں کیا اب قیامت میں تمہیں پاک پانی کیسے نصیب ہو سکتا ہے دنیا میں تم پاک نہیں ہوئے تو قیامت کے دن رب کریم وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ کا حکم سنادے گا۔

فرمان الٰہی رجز الشیطان نے منی کی پلیدی بھی ثابت کر دی۔

سائل۔ مولوی صاحب ہمارے یہاں تو سنا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے کیونکہ اس سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ پاک ہے خشک ہو جائے تو کپڑا پاک ہی رہتا ہے۔ چنانچہ ہمارا معمول ہے۔ ہمیں جنابت ہو جائے تو غسل کر لیتے ہیں لیکن کپڑا نہیں دھوتے کیونکہ

ہمارے مولویوں نے ہمیں فتوی دیا ہوا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے۔

منی کی پلیدی قرآن کریم سے

ا۔ انفال ۹/۲ { وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ۔

اور اتارا اس نے تم پہ آسمان سے پانی تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے اور تاکہ تم سے شیطان کی نجاست دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں کہ جنابت بدنی کو پانی پاک ہی صاف کرسکتا ہے اور دوسری چیز یہ کہ منی کو رجز الشیطان فرمایا۔

معلوم ہوا کہ منی جب انسان سے خارج ہوجاتی ہے تو رجز الشیطن کا حکم رکھتی ہے باقی تمہارا کہنا کہ اس سے انسان کی پیدائش ہے تو یہ تمہارا استدلال غلط ہے کیونکہ جب خون بدن میں ہوتا ہے تو پاکی کا حکم رکھتا ہے لیکن جب بدن سے علیحدہ ہوجائے تو پلید ایسے ہی جسم انسانی کی کوئی چیز لے لیں۔ جب تک ساتھ ہے مضائقہ نہیں۔ جب علیحدہ ہوجائے تو پلید۔ جب تک انسان کے اندر ہے۔ رحم میں آجائے تو بھی پاکی کا حکم نہیں رکھتی بلکہ جس کے خراج سے انسان کا تمام بدن قابل غسل ہوجاتا ہے وہ خود شئے کیسے پاک ہوسکتی ہے اگر پاک ہے تو ذرہ کھا کر دکھاؤ۔ جب رب العزت نے منی پر رجز الشیطان کا فتوی لگایا تو تم اس کو کیسے پاک کرسکتے ہو۔

۲۔ مرسلٰت ۲۹/۱ { أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ۔

کیا تم کو پانی ذلیل سے پیدا نہیں فرمایا۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی رب العزت نے منی کو مَاءً طَهُوْرًا نہیں فرمایا۔ بلکہ مَاءٍ مَّهِیْنٍ فرمایا اگر منی پاک ہوتی مَاءً طَهُوْرًا سے اس کو نوازا جاتا کیونکہ بقول تمہارے اس سے انبیاء علیہم السلام بھی پیدا ہوتے ہیں اس کو پاک ہونے کا خطاب دیا جاتا۔ لیکن جب رب العزت نے مَاءٍ مَّهِیْنٍ فرمایا۔

تو ثابت ہوا کہ یہ جب تک ماء ہے بہنے والا ہے ماء مہین ہے جب تک بچہ نہ بنے اس میں روح نہ پڑے پاک نہیں ہوتا اس کو پاک کرنے والی چیز روح ہے۔ اگر روح نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۳۔ المدثر ۲۹/۱ } وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ اور پلیدی کو حضور ترک فرمایئے۔

پہلی آیت میں رب العزت نے منی کو رجز الشیطان فرمایا۔ پھر مدثر میں وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فرمایا۔ اگر اب بھی تم منی کو پاک کہو اور اس سے پرہیز نہ کرو بلکہ اپنے کپڑوں کو اس میں برباد رکھو تو تمہاری مرضی۔ پہلے منی کو ماء مہین فرمایا۔ پھر مہین کے در پے ہونے سے روک دیا لیکن تم اس کو پاکیزگی کی رٹ ہی لگا رہے ہو۔

قلم ۲۹/۱ } وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ۔

حضور آپ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کی اتباع نہ کریں۔

اللہ رب العزت نے آدمی مہین کے پیچھے لگنے سے منع فرما دیا تم ماء مہین کو سنبھالتے پھرتے ہو۔

اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں دکھا دیتا ہوں کہ آپ نے منی کے کپڑے کو دھویا اور تر کپڑا ہی کمر میں باندھ کر جماعت میں تشریف لے گئے۔ اگر کھرچنا ہی کافی ہوتا تو آپ ایسا کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ آپ ہر کام میں اُمت کے لئے آسانی فرماتے ہیں۔ سنیئے؟

منی کو دھونے کا ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۔ ابن ماجہ ۱؍۴۱ } حدثنا محمد بن یحییٰ اثنا یحییٰ بن یوسف الزمی حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم ثنا سلیمان بن عبید اللہ الرقی قالا ثنا عبید اللہ بن عمرو عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرۃ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ یَاْتِیْ فِیْہِ اَھْلَہٗ قَالَ نَعَمْ اِلَّا اَنْ یَّرٰی فِیْہِ شَیْئًا فَیَغْسِلُہٗ۔

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جس کپڑے کو پہن کر بیوی کے پاس آئے اس سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ مگر اس میں اگر کچھ دیکھے تو اس کو دھوئے۔

۲۔ ابوداؤد ۱؍۴۴ } حدثنا محمد بن رافع ثنا یحییٰ بن آدم ثنا شریک عن قیس بن وھب عن رجل من بنی سواءۃ بن عامر عَنْ عَائِشَۃَ فِیْمَا یُفِیْضُ بَیْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَۃِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ کَفًّا مِّنْ مَّاءٍ یُصِیْبُ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَاْخُذُ کَفًّا مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ یَصُبُّہٗ عَلَیْہِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت اور آدمی کے درمیان جو غلاظت منی لگتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلو سے پانی لے کر جس کپڑے کو منی لگی ہوتی اُس مقام پر ڈال دیتے پھر چلو بھرتے اور منی کے کپڑے کے مقام نجاست پر پانی ڈال دیتے۔

تو ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ بعد از فراغت مقام نجاست کو دھو دیتے اور پہلی حدیث میں آپنے دھونے کا ارشاد بھی فرمایا۔ تم اگر دکھا دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از مجامعت کپڑا منی آلودہ تھا دھویا نہیں۔

پانچ رُوپے نقد انعام لے لو

۳۔ترمذی شریف ۱/۱۷ } حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن عمرو بن میمون بن مھران عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ اَنَّھَا غَسَلَتْ مَنِیًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابو عیسٰی ھٰذَا حدیث حسن صحیح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی دُھوئی جاتی تھی

نسائی شریف ۱/۵۴ } اخبرنا سوید بن نصر قال اخبرنا عبد اللہ عن عمرو بن میمون الجزری عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ قَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَۃَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِیْ ثَوْبِہٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ مقام جنابت کو دھوتی تو آپ نماز کی طرف تشریف لے جاتے اور بے شک پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۴۔ مسلم شریف ۱/۱۴۰ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا محمد بن بشر عن عمرو بن میمون قال سألت سلیمان بن یسار عن المنی یصیب ثوب الرجل أیغسله أم یغسل الثوب فقال أخبرتنی عائشۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل المنی ثم یخرج الی الصلوٰۃ فی ذالک الثوب وانا انظر الی اثر الغسل فیہ۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں نے سوال کیا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے منی کے متعلق جو آدمی کے کپڑے کو لگ جائے کیا اس کو دھوئے یا کپڑے کو دھوئے تو سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مقام منی کو کپڑے سے دھوتے پھر نماز کے لئے اسی کپڑے میں تشریف لے جاتے اور میں دھونے کا نشان اس میں دیکھتی۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۱۴۰ } وحدثنا ابو کامل الجحدری قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد ح حدثنا ابو کریب قال انا ابن المبارک وابن ابی زائدۃ کلھم عن عمرو بن میمون بھذا الاسناد اما ابن ابی زائدۃ فحدثہ کما قال ابن بشر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل المنی واما ابن المبارک وعبد الواحد ففی حدیثھما قالت کنت اغسلہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن بشر نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ منی کے کپڑے کو دھوتے اور لیکن ابن مبارک اور عبد الواحد کی حدیثوں میں بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی کو دھوتی تھی۔

۶۔ بخاری شریف ۱/۳۶ } حدثنا عبدان قال انا عبد اللہ بن مبارک قال انا عمرو بن میمون الجزری عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ قالت کُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَۃَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِیْ ثَوْبِہٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ جنابت کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا۔

۷۔ بخاری شریف ۱/۳۶ } حدثنا قتیبۃ قال ثنا یزید قال ثنا عمرو عن سلیمان بن یسار قال سمعت عائشۃ ح و حدثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمرو بن میمون عن سلیمان بن یسار قال سألت عائشۃَ عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِہٖ بُقَعَ الْمَاءِ۔

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا منی کے متعلق جو کپڑے کو لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے نکلتے اور دھونے کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۸۔ بخاری شریف ۱/۳۶ } حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمرو بن میمون قال سمعت سلیمان بن یسار فی الثوب تصیبہ

الْجَنَابَۃَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ کُنْتُ اَغْسِلُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَ اَثَرُ الْغَسْلِ فِیْہِ بُقَعُ الْمَاءِ۔

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا جو کپڑے کو جنابت پہنچے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لیے نکلتے تو پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے کا نشان اس میں موجود ہوتا تھا۔

۹۔ بخاری شریف $\frac{1}{26}$ } حدثنا عمرو بن خالد قال ثنا زھیر قال ثنا عمرو بن میمون بن مہران عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ اَنَّھَا کَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَرٰی فِیْہِ بُقْعَۃً اَوْ بُقَعًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتے پھر میں اس میں تری کا داغ دیکھتی۔

کیوں جناب! احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں صحیح صحاح کی آپ کے سامنے پیش کر چکا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر منی کے کپڑے کو استعمال فرماتے تو ہمیشہ دھو کر استعمال فرماتے اور اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کپڑا اتار کر دے دیتے تو وہ بھی ہمیشہ آپ کے کپڑے سے جنابت کو دھوتیں جس سے ثابت ہوا کہ اپنے منی کے کپڑے کو بغیر دھوئے استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی انشاء اللہ العزیز کسی حدیث صحیح سے آپ دکھا سکتے ہیں کہ اپنے بغیر دھوئے کپڑے کو استعمال فرمایا ہو۔

سوال: بعض حدیثوں میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتیں اور زمین پر رگڑ دیتیں۔

محمد عمر :- وہ اس لیے تاکہ دھونے میں وقت نہ ہو اور نجاست کا نشان اس وقت جو اوپر سے خشک ہو جائے تو دھونے میں آسانی ہو جاتی ہے اور زمین سے اس لئے رگڑ دیتے تاکہ اس کی نجاست دوسرے کپڑے کو پلید نہ کرے باقی رہا کہ آپ نے اس کھرچے ہوئے اور رگڑے ہوئے کپڑے کو استعمال بھی فرمایا ہے یا نہیں ؟ تو جیسا کہ منی سے کپڑے کو دھو کر نہیں پہن کر تشریف لے گئے تم کسی حدیث صحیح سے دکھا دو کہ آپ نے کپڑے سے منی کو کھرچا اور مٹی سے رگڑا پھر اس کو پہن کر نماز بھی پڑھی آپ کا استعمال کرنا دکھا دو پھر آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منی کا کپڑا اتار کر دیا اور آپ اس کو ہمیشہ دھوتی تھیں تم دکھا دو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے منی کو کھرچا اور زمین پر رگڑ کر آپ کو دے دیا۔ تو آپ نے اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی ہو۔ اور آپ جنابت کے کپڑے کو اتار کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو کیوں دیتے ویسے ہی پہنے رکھتے اور کھرچنے اور رگڑنے کا کام خود ہی کر لیتے یہ کوئی مشکل نہ تھا تو آپ کا منی کے کپڑے کو اتار کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو دینا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی علامت ہے فتفکر وتدبر و یا اولی الابصار۔

اور والرُّجْزَ فَاهْجُرْ پر عمل کر کے سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کیجئے اور منی کے کپڑے کو پاک و صاف کر کے اللہ کریم کی دوستی سے مشرف ہو جایئے اور إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ میں داخل ہو جایئے۔

دوسرا جواب محدثین نے جو پیش فرمایا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔

۱۰۔ دارمی شریف ۱۰۳] اخبرنا عبد اللہ بن صالح حدثنی عقیل عن ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی وکان قد ادرک النبی صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَفْتُوْنَ بِهَا فِيْ قَوْلِهِ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهَا فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَمَرَ بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدُ۔

سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور پندرہ برس کی عمر میں آپ سے حدیثیں سنیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر اس وقت پندرہ برس کی تھی تو فرمایا سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جو ان آدمی جب اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی رخصتہ کا فتویٰ دیتے تھے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی رخصت شروع اسلام میں دیتے تھے پھر بعد میں آپ نے دھونے کا ارشاد فرما دیا۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

بھلا یہ تو بتایئے کہ مرے ہوئے کتوں کے پانی اور حیضوں کے لتھڑے ہوئے کپڑوں کے نچوڑ اور بول و براز کے گڑھے کے پانی کو استعمال کرو گے تو منی سے بڑھ کر تو ان کی پلیدی ہو جائے گی تم بھی سچے ہو کہ اگر صرف منی کو کپڑے سے کھرچ دیں اور زمین پر رگڑ دیں تو شل بئر بضاعت کے ایسے پانی کے پاک کرنے سے تو اچھا ہی ہے۔

اب بتلایئے کہ جس شہر کے لئے گڑھا کا پانی غسل اور وضو اور کپڑوں کے لئے ہو غسل بھی ایسے ہی پانی سے کیا ہو۔ کپڑے بھی اسی سے چھوڑ ہوں۔ پھر لطف پر لطف ہو کہ بعد میں منی کے آثار بھی اس میں موجود ہوں کیونکہ منی کو تم پاک سمجھتے ہو پھر وضو بھی اسی مخصوص پانی سے کیا ہوا ہو تو بھلا اس سے نماز ادا کی ہوئی کیسے مقبول نہ ہو گی۔ سبحان اللہ تو منی کو پاک سمجھ کر جو غسل کر لیتے ہیں اور کپڑے سے

منی کو دھوتے نہیں اور گندے پانی سے غسل وضو کریں جس میں حیض کے لتھڑے ہوئے کپڑے بھی پڑے ہوں اور کتے بلے مرے ہوئے بھی اس پانی میں پھینکے جاتے ہوں تو ایسے لوگوں کی اقتداء میں یا معیت میں یا ان کی مساجد و مقامات پر نماز ادا کرنا مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے گناہ ہے فاجتنبوا فکروا فی قولہٖ والرجز فاھجر۔

وضو میں سیدھے ہاتھ دھونا

سائل: مولوی صاحب بعض احباب وضو میں ہاتھ دھوتے وقت کہنیوں کی طرف سے پانی ڈال کر ہاتھ کی طرف سے لاتے ہیں۔

"محمد عمر" پہلا جواب تو یہ ہے کہ ایسے صرف اہل سنت وجماعت کی مخالفت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ ورنہ کھانا انگلیوں سے کھایا جائے استعمال میں پنجہ آئے تو پانی بھی پنجے کی طرف سے ہی جانا چاہیئے۔

قرآنی فیصلہ

وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ اور دھو دو اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک تو فرمان خداوندی اِلَی الۡمَرَافِقِ ثابت کرتا ہے کہ ابتدا پانی بہانے کی پنجے سے شروع ہوتی ہے اور انتہا کہنیوں تک ہے اور جو الٹا ہاتھ کہنیوں کی طرف سے دھوتے وہ فرمان خداوندی کا الٹ کرتا ہے۔

سائل: مولوی صاحب یہ مسئلہ تو قرآن کریم سے ہی حل ہو گیا۔ باقی یہ مسئلہ رہ گیا کہ پاؤں کو دھونا فرض ہے یا سنت۔

محمد عمر: قرآن مجید نے جب فرائض میں شامل فرمایا ہے تو دھونا فرض ہی ہوگا اور چونکہ رب العزت نے اخیر میں پاؤں کا ذکر فرمایا ہے تو دھویا بھی اخیر میں ہی جائے گا۔

جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

مائدہ ۶/۲ } یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ۔

اے ایمان والو جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو (پہلے) اپنے مونہوں کو دھوو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کرو اور پاؤں کو دھوو ٹخنوں تک۔

اس آیت کریمہ میں طہارت کاملہ فریضہ کا ذکر ہے اس لئے سنن کا سوال ہی نہیں۔ تو پاؤں کا دھونا بھی فرض ہی ثابت ہوا باقی رہا کہ رب العزت نے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ کا ذکر درمیان میں فرمایا تاکہ ترتیب وضو نہ بدل جائے چونکہ ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے کو بعد میں ذکر فرمایا اور اَرْجُلَكُمْ کا عطف اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ پر ہی ہوگا کیونکہ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ میں بھی یدین کے دھونے کی حد مرفقین تک کی مقرر فرما دی ہے اور پاؤں کے دھونے کی حد بھی کعبین تک فرمائی ہے۔ اگر وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ پر عطف ہوتا تو رجلین کی حد بھی نہ بیان کی جاتی کیونکہ سر کے مسح کی حد بھی مذکور نہیں ہے۔ تو رجلین کی حد کعبین تک مقرر فرمانا ارشاد خداوندی ثابت کر رہا ہے کہ یدین کو کہنیوں تک دھونا فرض ہے تو رجلین کو کعبین تک بھی دھونا فرض ہے۔

اگر پاؤں کا مسح ہی ہو تو طہارت کاملہ فریضہ میں بھی کمی لاحق ہو جائیگی۔ کیونکہ منہ

اور ہاتھوں کو دھونا فرض فرما دیا جن کا استعمال با النجاست کم ہوتا ہے اور پاؤں جن کا گزر اچھے برے مقام سے ہوتا ہے اس کا مسح فرض ہو جائے۔ تو طہارت کاملہ نہیں ہو گی بلکہ ناقصہ ہی ہو گی۔ کیونکہ اگر پاؤں کے دھونے کو سنت بنا یا جائے تو سنت کے ترک سے فریضہ ادا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا فرمان خداوندی کے مطابق پاؤں کا دھونا ٹخنوں تک فرض ہی ثابت ہو گا تاکہ طہارت کاملہ ہو جائے۔

"سوال" مولوی صاحب بعض لوگ گردن کا مسح نہیں کرتے کہتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں بدعت ہے۔

گردن کا مسح بدعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے

"محمد عمر" مجمع الزوائد ج۱ ص۲۳۲ } وعن وائل بن حجر قال حضرت رسول اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَكْفَاءَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ يَمِيْنَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ بِهَا عَلَى الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ غَمَسَ الْيُمْنٰى فَحَفَنَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ دَخَلَ كَفَّيْهِ فِي الْاِنَاءِ فَحَمَلَ بِهِمَا مَاءً فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ خَلَّلَ لِحْيَتَهٗ وَمَسَحَ بَاطِنَ اُذُنَيْهِ وَاَدْخَلَ خِنْصَرَهٗ فِيْ دَاخِلِ اُذُنَيْهِ يَبْلُغَ الْمَاءَ ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَهٗ الخ

ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَهٗ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن کا مسح کیا جس سے گردن کے مسح کا ثبوت ثابت ہوا۔ اب تمہارے بڑے امام کی زبانی عرض کرتا ہوں۔

نیل الاوطار ج۱ ص۱۸۰ مصنف شوکانی } عن ليث عن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

راسہ حتی بلغ القذال وما یلیہ من مقدم العنق (رواہ احمد)

مصرف اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سر کا مسح کرتے حتیٰ کہ گدی تک پہنچتے اور جو گردن کے اگلے حصے سے ملتے۔

نیل الاوطار $\frac{1}{180}$ } وروی القاسم بن سلام فی کتاب الطھور عن عبدالرحمٰن بن مھدی عن المسعودی عن القاسم بن عبد الرحمٰن عن موسیٰ بن طلحۃ قال (من مسح قفاہ مع راسہ وقی الغل یوم القیمۃ)

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ ہی گدی کا مسح کیا اس نے قیامت کے دن زنجیروں سے گردن کو بچا لیا۔

نیل الاوطار $\frac{1}{180}$ } واخرج ابونعیم فی تاریخ اصبھان قال حدثنا محمد بن احمد حدثنا عبد الرحمٰن بن داؤد حدثنا عثمٰن بن خرزاذ حدثنا عمر بن محمد بن الحسن حدثنا محمد بن عمرو الانصاری عن انس بن سیرین عن ابنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ عُنُقَہٗ وَیَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُنُقَہٗ لَمْ یُغَلَّ بِالْاَغْلَالِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - (والانصاری هـذا واه)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب وضو کرتے اپنی گردن کا مسح کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گلے میں زنجیر نہ ڈالا جائیگا۔ (ابن قیم نے کہا ہے کہ انصاری فضول آدمی ہے) لیکن واہ کی حقیقت بیان نہیں کی اس لئے یہ ابن قیم کی زیادتی معلوم ہوتی ہے پھر آگے گردن کے مسحے کی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

نیل الاوطار $\frac{1}{180}$ } قال الحافظ قرأت جزاً رواه ابو الحسين ابن فارس باسناده عن فليح بن سليمان عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه قال من توضأ و مسح بيديه على عنقه وقي الغل يوم القيمة وقال ان شاء الله هذا حديث صحيح

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گردن میں زنجیر سے بچ گیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اب تو تمہارے بڑے امام نے گردن کے مسح کی حدیث کو مفصل بیان کرکے تسلیم کیا اور تمہارا بدعت کہنا غلط ثابت ہوا اور ان احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے گردن کا مسح ثابت ہے حدیث ضعیف بھی ہو استحباب سے خالی نہیں اور جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی حدیثیں مختلف سندوں سے مذکور ہوں پھر بھی جو مسلمان حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والا پس و پیش کرے تو وہ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن لوہے کی زنجیروں سے اس کی گردن جکڑی ہوگی اور جو وضو میں بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں

سے گردن کا مسح کرتا ہے وہ قیامت میں زنجیروں سے نجات پائے گا۔ ہمارا کام کر دینا ہے یا رو۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

"سوال" مولوی صاحب ہمارے مذہب میں تو انسان کا خون نکل آئے وضو فاسد نہیں ہوتا اس کے متعلق بھی روشنی ڈالیں۔

خون سے وضو کا فاسد ہونا

مجمع الزوائد $\frac{1}{101}$ } عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رعف احدکم فی صلوٰۃ فلینصرف فلیغسل عنہ الدم ثم لیعد وضوءہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارے کسی ایک کی نماز میں نکسیر چھوٹے تو چاہیے کہ نماز سے پھر جائے پھر خون اپنے سے دھوئے پھر چاہیے کہ اپنے وضو کو لوٹائے

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ

(۱) بدن انسان سے خون بہے تو اس کو دھوئے۔

(۲) وضو بھی فاسد ہو جاتا ہے دوبارہ وضو بنائے۔

اگر اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی حدیث ہو کہ خون بہنے سے وضو فاسد نہیں ہوتا تو دکھا دو ورنہ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

معلوم ہوتا ہے کہ پلیدی کی طرف تمہاری رغبت زیادہ ہے۔ پانی کا معاملہ آیا تو تم نے

پلیدی کو پسند فرمایا۔ لباس پاک کرنے کا معاملہ آیا تو تم نے غلاظت کو پسند کیا اب جو وضو کا معاملہ شروع ہوا تو بھی تم نے گندگی کو ہی پسند کیا۔ طہارت کی طرف تم رغبت نہیں کرتے طیبات اشیاء کو پسند کرو گے تو طیبین میں شامل ہو جاؤ گے اگر خبیثات اشیاء مرغوب ہوں گی تو خبیثات میں شمولیت لازمی ہے۔

اذان میں انگوٹھے چومنا

درر على الغرر ۵۰} وحكى ان ابا بكرن الصديق رضى الله تعالى عنه اُسْتَمِعَ الْاَذَانَ قَبِّلَ ظَفَرَ اِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِاَىِّ شَيْئٍ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ تَيَمُّنًا بِاِسْمِكَ الْكَرِيْمِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَام حَسَنَةٌ فَمَنْ عَمِلَ بِهٖ فَقَدْ اٰمِنَ مِنَ الرَّمَدِ۔

اور بیان کیا گیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اذان سنی اور دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اور دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تم نے یہ کیوں کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا حضور آپ کے اسم کریم کی برکت حاصل کرنے کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا کام ہے پھر جس شخص نے اس پر عمل کیا تو ضرور آنکھ کی تکلیف سے وہ بے خوف ہوگا۔

طحطاوی شریف ۱۲۲} ذكر القهستانى عن كنز العباد اَنَّهُ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقُوْلَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاَذَانِ

مِنَ الشَّهَادَتَيْنِ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا
رَسُوْلَ اللهِ وَعِنْدَ سِمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ
اُبْهَامَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَاِنَّهٗ صلى الله عليه وسلم يَكُوْنُ
لَهٗ قَائِدًا فِي الْجَنَّةِ وَذَكَرَ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ
اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ مَرْفُوْعًا مَنْ مَسَحَ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَيِ
السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ تَقْبِيْلِهِمَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
نَّبِيًّا حَلَّتْ شَفَاعَتِيْ وَكَذَا رُوِيَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامِ
وَبِمِثْلِهٖ يُعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ۔

(قہستانی نے کنز العباد سے ذکر کیا ہے کہ مستحب ہے کہ اشہد ان محمد رسول اللہ جب موذن پہلی دفعہ کہے تو (سننے والا) کہے صلے اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری دفعہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت (سننے والا) کہے قُرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ اپنے دونوں انگوٹھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھ کر یہ پڑھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنت میں اس کے قائد ہونگے۔ اور دیلمی نے فردوس میں ذکر کیا ہے ابو بکرؓ کی حدیث سے مرفوعاً دونوں ہاتھوں کی دونوں انگلیوں کے پوروں کا بوسہ دے کر آنکھوں پر ملنا موذن کے اشہد ان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت۔ اور کہے اَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا تو اس کو میری شفاعت لازمی ہوئی اور اسی طرح خضر علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے اور اسی طرح فضائل میں عمل کیا جاتا ہے،

ردالمختار شامی ۱/۲۶۷ } (تتمہ) یُسْتَحَبُّ اَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّہَادَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعِنْدَ الثَّانِیَۃِ مِنْہَا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَیِ الْاِبْہَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَکُوْنُ قَائِدًا لَّہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

مستحب ہے یہ کہا جائے موذن کے کلمہ شہادت اشہد ان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت صلے اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسرے کلمہ شہادت کے وقت کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پھر کہے اَللّٰہُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ دونوں آنکھوں پر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو رکھنے کے بعد اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنت کی طرف اُس کے قائد ہونگے۔

کیوں جی نام کے حنفی کہلانے والو اگر حنفی ہو تو اس پر عمل کرکے اپنی حنفیت کو تھام لو ورنہ حنفیت کہلانا چھوڑ دو کیونکہ جو فقہا کو سمجھ آئی ہے وہ تمہیں نہیں آئی۔

موضوعات ملاعلی قاری ؒ ۶۴ } قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُہٗ

اِلَى الصِّدِّيْقِ فَيَكْفِي الْعَمَلُ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں :- (میں کہتا ہوں کہ (یہ عمل) جب صدیق اکبر تک مرفوع ثابت ہوا تو اس کے ساتھ عمل (انگوٹھے چومنے کا) کافی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت لازمی ہے۔

تذکرۃ الموضوعات پیذ تکلان ص ۳۴ { وَحُكِيَ عَنِ الْبَعْضِ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ ذِكْرَهٗ فِي الْاَذَانِ وَجَمَعَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةَ وَالْاِبْهَامَ وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَيْهِ لَمْ يَرْمَدْ اَبَدًا وَقَالَ اِبْنُ صَالِحٍ وَسَمِعَ عَنْ بَعْضِ الشُّيُوْخِ اَنَّهٗ يَقُوْلُ عِنْدَ مَا يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا حَبِيْبَ قَلْبِيْ يَا نُوْرَ بَصَرِيْ وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ قَالَ وَمُذْ فَعَلْتُهٗ لَمْ تَرْمَدْ عَيْنِيْ وَ قَدْ جَرَّبَ كُلٌّ مِّنْهُمْ ذَالِكَ وَرَوَى الْحَسَنُ مِثْلَ مَا رُوِيَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِغَسِيْلِهٖ اِنْتَهٰى۔

(بعض سے بیان کیا گیا ہے کہ جس شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جب آپ کا ذکر اس نے اذان میں سنا اور اپنی دو مسبحہ انگلیوں کو اور انگوٹھے کو اکٹھا کیا اور ان کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔ اور ابن صالح نے کہا اور بعض بزرگوں سے بھی سنا ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں کو

ملتے وقت کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ یَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ تو آپ نے فرمایا کہ جب سے میں نے یہ عمل کیا ہے میری آنکھیں نہیں دکھیں اور یہ تمام بزرگوں کا تجربہ ہے ۔ اور حضرت حسنؓ نے بھی روایت کیا ہے بعینہٖ جیسا کہ خضر علیہ السلام سے مروی ہے ۔ فقط)

انجیل برناس ص۹۰ مرحبا ہے تجھ کو اے میرے بندے آدم اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا ۔ اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے ۔ جو کہ اس وقت کے بہت سے سال بعد دنیا میں آئے گا اور وہ میرا ایسا رسول ہوگا کہ اس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے ۔ وہ رسول کہ جب آئے گا دنیا کو ایک روشنی بخشے گا ۔ یہ وہ نبی ہے کہ اس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں ۔ پس آدم علیہ السلام نے منت یہ کہا کہ اے پروردگار یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی ۔ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت لا الٰہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ ۔ تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملایا ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالےٰ جَلّ شانہ نے تمام مؤمنین پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں

نماز کی فرضیت

نساء ۵/۱۵ } اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔
بلاشک نماز ایمانداروں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے
اس آیۃ کریمہ سے نماز کی فرضیت ثابت ہوئی اور وقت مقررہ پر نماز پڑھنے کی بھی تاکید ہے

پانچ نمازوں کی فرضیت کی حدیث شریف قدسی

تاریخ ابن عساکر ۵/۲۴۹ } د دید بن نافع من اھل دمشق ویقال من اھل حمص حدث من ابی صالح السمان وعطاء بن ابی رباح وعروۃ بن الزبیر وغیرھم وروی عنہ اللیث وغیرہ و اسند الحافظ و ابن نجیہ الیہ عن ابی قتادۃ بن ربعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالےٰ اِنِّی فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِی عَهْدًا اَنَّهٗ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ فِی عَهْدِی وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ

فلا عهد لہ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ جس شخص نے پانچ نمازوں کی حفاظت سے پورا کیا اس کو میں اپنے وعدے کے مطابق جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس شخص نے پانچ نمازوں کی حفاظت نہیں کی اس سے میرا کوئی وعدہ نہیں۔

اپنوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید

طٰہٰ ۱۶/۸ { وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔

اپنے اہل کو بھی نماز کا ارشاد فرمایئے اور قائم رکھیئے۔

سوال :۔ مولوی صاحب پانچ نمازیں تو صرف تمہارے مولویوں کی بنائی ہوئی ہیں قرآن میں کہیں ذکر نہیں صرف دو نمازوں کا ذکر ہے۔

محمد عمر: قرآن کریم انسانی محاورہ و اصطلاح کے موافق رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے اور انسانی محاورہ ہے کہ عموماً ہر چیز کو اس کی ہیت قضائیہ کی مناسبت پر ہی چیز کا نام پکارا جاتا ہے۔ ثابت ہو جائے کہ وہ صفت بھی اس شئے کی عجیب و اعلیٰ ہے۔ اور وہ ای کو زیادہ محبوب ہے۔ ایسے ہی رب العزت نے بھی انسانی محاورہ کے مطابق کلمات استعمال فرمائے ہیں مثلاً مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے تشریف فرمائیں تو رب العزت کو ادا پسند آئی اس صفت سے آپ کو یاد فرمایا یا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ سما کے معنی بلندی کے ہیں اس لئے رب العزت نے اس کو سما سے یاد فرمایا۔ انس کے معنی محبت کے ہوتے ہیں انسان کے ساتھ رب العزت کو محبت ہوئی اس لئے اپنے بندے کو انسان سے یاد فرمایا۔ علیٰ ہذا القیاس

نماز میں تسبیح وتحمید پڑھی جاتی ہے۔ یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بھی اس لئے نماز کا خطاب اپنے کلام پاک میں تسبیح وتحمید سے ہی فرمایا یعنی تحمید و تسبیح کو صلوٰۃ کا مترادف بنایا گیا۔ جیسا کہ فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تسبیح بیان فرمایئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ دونوں کا ذکر ایک ہی جملہ میں فرما دیا۔

نماز فجر اور عشاء کا اصطلاحی ذکر

مومن ۲۴/۶ } وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ۔

اور تسبیح بیان فرمایئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشاء کے وقت اور صبح کے وقت

آلِ عمران ۳/۵ } وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ۔

اور تسبیح بیان فرمایئے عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔

دوسری دلیل حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اس آیت کریمہ میں بھی صلوٰۃ جمع ہے۔ ثابت ہوا کہ دو نمازوں کا عقیدہ رکھنے والا منکر قرآن ہے نمازیں دو سے زائد ہیں۔ اگر دو ہی ہوتیں تو صلوٰتیں ارشاد ہوتا۔ صلوٰۃ لفظ جمع استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ دو آیتیں دو سے زائد نمازوں کو ثابت کرتی ہیں۔ پھر اگر تم خداوندی اصطلاح تسبیح وتحمید کا انکار کرو تو تم مقصد خداوندی کے مخالف ثابت ہو گے۔ اور اگر صراحت کے ہی خواہاں ہو تو رب العزت نے ایسے منکرین کے لئے بھی حکم صریح سے پانچ نمازیں ثابت فرمادیں۔

صریحی حکم پانچ نمازوں کے قیام

هود ۱۲/۱۰ { أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۔

آپ نماز قائم فرمایئے دن کے دونوں طرفوں میں اور رات کے حصوں میں۔

(۱) أَقِمِ الصَّلٰوةَ امر سے قیام نماز کی فرضیت ثابت فرمادی کیونکہ أَقِمْ صیغہ امر ہے۔

جن اوقات میں فریضہ نماز ادا کرنی ہے

صبح و مغرب میں فرضیت نماز

(۲) طَرَفَيِ النَّهَارِ دن کی دونوں طرفوں کے وقت دن کی ایک طرف کی وضاحت
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ دن کی دوسری طرف مغرب کے وقت کی جس
میں نماز مغرب فرض ثابت ہوئی۔ وہ طَرَفَيِ النَّهَارِ سے واضح ہے

وقت عشاء کی نماز کی فرضیت

(۳) وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ کچھ حصول رات سے رات کا کچھ حصہ جانے کی نماز عشاء کی
فرضیت ثابت کرتی ہے جس کی تائید فرمان خداوندی۔

روم ۲/۱ { وَعَشِيًّا سے زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ کے وقت کا تقرر اور عَشِيًّا سے نماز عشاء
کا نام مقرر فرمادیا کہ جو کچھ حصے رات گزرے نماز فرض ادا کی جاتی ہے جس کا نام وقت عشاء ہے۔

تو جو شخص عشاء کی نماز کا منکر ہے وہ قرآن کے حکم فرضی کا منکر ہے تو تین نمازوں کو قائم رکھنے کا صریحی حکم فرمایا اور قیام نماز کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ نماز کو تمام عمر ان اوقات میں قائم رکھنا ہے جب یہ اوقات پلٹے جائیں تو نمازیں تم پر فرض ہیں یہ نہیں کہ صرف ایک ہی دفعہ ایک دن میں پڑھ لیں تو فرضیت ادا ہوگئی بلکہ ہر روز ان اوقات میں نمازوں کو قائم کرنا فرض ہے دوسرا یہ کہ نماز کو کھڑے ہو کر ادا کرنا فرض ہے الا من عذر۔

ظہر مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے

بنی اسرائیل ۱۵/۸ } أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ○

اور نماز قائم فرمایئے سورج ڈھلنے کے وقت رات کے اندھیرے ہونے تک۔ اور نماز قائم فرمایئے۔ فجر کے وقت قرآن زیادہ پڑھیئے۔ کیونکہ وقت فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا خداوند کی حاضری ہے۔

اس آیۃ کریمہ أَقِمِ الصَّلٰوةَ سے نماز قائم کرنے کی ان مذکورہ اوقات میں فرضیت ثابت ہوئی۔ جن اوقات مقررہ میں نماز پڑھنی فرض ہے۔

(۱)، أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ

نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔ اس آیۃ کریمہ سے ظہر کی نماز کو قائم رکھنا فرض ثابت ہوا۔

تو اس آیۃ کریمہ کے نزول کے بعد اگر کوئی شخص سورج ڈھلنے کے وقت نماز نہیں پڑھتا تو وہ اس آیۃ کریمہ کا عامل نہیں اور مکذب قرآن ہے۔ اور اس کی تائید دوسری آیت

سے فرمائی ۔

ظہر کی نماز کی تشریح

روم ۲۱/۲ } وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۔
اور ظہر کے وقت بھی رب کی تسبیح بیان کرو لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ کے وقت کا نام ظہر مقرر فرما دیا اور نماز کو قائم کرکے اس میں تسبیح وتحمید پڑھنے کا ارشاد فرما کر ظہر کی نماز مع تسبیح و تحمید کے فرض فرما دی اب ظہر کے وقت نماز کا منکر منکر قرآن کریم ثابت ہوا ۔ جو ان دلائل آیات قرآنیہ سے ظہر کی فرضیت ثابت ہوئی اور ظہر کی نماز کے تارک کو اتنا ہی عذاب ہوگا ۔ جتنا صبح کی نماز کے تارک کو ۔

فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم

(۲) اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ نماز قائم کرو رات اندھیرے ہونے کے وقت ۔
رات کا جب اندھیرا شروع ہوتا ہے اس وقت پر بھی اَقِمِ الصَّلٰوةَ کا حکم الٰہی وارد ہوتا ہے اور غَسَقِ الَّيْلِ مغرب کی نماز کو قائم کرنا مع تسبیح وتحمیدآیت قرآنیہ سے ثابت ہوا اور طَرَفَيِ النَّهَارِ کے ایک جزو کی تشریح ہے اور اس کا نام مغرب ہے اور پھر تیسری تائید تقرر وقت کی ۔
روم ۲۱/۲ } فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ سے فرمائی کہ یہ صلوٰۃ مسا یعنی مغرب کی نماز فرض ہے اور چوتھی تائید ۔
طٰہٰ ۱۶/۸ } وَاَطْرَافَ النَّهَارِ سے اس نماز کی تائید فرمائی ۔ مغرب کی نماز

کے متعلق چار حکموں سے تائید الٰہی کے حکم جاری کرنے سے بھی اگر مغرب کی نماز کا کوئی شخص انکار کرے تو حکم خداوندی کا صاف منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر مکذب قرآن ہے۔

نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے

(۳) وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اور نماز قائم کرو فجر کے وقت قرآن پڑھ کر

اس کا تعلق بھی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کے ساتھ ثابت ہوا جس کا یہ مطلب واضح ہے کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ نماز قائم فرمایئے وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ فجر کے وقت قرآن پڑھ کر فجر کے وقت کی تخصیص قرآن پڑھنے کے ساتھ اس لئے فرمائی تا کہ ثابت ہو جائے کہ قرأۃ نماز کا رکن ہے دوسرا اس لئے کہ فجر کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھنا فرمان الٰہی کے حکم کو بجالانا ہے اور پھر ساتھ اس وقت میں زیادہ قرآن مجید پڑھنے کا سبب خود فرمادیا کہ اے نمازیو! میں تمہیں اس لئے اس وقت میں قرآن پڑھنا زیادہ بتا رہا ہوں کہ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا فجر کی نماز میں قرآن پڑھنے سے دربار الٰہی میں حاضری منظور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ وقت مشہود ہے حاضری کا ہے۔ سب ملائکہ مقربین دربار خداوندی میں فجر کے وقت حاضر ہوتے ہیں اور ان کی حاضری درج ہوتی ہے۔ یا فجر کے وقت رات دن کے ملائکہ ڈیوٹی سے بدلنے والے بدلنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں تم بھی اس وقت میں حاضر ہو جاؤ اور نماز کو قائم کرو تا کہ تمہاری ڈیوٹی عبادت بھی ان مقربین کے ساتھ درج ہو جائے اور اس کی دوسری تائید ق ۲۶/۲ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سورج چڑھنے سے پہلے رب کریم کی تسبیح بیان کرو سے ہوئی اور تیسری تائید طٰہٰ ۱۶/۸ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ پھر چوتھی تائید ھُوْدَ ۱۲/۱۰ طَرَفَیِ النَّهَارِ کے جزو سے فرمائی۔ پانچویں تائید اَطْرَافَ النَّهَارِ سے فرمائی

چھٹی تائید مومن ۲۴/۹ وَالْاِبْکَارِ سے فرمائی - پھر ساتویں تائید مزید آل عمران ۳/۵ وَالْاِبْکَارِ سے فرمائی - آٹھویں تائید میں اس کے وقت کا نام روم ۱۲/۲ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ جب تم صبح کرتے ہو سے تینوں کے لئے نام کو واضح مقرر فرمایا۔ اور وَالْفَجْرِ سے فجر کی قسم کھا کر رب العزت نے نماز فجر کی شان کو دوبالا فرما دیا۔

اس فجر کی نماز کے قیام کی فرضیت کا ذکر فرما کر رب العزت نے مختلف طرق سے آٹھ بار تائیدات پیش فرمائیں اب اگر اس کا کوئی شخص انکار کرے تو منکر قرآن کریم ہے۔

اس ایک آیۃ کریمہ الہٰیہ سے تین نمازوں کا یکساں حکم ہوا۔ فجر کی فضیلت زیادہ فرمائی۔ کیونکہ اس وقت کی فضیلت زیادہ ہے۔ اور اس وقت میں نماز پڑھنا نفس پر زیادہ مشکل ہے لیکن ظہر کو فجر پر مقدم فرمانا ثابت کرتا ہے کہ ظہر کے منکرین پیدا ہونے تھے۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کا بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ حکم الہٰی کو تسلیم کرتے ہوئے فجر کی نماز ادا کرتے ہو تو ظہر کے نماز کی فرضیت کے حکم کو بھی مقدم سمجھو۔ فجر کی نماز پڑھنے والے ظہر کی نماز کو فراموش نہ کریں۔ ایک ہی آیت میں تینوں کا ذکر فرما دیا۔ اور ظہر کی نماز کی تائید مقدم فرمائی۔ اب مقدم کے حکم کو چھوڑ کر اگر کوئی شخص مؤخر کے حکم کو ادا کرے تو وہ قرآن پورے کا منکر ثابت ہوگا۔

نماز عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے

عصر کا وقت بھی چونکہ رب العزت کو زیادہ محبوب تھا اس وقت کی قسم کھائی وَالْعَصْرِ سے تاکہ ثابت ہو جائے کہ اگر کوئی شخص پیارے وقت میں پیارے کی باتیں کرے گا تو وہ بھی میرے پیاروں میں شمار ہوگا۔ اس لئے عصر کو خصوصاً تاکید سے بیان فرمایا۔

بقره ۲/۱۲ } حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
قَانِتِيْنَ صلوٰة کا لفظ جمع فرما کر کئی نمازیں پڑھنے کا ثبوت دیا اور حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ
تمام نمازوں کی نگہبانی کر دے بندے کو خبردار کیا کہ خبردار تمام نمازوں سے کسی نماز کی بھی
سستی نہ کرنا سب نمازوں کو حفاظت سے ادا کرنا۔ اور جو تمہیں کسی ایک نماز سے روکے
گا تو تم میرے حکم حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ کو یاد کر لینا ما ئع کی اقتدا میں کہیں میری
نماز نہ ترک کر دینا اور نماز عصر میں قیام خداوند کریم کے روبرو فرماں برداری سے ہو۔

پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے

مائده ۷/۱۲ } اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔

اور کوئی بات نہیں شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ تمہارے درمیان عداوت بغض شراب
اور جوئے کے ذریعے ڈال دے۔ اور شیطان تمہیں اللہ کے ذکر سے روکے گا۔ اور نماز سے
روکے گا کیا تم رک جاؤ گے ؟

اگر تم شیطان کی اتباع میں پانچوں نمازوں سے کسی نماز کو ترک کر دو گے تو وہ بفرمان
خداوندی مطیع شیطان ہے اب فیصلہ تم پر ہے کہ پانچوں نمازیں ادا کر کے خداوند کریم کی
اطاعت میں مطیع اللہ و مطیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جاؤ۔ یا پانچوں فریضہ
نمازوں سے کسی کو ترک کر کے مطیع شیطان کہلاؤ۔

تو رب العزۃ نے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ سے تمام نمازوں کی تاکید فرما کر تمام

نمازوں کی نگہبانی کا ارشاد فرمایا بعد ازاں وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی کا خصوصی تقرر فرمایا کہ تم نماز وسطیٰ کی خصوصاً حفاظت کرو۔ پانچوں نماز اور ان کے وقت کا تعین خصوصی فرمایا۔
رب العزت کو معلوم تھا کہ عصر کی نماز کے منکرین پیدا ہو جائیں گے اس لئے اس لئے اس نے اس کو نماز وسطیٰ سے نوازا تاکہ اس کی تاکید علیحدہ خصوصیت سے ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ اس نماز کے قبل و بعد اور نمازیں بھی ہیں اور اس کی دوسری تائید طٰهٰ ۱۳۰ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا سے فرمائی اور فرمایا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا اور تیسری تائید مزید صبح اور ظہر پہلے اور مغرب و عشا بعد میں قَبْلَ الْغُرُوْبِ سے فرمائی فرمایا۔
ق ۳۹ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ
اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے تو ان چار آیات فرقانیہ سے نماز عصر کی فرضیت ثابت ہوئی۔ اور اگر اب کوئی انکار کرے تو ایسا ہے جیسا کہ جس نے صبح کی نماز کا انکار کر دیا تو عصر کی تائیدی نماز کا تارک خداوند کریم کے نزدیک پورے قرآن کا اور تمام نمازوں کا تارک ہے۔
سوال: مولوی صاحب نماز کے قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے پڑھنے کا حکم نہیں۔
محمد عمر: سبحان اللہ خداوند کریم نے اگر نماز کے قیام کا حکم فرمایا ہے تو ہم بھی نماز کو قائم کرتے ہیں۔ کھڑے ہو کر شروع کرتے ہیں اور اصطلاح بھی قرآنی ہی استعمال کی جاتی ہے۔ اور جب کسی کو نماز کے متعلق دریافت کرنا مطلوب ہوتا ہے تو وہ بھی یہی کہتا ہے کہ نماز کھڑی ہو گئی۔ ؟ یہ نہیں سوال کیا جاتا کہ پڑھی جا رہی ہے ؟ اور دوسری دلیل جب نماز کے لئے تکبیر پڑھی جاتی ہے تو تکبیر میں نہیں کہا جاتا کہ نماز پڑھنے لگے ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ نماز کھڑے ہو کر شروع کی جاتی ہے۔ اس لئے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ فرمان خداوندی اَقِیمِ الصَّلٰوۃَ کی ادائیگی ثابت ہو جائے اور جب نماز کا قیام ہوتا ہے تو اس میں قرآن کھڑے ہو کر ہی پڑھا جاتا ہے۔ رکوع وسجود میں تو محض تسبیحیں ہی ہیں۔ یہ الفاظ جو تمہیں بھنگ گھوٹنے والے بتاتے ہیں یہ صرف خدا کے حکم کے چور ہیں۔ قبر اور حشر میں ضرور گرفتار ہوں گے کیونکہ نمازوں کے منکرین کا صرف ایک ہی حکم سے انکار نہیں پانچ احکام کا ایک دن میں انکار ہے اور ہر ایک نماز کے متعلق آٹھ آٹھ دس دس دفعہ تائیدیں نازل ہوئیں تو پانچ نمازوں کا منکر خداوندی پچاس حکموں کا منکر ظاہر ہوا۔ جو شخص ایک دن میں خداوندی پچاس حکموں کا انکاری ہے تو ایسے شخص کی عمر کا اندازہ خود کر لو کہ خداوند کی فرمانبرداری میں گزری یا عمر ہی برباد کر بیٹھا اور یہ اتباع کس کی ہے۔ پھر اللہ تعالٰے نے ان پانچوں نمازوں کے قیام کی تائید آیات فرقانیہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ سے فرما کر ارشاد فرمایا کہ قیام نماز کے بعد پھر پڑھنا کیا ہے۔ اللہ تعالٰے نے ہر نماز کے اوقات کے نام لے لے کر اس میں جو پڑھا جاتا ہے فرمایا تاکہ نمازوں کے اوقات کی تائید بھی ہو جائے اور جو ان میں پڑھا جاتا ہے مسلمانوں کو اس کا علم بھی ہو جائے۔

قیام نماز کے ابتدا میں پڑھا جائے

چار نمازوں میں سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(۱) روم ۱۷/۲ { فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ -

اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرنا ہے (یعنی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا ہے،

جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔ اور اسی کے لئے حمد

ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور عشا کے وقت کی نمازمیں بھی اور ظہر کی نماز

میں تسبیح و تحمید پڑھے۔

اس آیت سے شام صبح ..... عشا اور ظہر کی نماز کا ثبوت ملا اور ان چار

نمازوں میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور الحمد اللہ پڑھنے کا ثبوت مل گیا۔

صبح و عشا کو سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ و الْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنے کا ارشاد خداوندی

(۲) مومن ۵۵/۲۴ } وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ۔

اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشا اور صبح کے وقت

اس آیت کریمہ میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ یا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پورا پڑھنے

اور الحمد للہ رب العالمین پورا قیام نماز میں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

صبح عصر اور مغرب عشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا

(۳) ق ۲۶/۲ } وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ

اور تسبیح بیان فرمایئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج چڑھنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور بعض حصے رات سے بھی۔ اسی کی تسبیح بیان فرمایئے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے سُبحانک اللّٰھم اور الحمد للّٰہ چار نمازوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں۔ مغرب اور عشاء کی نماز میں بھی سُبحانک اللّٰھم مع الحمد للّٰہ رب العالمین پورا پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ اوقات نماز کی تائید بھی ہو گئی۔ اور اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کی تائید بھی ہو گئی۔ اور سَبِّحْ سے اشارہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کی طرف ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور بِحَمْدِ رَبِّكَ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سورۃ کی طرف رغبت دلائی گئی ہے وہ بھی قرآن میں مذکور۔ تو خداوند کریم نے قرآنی اصطلاح سے قیام کے بعد۔

پانچوں نمازوں میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کا قرآن پڑھنے کا ارشاد فرمایا

(۴) طٰہٰ ﴿۱۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَاءِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى

جو یہ لوگ آپ کے خلاف بکتے ہیں آپ صبر فرمایئے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح بیان فرمایئے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے سے اپنے رب کی

جمد کے ساتھ یعنی بمع الحمد للہ قرآنی کے صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں اور
آناء الیل میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں یعنی شام و عشا میں بھی اور اطراف
نہار کی نمازیں بھی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قرآنی پڑھیئے۔
اطراف جمع فرماوی جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے تو اطراف
نہار فرمانے سے صبح کی ایک طرف شام کی دوسری طرف دن ڈھلنے کی تیسری طرف
ثابت ہو گئی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نمازوں میں بھی جب تک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی رضا نہ ہو منظور نہیں۔ اور منکرین احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عازمین
لَعَلَّکَ تَرْضٰی فرمان خداوندی مقام عبرت ہے۔

(۵) آل عمران ۳/۵ } وَسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ۔
اور تسبیح بیان فرمایئے عشاء اور صبح کی نماز میں۔
دوسرے مقام پر اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ
نماز قائم فرمایئے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصے گزرنے میں۔ اس آیۃ
کریمہ میں رب العزت نے صبح مغرب اور عشا تین نمازوں کا ذکر فرمایا اور یہاں وَسَبِّحْ
بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ سے تعلیق فرمائی کہ عشا کے وقت نماز قائم کر کے اللہ کی تسبیح بیان
کرنا ہے یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ والی نماز پڑھنی ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سکھائی ہے۔

تفسیر کبیر ۶/۱۲۰ } اَنَّ الاٰیَۃَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّ صَلٰوۃَ الْجَنْبِ لَا
اَزِیْدُ وَلَا اَنْقُصُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

دُخِلَتِ الصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ فِیْہِ فَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ھُوَ صَلٰوۃُ الْفَجْرِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِہَا ھُوَ الظُّھْرُ وَالْعَصْرُ لِاَنَّھُمَا جَمِیْعًا قَبْلُ الْمَغْرِبِ وَمِنْ آنَاءِ اللَّیْلِ فِیْہِ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ الْاَخِیْرَۃُ۔

بے شک یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانچ نمازوں سے نہ کمی ہو سکتی ہے اور نہ ہی زیادتی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اس آیۂ کریمہ میں پانچوں نمازیں ہی بیان کی گئی سورج چڑھنے کے پہلے وہ فجر کی نماز ہے اور غروب ہونے سے پہلے وہ ظہر اور عصر ہے اس لئے کہ وہ دونوں مغرب کے قبل ہیں اور رات کے کچھ حصے سے وہ مغرب اور عشا آخیرہ ہے۔

مختصر ہیئت قضائیہ ترتیب نماز

حج ۱/۴ } وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے بیت اللہ کی جگہ میں پناہ دی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اور بیت اللہ طواف کرنے والوں اور قیام ورکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک فرما دیجئے۔

اس آیۂ کریمہ سے ترتیب نماز ثابت ہوئی۔ قیام ورکوع وسجود جس سے ثابت ہوا کہ رکوع قیام سے مقدم نہیں اور سجود رکوع سے مقدم نہیں ہو سکتا۔ نماز میں پہلے قیام مقدم ہے

پھر رکوع پھر سجدہ۔

"سوال" مولوی صاحب پہلے جو اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے ہو اس کا ثبوت قرآن میں کہاں ہے۔

"محمد عمر" قرآن کریم میں رب العزت نے فرمایا ہے۔

نماز کی ہیئت قضائیہ کا ذکر قرآن کریم میں

اللہ اکبر کا ثبوت

المدثر ۲-۱ } یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

اے چادر میں لپٹے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ پھر ڈرایئے اور اپنے رب کی پھر تکبیر پڑھیے یعنی اللہ اکبر فرمایئے۔

(۱) اعلیٰ ۱۵ } وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔

اور اپنے رب کے اسم ذاتی کا ذکر کیا اسنے پھر نماز پڑھی۔

(۲) اور وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ

اور چاہیے کہ تم اللہ کی تکبیر پڑھو جس طریق پر اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

اسم ذاتی کا بیان

(۳) وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے۔ کلمہ اللہ اکبر سب سے پہلے ثابت ہے۔

(۴) الرحمٰن { تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ـ
تو نماز شروع کرنے سے پہلے ذکر اسم ذاتی کا ضروری فرمایا۔ اور اللہ اکبر کا پورا کلمہ قرآن میں تحریر فرما دیا تو اسی لئے نماز شروع کرتے وقت بھی اللہ اکبر کا ذکر پڑھنا ضروری ہوا اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ بھی حکم خداوندی فَسَبِّحْہُ سے بآیت قرآنی ثابت ہو گیا
دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی دوسرے علاقہ میں کسی کو مقرر کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو اس کو پہلے وہاں کی مروجہ زبان سکھائی جاتی ہے۔ ایسے ہی رب العزت کا ارادہ چونکہ مسلمانوں کو جنت میں لے جانے کا ہے اس لئے جنت کی زبان دنیا میں سکھلاتا ہے چنانچہ فرمایا۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے

یونس ۱۱ { دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
جنت میں جنتی پکاریں گے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
ثابت ہوا کہ جو لوگ یہاں نماز میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ نہیں پڑھتے وہ جنت میں جانے کے خواہشمند نہیں ہیں۔ اسی لئے وہاں کی بولی نہیں بولتے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ کا ثبوت خداوند کریم سے ملا۔ اور جنتیوں کا کلام ثابت ہوا۔

نماز میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے کا حکم

طور ۲۷/۲ { وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ـ
اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اپنے رب کے الحمد للہ کے ساتھ پڑھیئے جب آپ قیام فرمائیں

اور رات کے ابتدا میں اور ستاروں کے چڑھنے کے بعد بھی تسبیح بیان فرمایئے۔
وَسَبِّحْ یعنے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ پڑھنا نماز کے قیام کے ابتدار
میں ہی قرآن کریم سے ثابت ہو گیا۔ یعنی جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو سبحٰنک
اللھم اور الحمد للہ شروع قیام میں پڑھے جائیں اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا بھی اس آیۃ
کریمہ میں ثابت ہوا۔

جنت کی دوسری اصطلاح

یونس ۱۱/۱ } وَآخِرُ دَعْوَاھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اور جنتیوں کا آخری دعویٰ یہ ہو گا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

پورے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی تشریح اور پورے نام کا ظہور

وَآتَیْنَاکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ ۔
اور دیے ہم نے آپ کو سات دہرائی گئیں اور قرآن بڑی بزرگی والا۔
الحمد شریف پوری سات دہری آیتیں پڑھنا بڑا ثواب ثابت ہوا۔
الحمد شریف کامل پڑھنے کے بعد فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ نے کچھ اور سورت
قرآن پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ پھر

رکوع و سجود کا ثبوت

حج ۱۰/۱۷ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا ۔

اے ایمان والو رکوع کرو۔ سجدہ کرو اور عبادت کرو۔ یعنی تم نے قیام میں اللہ اکبر کہہ کر سبحٰنک اللھم اور الحمد للہ پورے پڑھ لئے اور مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰن سے کچھ قرآن پڑھا تو اب رکوع کرکے اور سجدہ کرکے عبادت خداوندی بھی کرو۔

پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فزع بھی نہیں کر سکتا

معارج ۲۹ { اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّہُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِہِمْ دَآئِمُوْنَ ○

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے واویلا شروع کر دیتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے۔ سوا نماز پڑھنے والوں کے وہ ہمیشہ اپنی نمازوں پر قائم رہتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزت نے اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِہِمْ دَآئِمُوْنَ صلوٰۃ جمع ارشاد فرمایا۔ جس سے تمام نمازوں کا ذکر ہوا۔ دوسرا اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے جزع فزع کرنے والوں کو نمازیوں سے علیحدہ کر دیا اسی وجہ سے جزع فزع ایسے لوگ ہی کرتے ہیں جو نماز سے محروم ہوتے ہیں اور رب العزت نے جزع فزع کرنے والوں کا سبب بھی فرما دیا کہ ان کے جزع فزع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو شر مس کرتی ہے تو وہ جزع فزع کرتے ہیں اور نمازیوں کو نہ شر مس کرتی ہے اور نہ وہ جزع فزع کرتے ہیں۔

وَمَا علینا الا البلاغ المبین

پانچ نمازوں کے منکرین جہنم میں سیر کریں گے

مدثر $\frac{29}{2}$ { فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ -

جنتوں میں جنتی دوزخی مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو جہنم میں کس نے چلایا۔
دوزخی جواب دیں گے کہ ہم نمازیوں سے نہ تھے۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والوں کا بھی حال بیان فرمادیا کہ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والے بھی دوزخ میں ٹہلیں گے اور جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتے لوگ مساجد میں ادا کرتے ہوں اور منکرین باہر پھر رہے ہوں تو ان کے متعلق رب العزت نے اسفرت کا حال فرمادیا کہ ایسے لوگ تارکین صلوٰۃ خمسہ دوزخ میں ہی ٹہلیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پانچوں نمازیں مکمل پڑھنے کی توفیق عنایت فرماوے۔

نماز کے تارک کو عتاب

قیمہ $\frac{29}{2}$ { فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ؕ

تو اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز ہی پڑھی ولیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر اپنے اہل کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا ہلاکت ہو تیرے لئے۔ پھر ہلاکت ہو پھر ہلاکت ہو تیری تو ہلاکت ہو۔
تو اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے بے نمازیوں کے لئے چار دفعہ ہلاکت کی خوش خبری دی اب

تم تارک نماز ان کر چار ہلاکتوں کے مستحق ہوں گے۔

المرسلٰت } وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو وہ رکوع نہیں کرتے ویل جہنم ہے اس دن مکذبین کے لئے۔

نماز کے تارک کے لئے قرآن کریم میں بہت عتاب آیا ہے۔ لیکن فقیر اختصار کے لئے اتنا ہی کافی سمجھتا ہے۔ باقی رہا کہ جب تک تم نمازیں بھی فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کرو گے کبھی تمہاری نماز منظور نہیں ہو سکتی۔

ضرورت احادیث

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیے بغیر تمام عبادات ضائع ہو جاتی ہیں

(۱) محمد ۲۶/۴ } يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل مت کرو۔

اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہوا کہ صرف خدائی فرمان سے احکام خداوندی کی تکمیل نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ اطاعت خداوندی فرض ہے ایسے ہی اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وسلم بھی فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر اعمال کے ابطال کا فتویٰ دیتا ہے۔ اب تمہارا اول چاہیے تو اطاعت اللہ کے ساتھ ہی اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کرکے نمازوں کو صحیح و مکمل کرلو۔ ورنہ بغیر حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم نماز ادا نہیں کرسکتے اور نہ ہی قابلِ رحم ہوگے۔ سنیئے۔

نماز بغیر اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنے والا رحمت خداوندی کا مستحق نہیں

(۲) نور ۶ { وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

جب رب العزت نے نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد فرما دیا تو پھر وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ کہنے کا کیا مطلب؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز کی فرضیت تو ربِ کریم نے فرما دی لیکن نماز کو ادا کرنے کا طریقہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سیکھو اور آپ کے فرمودہ طریقہ کے موافق نماز ادا کرو ورنہ ادا نہیں ہوگی۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کرنے والا خود ذمہ دار ہے

(۳) نور ع۸ پ۱۸ } قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو اور کوئی بات نہیں اس پر ذمہ داری ہے جو مکلف کیا گیا اور تم پر بوجھ ہے۔ جو تم مکلف ہوئے اور اگر تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی (اپنے ذمے بوجھ نہ لیا)، تو ہدایت پاؤ گے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سوائے علی الاعلان تبلیغ کے اور کوئی ذمہ داری نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہے وہ تو خداوند کریم کا بھی مطیع ہے اور ہدایت پر ہے اور جو شخص فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والا ہے۔ احکام خداوندی بجا لانے میں خود ذمہ دار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذمہ نہیں۔

"سائل": مولوی صاحب مسائل تو نماز کے متعلق ہی شروع ہیں لیکن اس کے متعلق ایک مسئلہ درمیان میں ضروری آگیا کہ تم نے کہا کہ قرآن کریم کے احکام کو ہم بغیر حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھ نہیں سکتے یہ کس نے کہا ہے۔

"محمد عمر": مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ترجمان نہ ہوں ہم قرآن کریم کو

سمجھ نہیں سکتے۔ یہ رب العزت کا ارشاد ہے سنیئے۔

حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض پر وعید خداوندی

(۴) نور ۱۸/۹ } وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

اور جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ حضور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں تو اس وقت ایک فرقہ ان کا منہ پھیرنے والے ہیں۔

(۵) نساء ۵/۹ } وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ نے اتارا ہے اس کی طرف آ جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ تو آپ منافقوں کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ وہ آپ سے پھر جاتے ہیں پورے طرح پھرنا۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے کتاب اللہ سے اعراض کرنے والوں کا ذکر فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کا ذکر فرمایا اور جو آپ سے پھرنے والا ہے اس پر منافق ہونے کا فتویٰ ثبت فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ جو شخص قرآن کریم کو تسلیم کرتا ہے۔ لیکن ارشاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتا ہے تو وہ منافق ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بغیر قرآن سے کوئی ہدایت نہیں پا سکتا

(۶) نحل ۱۴/۸ } وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔

اور نہیں اتارا ہم نے آپ پر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو مگر تاکہ آپ بیان فرمائیں اُن کے لئے جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے ایسی قوم کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآنی شارح ہونے کی وضاحت فرمائی کہ آپ اختلاف کو واضح فرما کر مٹائیں جو آپ کی فرمائی ہوئی قرآنی تشریح پر چلے گا وہ مخالف نہیں اور ہدایت پر ہے ورنہ نہیں۔

(۷) مریم ۱۶/۶ } فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا

تو اور کوئی بات نہیں قرآن کو ہم نے آپ کی زبان سے آسان کیا تاکہ اس کے ساتھ آپ ڈرنے والوں کو خوش خبری دیں اور اس کے ساتھ ڈرائیں جھگڑالو لوگوں کو۔

رب العزت نے فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ سے ثابت فرما دیا کہ قرآن کریم کو اگر ہم سمجھ سکتے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی یعنی احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورنہ نہیں کیا منکرین احادیث کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اپنے لیڈروں پر زیادہ اعتماد ہے؟ رب العزت عالم الغیب ہے اس لئے اس کو علم تھا

کہ کئی آدمی ایسے بھی پیدا ہو جائیں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم آج قرآن داں پیدا ہوئے ہیں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تو رب العزت نے وضاحت فرمادی کہ قرآن کریم کو سمجھنا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سمجھو آپ کے بعد آپ کی احادیث سے قرآن سمجھو ورنہ تم بغیر آپ کے قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے۔

اوقات صلوٰۃ

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔
بے شک نماز مومنین کے لئے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

بخاری شریف $\frac{1}{76}$ } ابوداود $\frac{1}{66}$ نسائی شریف $\frac{1}{71}$

حدثنا ابو الولید هشام بن عبد الملك قال حدثنا شعبة قال الولید بن العیزار اخبرنی قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب هذا الدار و اشار الی دار عبدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا۔الخ

عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا عمل اچھا ہے جو اللہ تعالےٰ کو زیادہ محبوب ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز باوقت پڑھنا۔

ابوداؤد $\frac{1}{69}$ } عن عبادة بن الصامت قال قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ

بَعْدِیْ اُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ اَشْیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِهَا حَتّٰی یَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا - الخ

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور میرے بعد تم پر ایسے حکام ہوں گے جن کو کئی چیزیں وقت پر نماز پڑھنے سے مشغول رکھیں گی حتیٰ کہ نماز کا وقت چلا جائے گا۔ تو نماز کو وقت سے وہ چھوڑ دیں گے۔

صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت

(۱) ابوداود $\frac{1}{46}$ } حدثنا اسحٰق بن اسمٰعیل نا سفیان عن ابن عجلان عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن النعمان عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیہ وَسَلَّمَ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِاُجُوْرِکُمْ وَاَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو روشن کرکے پڑھو اس لئے کہ وہ تمہارے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہارے تمام ثوابوں سے بہت بڑا ہے۔

(۲) نسائی شریف $\frac{1}{94}$ } حدثنا عبد اللّٰہ بن سعید حدثنا یحییٰ عن ابن عجلان قال حدثنی عاصم بن عُمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ۔

رافع بن خدیج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضور نے فرمایا فجر کو روشن کرو۔

۳۔ **نسائی شریف** $\frac{1}{94}$ } اخبرنا ابراھیم بن یعقوب حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا ابو غسان قال حدثنی زید بن اسلم عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رجال من قومہ من الانصار اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ۔

محمود بن لبید انصار سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم صبح کی نماز کو سفید کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۴۔ **دارمی شریف** ۱۴۳ } حدثنا حجاج بن منہال ثنا شعبۃ عن محمد بن اسحٰق عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا بِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کو سفید وقت میں پڑھو اس لئے کہ وہ بہت بڑا وقت ہے ثواب کے لئے۔

(۵) **مجمع الزوائد** ۱۳۳ } عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن ابیہ عن جدہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِکُمْ اَوْ لِلْاَجْرِ رواہ البزار ورجالہ ثقات۔

عمران قتادہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فجر کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو سفید کر کے نماز پڑھنا تمہارے اجر کے لئے بہت بڑا فضل ہے ثواب بہت بڑا ہے۔

۶۔ کنز العمال ۴/۱۰۳ } عن محمد بن المنکدر عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ وَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (ابو نعیم)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال صبح کو روشن کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۷۔ کنز العمال ۴/۱۰۲ } قَالَ ابوبکر بن المبارک بن کامل بن ابی غالب الخفاف فی معجمہ انا عبید اللہ وعلی انبا ناحمزہ بن اسمٰعیل الموسوی انا نجیب بن میمون بن سھل انا منصور بن عبد اللہ الخالدی انا عثمان بن احمد بن یزید الدقاق ثنا محمد بن عبید اللہ بن ابی داؤد المخزومی ثنا شبابۃ بن سوار عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ عن اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّہٗ لِلْاَجْرِ (ابن نجار)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے لئے وقت صبح کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو روشن کر کے نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی نماز اسفار میں

۸۔ کنز العمال ۴/۲۰۱ } عن علی بن ربیعہ الوالی قال سمعت علیاً یقول لمؤذنہ اسفر اسفر یعنی صلوٰۃ الصبح (عب ص)

علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ آپ اپنے موذن کو فرماتے تھے سفیدی کر سفیدی کر یعنی نماز صبح کے لئے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنی چاہیئے

۹۔ مجمع الزوائد ۱/۱۳۲ } وعن عبد الرحمٰن بن یزید قال کان عبد اللہ بن مسعود لیسفر بصلوٰۃ الفجر رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر کی نماز کو سفید وقت میں پڑھتے۔

سوال: مولوی صاحب غلس میں بھی تو نماز جائز ہے۔ یعنی صبح کاذب میں نماز پڑھی جائے تو صحیح ہے۔

محمد عمر: صحیح ہونا اور بات ہے لیکن ثواب زیادہ اسی میں ہے کہ صبح کی نماز میں صبح روشن ہی ہو جائے تو پڑھی جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں فقیر عرض کر چکا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی وتیرہ عرض کر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ صبح روشن ہو جائے تو نماز پڑھے ثواب زیادہ ہوتا ہے تم بھی کسی حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ غلس میں پڑھنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے ہم انشاء اللہ تسلیم کرلیں گے۔ ورنہ تم غلس میں پڑھ کر زیادہ ثواب سے کیوں محروم رہتے ہو صبح کو سفید کر کے کیوں نہیں پڑھتے ثواب بھی زیادہ اور جتنے نمازی جماعت میں زیادہ شامل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی تمہیں زیادہ ہوگا۔ دوہرا بلکہ تین گنا ثواب مل جائے گا۔

صلوٰۃ الظہر کا وقت

۱۰۔ بخاری شریف $\frac{1}{76}$ | مسلم شریف $\frac{1}{224}$ | حدثنا ایوب بن سلیمان قال حدثنا ابو بکر عن سلیمان قال صالح بن کیسان حدثنا الاعرج عبد الرحمٰن وغیرہ عن ابی ھریرۃ و نافع مولیٰ عبد اللّٰہ بن عمر عن عبد اللّٰہ بن عمر اَنَّھُمَا حَدَّثَاہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ۔

ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف $\frac{1}{224}$ | حدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت مہاجرا ابا الحسن یحدث انہ سمع زید بن وھب یحدث عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالظُّہْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ وَقَالَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ۔

ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر اور حضور نے فرمایا کہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے تو جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

ان بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص گرمیوں میں ظہر کی نماز دن ڈھلتے ہی پڑھ لیتا ہے وہ سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا تارک اور فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے۔

مسجد میں داخلے کی صورت

بقرہ $\frac{1}{14}$ } اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ۔

یہی ہیں کہ ان کو لائق نہیں ہے کہ مسجدیں داخل ہوویں مگر ڈرنے والے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد میں ڈر کر عاجزی سے چلنا چاہیئے اکڑ کر مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

نماز میں عاجزی سے کھڑا ہونا

بقرہ ۱/۳۲ } وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ۔

اور اللہ کے لئے عاجز ہونے والے کھڑے ہو جاؤ ۔

اس آیۃ کریمہ نے قیام نماز کی ہیئت تضاءیہ فرمادی ۔ عاجزی کا قیام رکن صلوٰۃ سے ہے اگر قیام نماز میں ہی عجز و انکساری نہیں تو قیام نماز صحیح نہ ہوا اور اکڑ کر کھڑے ہونا یا پاؤں پھیلا کر کھڑے ہونا آیۃ کریمہ کے خلاف ثابت ہوا ۔

ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہونا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف ہے

ابوداؤد ۱/۹ } حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا ابان عن قتادة عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رُصُّوا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفُوْفِ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی صفوں کو چونے گچ کرو اور صفوں کو ایک دوسرے کے قریب کرو اور گردنوں کو برابر کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے شیطان کو دیکھا کہ وہ صف میں داخل ہوتا ہے ۔ جیسا کہ بھیڑ کا بچہ ۔

کیوں جناب ! صف کو چونے گچ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ ٹانگیں چوڑی کی جائیں معلوم ہوا ٹانگیں اتنی چوڑی کرنے والا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان رُصُّوا صُفُوْفَكُمْ

کا کذب ہے دوسری بات حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہوا کہ ٹانگوں میں اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے بھیڑ کا بچہ گزر جائے اپنی ٹانگوں میں چاہے فاصلہ ہو یا ایک دوسرے کے مابین فاصلہ ہو دونوں منع ہیں۔ کیونکہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان بھیڑ کے چھوٹے بچے کی طرح صف سے گزرتا ہے تو شیطان کو تو فاصلہ چاہیئے ٹانگوں کے اندر سے فاصلہ مل جائے یا باہر سے۔ بہرحال فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔

"سائل": مولوی صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کی ٹانگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان فاصلہ نہ کرو۔

"محمد عمر": بڑا افسوس ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رُصُّوا صُفُوفَکُمْ اپنی صفوں کو چونے گچ کرو۔ یہ تو فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہے کہ آپ نے سب فاصلے بند فرما دیے اپنی ٹانگوں کا فاصلہ ہو یا دوسرے کے ساتھ ملنے سے ٹانگوں کا فاصلہ ہو۔ تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی نشانی ہے کہ آپ نے فرمایا صف میں فاصلہ نہ ہو تو اپنے باہر سے روکا تم اپنی ٹانگوں میں فاصلہ بناتے ہو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے شیطان کی گزرگاہ کو پہلوؤں سے تو روک دیا اور اپنی ٹانگوں سے گزرگاہ شیطان بنا دی سبحان اللہ اس کا نام اتباع ہے۔

"سائل" مولانا بات یہ ہے کہ شیطان کو پہلوؤں سے روکنا کافی ہے۔ اپنی ٹانگیں چاہے جتنی بھی چوڑی کرلیں شیطان ٹانگوں کے درمیان سے نہیں گزر سکتا جیسا کہ کسی کو کہا جائے کہ تم ٹانگ کے نیچے سے گزر جاؤ تو وہ ٹانگ کے نیچے سے گزرے گا ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ شیطان بھی پہلوؤں سے گزرتا ہے نیچے سے نہیں گزر سکتا ہے۔

"محمد عمر": سبحان اللہ جناب آپ خوب سمجھے اور خوب استنباط کیا انسان کو شیطان پر

ن قیاس کرلیا۔ بندہ اگر ننگا ہو تو صحیح الفطرت انسان منہ پھیر لیتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم طہارت خانے میں ننگے ہونے لگو تو بوقت دخول بایاں پاؤں رکھا کر اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھو۔ کیونکہ شیطان ننگے انسان کو پیچھے سے چھیڑتا ہے کیوں جی! شیطان اور انسان ایک جیسے رہے یا کچھ فرق ثابت ہوا دوسرا جواب جب آدمی رات کو لیٹتا ہے تو بعض دفعہ جو ان آدمیوں کے سامنے شیطان عورت کی شکل میں مجامعت کے لئے آجاتا ہے۔ عورت کو بھی بعض دفعہ آجاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور ہے تو رات کو شیطان انسان کی ٹانگوں سے پرہیز نہیں کرتا اور صف میں دن کو داخل ہوا اور پھر ٹانگوں سے پرہیز کرے اس کو کونسی شرم ہے جناب!

ثابت ہوا کہ شیطان کو ٹانگوں کے باہر سے گزرنا تو صرف صف کو خراب کرنا ہی مقصد ہے۔

ٹانگوں کے درمیان سے اگر شیطان کو فاصلہ مل جائے اور پھر نماز میں جب انسان ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکتا ہو پہلو بھی نہ پلٹ سکتا ہو اور وہ صف میں بھی موجود ہو تو وہ موقعہ جو اس کو رات کو مشکل نصیب ہوتا ہے وہ عین اس کی آمد میں پیش کر دیا گیا تو وہ کب ٹلتا ہے اسی لئے میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ٹانگوں کے درمیان سے بھی گزرگاہ شیطان ہے

مشکوٰۃ شریف ۹۸

مسند امام احمد بن حنبل

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ وَلِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَسُدُّوْا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ فِیْمَا بَیْنَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْخَذَفِ یَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ

الصِّغَارِ رواہ احمد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے لئے ہاتھوں کو نرم رکھو اور فاصلے کو بند کرو کیونکہ شیطان تمہارے درمیان میں سے گزرتا ہے بھیڑ کے چھوٹے بچے جیسا۔

کیوں جی! اب تو فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف فرمان فِیْمَا بَیْنَکُمْ نے ثابت کر دیا کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان میں بھی جگہ کھلی ہو جائے تو شیطان وہاں سے بھی گزرنے کو عار نہیں سمجھتا اگر یہ فاصلہ ٹانگوں کا کم کرو گے تو ہی حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہوگا۔ اور اگر ٹانگیں فٹ ڈیڑھ فٹ چوڑی کر دی جائیں تو فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سُدُّوا الخَلَلَ کی تکذیب لازم آتی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں خلل کو بند کرو اور ہم ٹانگوں کے درمیان خلل پیدا کریں اور یہ جملہ عام ہے ٹانگوں کے اندر کو بھی اور باہر کو بھی تو اس لئے ٹانگوں کے فاصلے کو تھوڑا کرکے کندھے سے کندھا تنگ کرکے ملایا جائے اور لِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ پر عمل ہو جائے تو صف میں سب فاصلے ٹانگوں کے اندر اور باہر کے ایسے مساوی ہو جائیں گے کہ شیطان کی گزرگاہ بند ہو جائے گی۔ ورنہ ٹانگیں چوڑی کرنا قرآن اور احادیث صحیحہ کی تکذیب و مخالفت کا ثبوت واضح ہے۔

نقد پانچ روپے انعام

فقیر اس شخص کو دینے کے لئے تیار ہے جو کسی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دکھا دے کہ ٹانگوں کے اندر سے فٹ ڈیڑھ فٹ فاصلہ رکھنا جائز ہے وہاں سے شیطان نہیں گزر سکتا۔

بینو اولوجر و انان اجورکم نقد
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیئے

مسلم شریف ۱/۱۸۱ } اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ

نماز میں آرام سے کھڑے رہو۔

جب کھڑے ہوتے ہو تو ٹانگیں ڈیڑھ فٹ چوڑی کرتے ہو اور جب رکوع میں گئے تو دو فٹ چوڑی کر دیں اور اتنی چوڑی ٹانگوں سے سجدے میں نہیں جا سکتا پھر تنگ کر کے سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے تو پھر قیام میں چوڑی کرنی پڑیں۔ علیٰ ہذا القیاس نماز میں پاؤں کی ہیرا پھیری سے فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ کا مکذب ثابت ہو گیا تو نماز بے جا حرکات سے فاسد ہو گئی کیونکہ یہ فعل غیر صلوٰۃ ہے یا نہیں، حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نماز میں پاؤں کے ساتھ یہ کھیل کھیلا ہو جو تم تمام مذکورہ بالا کھیل نماز میں کھیلتے ہو۔ ورنہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ پر عمل کرتے ہوئے پاؤں اتنے چوڑے رکھو کہ پاؤں سے یہ کھیل بھی نہ کھیلا جائے۔ یعنی جہاں پاؤں کا قیام ہو وہاں سے آگے پیچھے بھی نہ کرنے پڑیں اور فاصلہ بھی پہلوؤں اور ٹانگوں کے درمیان میں مساوی ہو تو صف چونے گچ ہو جاتی ہے نہ بازوؤں سے اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے اور نہ ہی ٹانگوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے تو صف بھی چونے گچ ہو گئی اس پر بھی عمل ہو گیا شیطان کو موقع بھی نہ ملا اور قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ پر بھی عمل ہو گیا اور سَدُّوا الْخَلَلَ پر

بھی پورا عمل ہوگا۔ اِعْمَلُوْا یَا اُمَّتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمُوَافَقَۃِ سُنَّتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تُخَالِفُوْا۔

"ایک نمازی" مسجد میں آتے ہی بلا نیت زبانی کندھوں کے برابر ہاتھ اُٹھا کر جلدی سینے پر باندھ لئے۔

"محمد عمر" یا نم نے تو منہ سے کچھ نہیں کہا اور ہاتھ باندھ لئے تمہارے اعمالنامے میں ملائکہ کیا لکھتے ہوں گے کہ اس شخص نے کیا پڑھا ہے۔ نماز پڑھی ہے یا کچھ اور فریضہ ہے یا سنن یا نوافل خیر! نوافل تو تم پڑھتے ہی نہیں کم از کم فریضہ اور سنن میں تفریق ضروری ہے ہاتھ کندھوں کے برابر کرکے تم نے باندھ لئے لیکن فریضہ اور سنن کا کوئی فرق زبان سے نہ ادا کیا اور نہ لکھوایا تو فریضہ خداوندی کیسے ادا ہوں گے اور لکھے جائیں گے۔

"نمازی" مولوی صاحب گھر سے نماز کی نیت کرکے ہی آتے ہیں۔ منہ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

"محمد عمر" فقیر نے پہلے اس کا جواب دیا ہے کہ جب تک زبان سے کچھ نہ کہا جائے ملائکہ نہیں لکھتے۔ کراماً کاتبین تمہاری نماز کو کونسی نماز لکھیں گے جب تک تم منہ سے نہ کہو گے ہم احناف منہ سے نماز کی نیت کرتے ہیں۔ دو رکعت نماز فرض یا چار رکعت نماز فرض یا چار رکعت نماز سنت یا دو رکعت سنت ملائکہ ہماری نماز کو جو نیت کرتے ہیں لکھ لیتے ہیں فریضہ کی منہ سے نیت کریں تو فریضہ لکھ لیں گے۔ سنن کی نیت کریں تو سنن لکھ لیں گے اور وہی ادا ہو جائیں گے۔ تم نے نہ نیت زبان سے کی نہ تمہاری نماز ادا ہوئی ملائکہ نے یہ لکھ لیا کہ اس شخص نے ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر جلدی سے باندھ لئے اور پڑھنا شروع کر دیا بس جو تم نے پڑھا اور عمل کیا لکھا گیا۔ لیکن فریضہ یا سنن یا نفل کی ادائیگی نہ ہوئی۔ لہٰذا زبانی نماز کی تفریق

کا اقرار کرنا فریضہ خداوندی کے ادائیگی کا دعویٰ کرنا ہے۔ تم نے دربار خداوندی میں نہ دعویٰ نماز پیش کیا نہ دعویٰ نماز کی شنوائی ہوئی۔ دلائل بغیر دعوے کے منظور نہیں ہوتے عدالت میں اگر کوئی شخص دعوے پیش نہ کرے اور گواہوں کو پیش کرنا شروع کر دے تو گواہوں کو عدالت سے دھکیل کر نکالا جائے گا۔ حاکم کہے گا کہ میرے علم میں کوئی دعوے ہی نہیں تو گواہوں کی میں کیسے سنوں تمہارے ہاتھ پاؤں ناک، سر گواہ ضرور ہیں۔ لیکن تمہارا زبانی دعویٰ نماز کا موجود نہیں تو حاکم کے نزدیک گواہوں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔

نیت کے متعلق غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فتویٰ

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ حنبلی تھے اور فتویٰ امام شافعی کے مذہب پر دیتے تھے ان دونوں مذہبوں میں اُس وقت بھی نیت زبانی ہوتی تھی۔

غنیۃ الطالبین ۵۶۶ } وَيَنْوِى فِى كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اُصَلِّى رَكْعَتَى التَّرَاوِيحِ الْمَسْنُوْنَةِ

اور زبانی نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح مسنونہ نماز ادا کرتا ہوں تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی بھی ثابت ہوا کہ نماز کی نیت زبانی ہونی چاہیئے۔

حج کی حاضری کا زبانی اقرار

(۱) توحید خداوندی کا تم لاکھ اعتقاد رکھو لیکن اگر زبان سے اقرار نہ کرو گے۔ تو تمہارے اسلام کا کوئی اعتبار نہ کرے گا۔ لیکن جب زبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کرو گے تو مسلمان موحد کہلاؤ گے پھر بھی مومن نہیں گو تم دل میں عقیدہ صحیح رکھو جب تم زبان

سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کرو گے تو تمہارا ایمان بھی مقبول و منظور ہو گا۔ پھر جب تک زبان سے توحید و رسالت و قرآن سے کسی ایک کا انکار نہ کرے کفر کا فتویٰ بھی علاؤ نہیں ہو سکتا۔ ثابت ہوا ایمان و کفر زبان سے بھی ہوتا ہے۔

۲۔ ایسے ہی حج میں لبیکؑ نہ پکارے۔ یعنی جب تک زبانی اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہو گیا ہوں۔ تمہارا حج اور بیت اللہ کی حاضری منظور و مقبول نہ ہو گی۔ اور اگر بیت اللہ کی حد میں داخل ہونے ہی زبانی زور زور سے پکارنے کے بغیر تمہارا حاضر ہونا نا منظور ہوتا ہے کیا وہاں حج میں بیت اللہ کی حاضری کے لئے گھر سے نیت کر کے نہیں جاتے؟ لبیکؑ زبانی کیوں پکارتے ہو اگر وہاں لبیک پکارتے ہو کہ ہم تیرے دربار میں یا اللہ حاضر ہو گئے ہیں زبانی اقرار کرتے ہو تو فریضۂ حج منظور ہوتا ہے تو نماز میں بھی زبانی جب تک کہ اقرار نہ کرو گے کہ یا اللہ ہم تیرے دربار میں چار رکعت فریضہ یا دو رکعت سنت ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تیرے فرمان فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ پر عمل کرتے ہوئے تیرے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے فلاں نماز سے عبادت ادا کر رہے ہیں اور تیری بندگی ہی غرض ہے۔ اور کوئی غرض نہیں تو تمہاری نماز ادا ہو گی ورنہ نہیں۔ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا۔

۳۔ ایسے ہی زکوٰۃ میں جب تک زبانی زکوٰۃ کا نام نہ لو گے۔ تمہارا عطیہ محض صدقہ میں شمار ہو گا اور صدقہ تم نصاب سے زیادہ بھی ادا کر دو تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے

(۴) اور رمضان میں تو بغیر فریضہ کے دوسرا روزہ ہو سکتا ہی نہیں اس لئے فریضہ

ہی شمار ہو گا لیکن پھر بھی نیت روزہ کی سنت ہے۔

نیت نکاح زبانی اقرار سے

(۵) ایسے ہی منکوحہ کے نکاح کا جب تک اقرار نہ ہو یعنی لڑکی اقرار نہ کرے تو اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ صحیح نہیں ہوتا اور نہ کوئی اپنی لڑکی کو بغیر اقرار نکاح کے دولہا کے ساتھ بھیج دیتا ہے۔

(۶) بیع و شراء میں جب تک مدعی زبانی دعویٰ نہ کرے دل سے کوئی بیع و شراء جائز نہیں۔

خداوند کریم کی ربوبیت کا زبانی اقرار

اے نماز کو بغیر زبانی اقرار کے ادا کرنے والو کیوں وقت کو ضائع کرتے ہو اور اپنے فریضہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھتے ہو نماز کی نیت کا زبانی اقرار کر لو اور اعمال صالحہ دشمنوں کی اقتدا میں ضائع نہ کرو۔

۷۔ اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے جب عالم ارواح میں ارواح کو خطاب فرمایا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ تو محض دل میں اقرار کرنے سے ربّ العزۃ نے بری نہیں فرمایا بلکہ سب نے زبان سے "بلیٰ" کا اقرار کیا اس سے معلوم ہوا کہ جب ہماری ابتدا عبادت توحید تب منظور ہوئی جب زبان سے اقرار کیا۔ تو فریضہ نماز ہمارے ذمہ سے کیسے نکل سکتا ہے اور ادا ہو سکتا ہے جب تک کہ ہم زبان سے اقرار کر کے اس کی ادائیگی نہ کریں۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے رب العزت کے دربار میں عملی اطاعت کا زبانی اقرار فرمایا

۔ پھر بعد ازاں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو خداوند کریم نے جب جمع فرمایا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور امداد کرنے کا حلفیہ بیان لیا تو اس وقت بھی صرف سماع پر اقرار کو موقوف نہیں رکھا بلکہ اپنے روبرو عالم ارواح میں زبانی اقرار کرایا سنیئے رب العزت نے اس واقعہ کو قرآن مجید میں ذکر فرمایا۔

آل عمران ۳/۹} وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اور جب اللہ تعالےٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے حلفیہ بیان لیا کہ میں جب تم کو کتاب اور دانائی عنایت کر چکا تو پھر تمہاری طرف ایک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم، تشریف لائے گا جو مصدق ہوگا اس چیز کا کہ جو تمہارے پاس ہوگی (نبوت ومعجزات وغیرہم) اس رسول کے ساتھ ضرور ایمان لائیو۔ اور اس کی ضرور مدد کرنا۔ فرمایا رب العزت نے کیا تم نے اقرار کیا اور تم نے اس پر میرا پکا وعدہ قبول کیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے دربار خداوندی میں عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا تو رب العزت نے فرمایا تم اب بھی اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی

کی شہادت دینے والوں سے ہوں تو تمہارے اِس اقرار کرنے کے بعد جس شخص نے روگردانی کی تو وہ فاسقوں سے ہوگا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ایک مسئلہ یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے سامنے زبانی اقرار کرایا قَالَ أَقْرَرْتُمْ اور وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي نے ثابت کر دیا کہ پکی بات تب ہی ہوتی ہے جب اَقْرَرْنَا سے اقرار کیا جائے کیا رب العزت کو یقین نہیں تھا کہ انبیاء علیہم السلام کو میں نے معصوم اور ہادی بنایا ہے۔ یہ میری بات کو سن کر عمل کرینگے تو زبانی اقرار کیوں کرایا؟ کیا ان کے قلوب کی نیت سے رب العزت واقف نہ تھا؟ ؏ أَقْرَرْتُمْ کا سوال فرما کر اقررنا سے تسلی کیوں فرمائی؟ تاکہ ثابت ہو جائے کہ جب تک روبرو زبانی اقرار نہ ہو عمل متقبل نہ ہوگا۔ پھر خود بھی أَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ سے توثیق فرما دی کہ اگر تم نے زبانی شہادت دی تو میں بھی تمہارے روبرو أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ کی شہادت دیتا ہوں خداوند کریم کا زور سے شہادت دینا بھی زبانی اقرار کا مثبت ہے

تو ایسے ہی اگر تم بھی خداوند کریم کے روبرو فریضہ یا سنن کا اقرار زبانی کرکے عمل کروگے تو اس کی قبولیت کی شہادت بھی رب العزت اسی وقت سناویں گے اگر تم نے صلوٰۃ فریضہ خداوندی یا سنن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا نوافل عبادت خداوندی کا اقرار دربار خداوند میں نہ کیا تو نہ تمہارا دعویٰ پیش ہوا نہ جواب دعویٰ رب العزت کی طرف سے سنایا گیا جب انبیاء علیہم السلام کو دربار خداوندی میں زبانی دعویٰ پیش کیے بغیر ان کی عملی اطاعت پر درگزر نہیں کیا گیا تو تمہاری زبانی اقرار کے بغیر تمہاری عملی اطاعت کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ اگر تمہیں بھی عملی اطاعت کی قبولیت کی ضرورت ہے تو پہلے زبانی اقرار کرو کہ یا اللہ تیرے دربار میں حاضر ہوں

خالص تیری ہی عبادت سے چار رکعت نماز فریضہ یا دو یا تین رکعت نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہیں اور اس ہیئت قضائیہ میں متشکل ہو کر کھڑے ہیں کہ ہمارا رُخ نہ ہندوؤں کے دیوتا کی طرف ہے نہ یہود و نصاریٰ کے قبلہ کی طرف ہے صرف تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ اور تیرے فرمودہ بیت اللہ کی طرف ہے اور پھر دونوں خالی ہاتھوں کو کانوں تک پھیلا کر اس اقرار کا عمل ظاہر کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمارا یہ زبانی اقرار ہمارے عمل کو صحیح ثابت کرتا ہے کہ ہم خالی ہاتھ تیرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اپنے ہاتھوں میں اپنے اعمال صالحہ کو نہیں پیش ہو رہے ہے بلکہ تیری رحمت کی اُمید پر خالی ہاتھ دکھا رہے ہیں کہ تو اپنی رحمت سے ان کو پُر کر کے لوٹانا۔ ہمارے گناہوں سے درگذر فرما کر اپنی رحمت سے بھرپور کر دینا اور کانوں تک ہاتھوں کو پھیلاتے ہیں کہ یا اللہ ہم سر سے پاؤں تک خالی ہیں تیری رحمت کے سر سے پاؤں تک محتاج ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت خداوندی کا زبانی اقرار کرایا

(۸) اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ -

کیا تم حاضر تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی جب

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد کس کی عبادت کرو گے انہوں نے کہا ہم تیرے معبود کی عبادت کریں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور تیرے باپ دادا ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود ایک ہی ہے اور ہم بھی اسی کے لیئے اسلام لانے والے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی زبانی اقرار کروایا دل پر ہی دارو مدار نہیں رکھا معلوم ہوا اقرار باللسان و تصدیق بالقلب ضروری ہے۔

بغیر نیت اعمال صالحہ مقبول نہیں ہوتے

(۹) بخاری شریف ۲/۱ } حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفین قال حدثنا یحییٰ بن سعید الانصاری قال اخبرنی محمد بن ابراہیم التیمی انہ سمع علقمہ بن وقاص اللیثی یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَّا نَوٰى۔

علقمہ بن وقاص اللیثی سے روایت ہے فرماتے تھے میں نے سنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی بات نہیں اعمال نیتوں سے مقبول و منظور ہوتے ہیں اور جو آدمی نے نیت کی سوائے نیت کے اس کو اور کچھ نہیں ملتا۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جب تک کسی عمل صالحہ کی نیت نہ کی جائے اعمال

مقبول و منظور نہیں ہوتے بلکہ مردود ہوتے ہیں - اور جن اعمال کی نیت کرے گا ان کا اجر ملے گا۔

مشکوٰۃ شریف ۱۶ } عَنْ معاذ بن جبل اَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ ـ

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ایمان یہ ہے کہ تو کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کے لئے اور بغض کرے تو محض اللہ کے لئے اور تیری زبان ذکر اللہ میں مشغول رہے۔

اس حدیث شریف سے عمل زبانی ذکر اللہ میں داخل ہے۔

۱۷) ق ۲۶/۲ } مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ـ

نہیں بولتا کوئی بات بولنے والا مگر اس کے پاس ایک منتظر تیار ہے دیکھنے کو۔ کوئی بات ہمارے پاس بدلتی نہیں اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو بات ہم منہ سے نکالتے ہیں فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے فریضہ منہ سے نکالیں یا سنتیں یا نوافل اور دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کو لکھ لیتا ہے پھر بدلتی نہیں۔

تلك عشرة كاملة

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اُٹھانا

(۱) ابوداؤد شریف $\frac{1}{112}$ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عبدالرحیم بن سلیمان عن الحسن ابن عبید اللّٰہ النخعی من عبد الجبار بن وائل عن ابیہ اَنَّہٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْہِ وَحَاذٰی بِاِبْھَامَیْہِ اُذُنَیْہِ ثُمَّ کَبَّرَ۔

عبدالجبار بن وائل اپنے باپ وائل سے روایت کرتے ہیں کہ وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اُٹھائے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں کئے۔ پھر اللہ اکبر فرمایا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاک کے انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر کئے۔

"نائل": حدیث شریف میں آتا ہے کہ محمد رسول اللہ نے اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے اسی لئے ہم کندھوں کے برابر ہی ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ تم نے اس پر کبھی عمل نہیں کیا۔

"محمد عمر" بھائی صاحب فقیر نے جو حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ابوداؤد شریف کی پڑھی ہے اس میں بھی رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْہِ موجود ہے یعنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر

اٹھائے۔ لیکن یدٌ کا لفظ عربی لغت میں کس پر بولا جاتا ہے۔ سب سے بڑی لغت قرآن کریم ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ تو يَدَيْنِ کا لفظ انگلیوں سے لے کر کہنیوں تک استعمال ہوتا ہے۔ تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا کہ آپ نے اپنے یَدَیْنِ کو کندھوں تک اٹھایا۔ اور آگے پوری حدیث جو فقیر نے ابوداؤد شریف کی پڑھی ہے کہ آپ نے اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ اور اپنے ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کے برابر کئے۔ - - - - - - - - یدین کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کرنے سے یدین کا کندھوں کے برابر ہونے پر بھی عمل ہو گیا اور انگوٹھوں کا کانوں کے برابر ہونے پر بھی کیونکہ یدٌ کا لفظ انگلیوں سے کہنیوں تک استعمال ہوتا ہے اور تم نے جب اپنی انگلیوں یا انگوٹھوں کو کندھوں کے برابر کیا تو یَدَیْن کندھوں کے برابر ہو گئے۔ بلکہ سینے کے برابر تم کندھوں کے برابر انگوٹھے کرنے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ارشادات کے منکر ثابت ہوئے اور کندھوں کے برابر انگوٹھے کر کے اور سینے کے برابر یدین اٹھا کر بدعتی بن گئے کیونکہ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

انعام

اگر کوئی بلا عذر رفع یدین عند الصدر کرنے والا ایک حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھا دے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ میں اپنے انگوٹھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا یا ہتھیلیوں کو سینے کے برابر اٹھایا۔ جیسا کہ تم آج کل کر رہے ہو۔ تو اس کو مبلغات دس روپے انشاء اللہ تعالےٰ نقد انعام دیے جائیں گے۔

"مسائل": بعض ایسا بھی کرتے رہے۔

"محمد عمر": دوست ان کو عذر ہوتا تھا آگے لکھا ہوا ملاحظہ کرو یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ اِلٰی صُدُوْرِهِمْ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْهِمْ بَرَانِسُ وَاَکْسِیَةٌ اس لئے وہ سینوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ان پر چادریں لپٹی ہوئی تھیں۔

پھر جس کپڑے سے پورے ہاتھ نہ اُٹھائے جا سکیں اس لباس کو نماز میں منع فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے تک نہیں اُٹھائے۔ دوسرا جواب جب سینہ کی حد کہنیوں تک ہے تو انگوٹھے جب کانوں تک برابر کئے جائیں تو کہنیاں سینے تک رہتی ہیں تو یہ بھی ہمارے ہی حق میں حدیث صحیح ہوئی۔ تم دکھاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونو انگوٹھے سینے کے برابر اٹھائے ہوں۔ جیسا کہ فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل حدیث شریف سے دکھایا ہے۔ جیسا کہ فقیر کا اعلان ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا عذر ننگے سر نماز پڑھی یا فرمایا ہو کہ ننگے سر نماز بلا عذر یا بلا حج نماز پڑھ لیا کرو تو ایسے شخص کو انشاء اللہ تعالےٰ مبلغات

یکصد روپے نقد انعام

دوں گا! اپنے مولویوں کو کہو کہ ہمیں کسی حدیث سے دکھاؤ ہیرا پھیری یا الٹے ہاتھ سے کان نہ پکڑنا سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دکھا دو بلا عذر سر سے ننگے نماز پڑھ کر اپنی نمازیں نہ ضائع کرو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل دیکھ کر سر کو ننگے کرنا۔

لباس کے متعلق خدائی فیصلہ

(۱) الاعراف ۸/۳ { یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ

خَيْرٌ ذَالِكَ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ضرور ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقوے والا لباس یہ بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے بانی آدم سے انسان کو خطاب فرما کر انسان کے لئے لباس سے باپردہ رہنے کی خصوصی حسن کو بیان فرمایا تاکہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ لباس صرف انسانی حسن کو کمال تک پہنچانے کے لئے نازل کیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ لباس اللہ تعالےٰ کی نشانیوں سے ایک علامت ہے اور لباس سر سے پاؤں کے ٹخنوں تک شامل ہے تو جس شخص نے تینوں کپڑوں سے ایک کو ترک کیا اس نے حسن انسانی کے خداوندی نازل شدہ لباس کے انعام کو قبول نہیں کیا۔

(۲) الاعراف $\frac{۸}{۳}$ { يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
اے آدم علیہ السلام کی اولاد ہر مسجد میں اپنی زینت کو استعمال کرو۔

سب سے اعلیٰ عضو انسان کا سر ہے اور انسانی لباس سے شاندار لباس سر کا ہے جس شخص نے اپنے سر کو نہیں ڈھانپا اس نے انسانی زینت کو ترک کیا اور یہ بفرمان خداوندی شیطانی ایماء ہے۔

سر کو ننگا کرنا

(۳) الاعراف $\frac{۳}{۳}$ { يَا بَنِيْ آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَا اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ
مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا ان دونوں سے اس نے لباس اتروا دیے تاکہ ان دونوں کی شرم کے مقامات دیکھے بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں دیکھتے ہیں تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیاطین کو بے ایمانوں کا دوست بنا دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے تارکین لباس کو تنبیہ فرمائی کہ اے آدم علیہ السلام کی اولاد تم اپنے لباس کو ترک نہ کرنا کیونکہ تمہارے والدین کو جنت سے ننگا کر کے نکالا تاکہ ان کی شرمگاہوں کو دیکھے اور شرارت کرے تو ایسے ہی شیطان بے ایمانوں کا دوست ہے ان کو بھی وہ ننگا رہنے کی طرف رغبت دلاتا ہے تو ثابت ہوا کہ جو شخص شرمگاہوں کو ننگا کرے یا اپنے دھڑ کو ننگا کرے یا سر کو ننگا کرے وہ شیطانی ایماء سے ہے رحمٰن کا نافرمان ہے۔ چہ جائیکہ نماز ہی سر ننگے پڑھی جائے۔

اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے چاہے فرمان خداوندی کو قبول کر کے سر و دھڑ ٹانگوں کو ننگا نہ کرو بلکہ ڈھانپو یا شیطان کے اکسانے پر سر کو یا دھڑ کو یا ٹانگوں کو ننگا کرو لیکن یہ بھی ایسا ضدی ہے کہ خداوند انسان کو ننگا ہونا پسند نہیں فرماتا بلکہ انسانی حسن کے خلاف فرمایا لیکن بعض مسلمان خداوندی حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے سر کو عمداً ننگا کر کے نماز پڑھنا فخر سمجھتا ہے لطافت خداوندی رہے یا نہ اول تو اطاعت خداوندی میں ہر حالت سر دھڑ کو ننگا نہ ہونے دے سوائے حاجت ضروریہ کے خصوصاً دربار خداوندی میں حاضری کے وقت تو کم از کم انسانی زیبائش کو ترک نہ کیا جائے بلکہ سر سے ٹخنوں تک لباس پہن کر اطاعت خداوندی کا ثبوت دینا چاہیئے اور جب لباس میں

ہی دربار خداوندی میں نافرمانی سے ابتدا کی اور شیطان کو غرش کیا تو وہ نمازیں نیاز و عجز کا نمونہ دربار خداوندی میں کیسے پیش کرنے دیتا ہے تو نمازیں بھی اسی مماثلت سے اکڑ کر پاؤں پھیلا کر ہی کھڑے ہونے کی ترغیب دلاتا ہے۔ فافہم وآمن ولا تکفر۔

اب سر کے متعلق احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ڈھاپنا ثابت کرتا ہوں جس سے یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ سر کو کس کس چیز سے ڈھانپا جائے۔

عمامے کی تاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) کنز العمال ۸/۱۳۳
مشکوٰۃ شریف ۳۷۷
بیہقی شریف

عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّھَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَۃِ وَ اَرْخُوْا لَھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ (حب عن عبادۃ)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر عمامے لازمی ہیں۔ اس لئے کہ عمامے فرشتوں کی نشانی ہے اور عمامے کا شملہ اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

(۲) خصائص کبریٰ ۲/۲۰۹

واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ وَاَرْخُوْھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ فَاِنَّھَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَۃِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پر عمامے لازمی ہیں اور ان کے شملے اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ اس لئے کہ یہ ملائکہ کی نشانی ہے۔

نماز میں عمامے کی فضیلت

(۳) جامع صغیر ۲/۲۰ { رَکْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِلَا عِمَامَةٍ (فر) عن جابر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندھ کر دو رکعت نماز ادا کرنا بلا عمامہ ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

(۴) کنز العمال ۸/۱۸ { صَلٰوةُ تَطَوُّعٍ اَوْ فَرِيْضَةٍ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً بِلَا عِمَامَةٍ وَّجُمُعَةٍ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ جُمُعَةً بِلَا عِمَامَةٍ (ابن عساکر عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامے سے نفل یا فرضی نماز پچیس بلا عمامے کی نمازوں کے برابر ہے۔ اور ایک جمعہ عمامے سے بلا عمامے ستر جمعوں کے برابر ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جو ائمہ مساجد صرف ٹوپی سے جماعت کراتے ہیں وہ اپنے ہر مقتدی کو ستر نمازوں کے ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اتنے نمازیوں کو ثواب سے محروم رکھنے کا گناہ امام کے ذمہ ہے لہٰذا ہر امام کے لئے مخصوصًا لازمی ہے کہ پگڑی اور ٹوپی دونوں پہنے تاکہ گنہگار نہ ہو۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرۃ انسانی ہے

(۵) کنز العمال ۸/۱۹ { لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ

(الدیلمی عن رکانۃ)

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت فطرت انسانی پر قائم رہے گی جب تک کہ ٹوپیوں پر عمامے باندھتے رہیں گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا امتی جو ٹوپی اور پگڑی دونو اکٹھے استعمال نہیں کرتا بلکہ صرف ٹوپی پہنتا ہے یا صرف عمامہ باندھتا ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فطرت انسانی سے بھی گرا ہوا ہے۔ چہ جائیکہ اس زمانے میں عموماً ائمہ نماز نے صرف ٹوپی سے یا صرف پگڑی سے بغیر ٹوپی نماز پڑھانا اپنا شعار بنا لیا ہے جو صراحتاً فطرت اسلامی فرمودہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کبھی ترک نہیں فرمایا

(۶) طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۶ | اخبرنا عتاب بن زیاد قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا ابو شیبۃ الواسطی عن ظریف بن شہاب عن الحسن قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْتَمُّ وَيُرْخِيْ عَمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عمامہ باندھتے رہے اور اپنے عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے۔

مومن اور مشرک کے درمیان عمامے کا فرق ہے اور عمامے کی فضیلت

(۷) کنز العمال $\frac{8}{18}$ } اَلْعَمَامَۃُ عَلَی الْقَلَنْسُوَۃِ فَصْلٌ مَا بَیْنَنَا وَمَا بَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ یُعْطٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِکُلِّ کَوْرَۃٍ یُدَوِّرُھَا عَلٰی رَأْسِہٖ نُوْرًا (الباوردی عن رکانۃ)

حضرت رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان امتیازی علامت ہے۔ (ٹوپی پر عمامہ باندھنے والا) قیامت کے دن عمامے کے ہر پیچ کے حصے جو وہ اپنے سر پر پھیرتا ہے نور دیا جائے گا۔

(۸) کنز العمال $\frac{8}{18}$ } فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ (ت د عن رکانۃ)

حضرت رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان امتیاز ہے۔ ٹوپی پر عمامہ باندھنے کا۔

یعنی مشرکین صرف ٹوپی پہنتے ہیں یا صرف عمامہ باندھتے ہیں اور مسلمان ٹوپی پر عمامہ باندھکر اسلامی شعار کا اظہار کرتا ہے۔

(۹) ابو داؤد $\frac{2}{209}$ } حدثنا قُتَیْبَۃُ بن سعید الثقفی نا محمد بن ربیعۃ نا ابو الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن علی بن رکانۃ عن ابیہ ان رکانۃ صارع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَصَرَعَہُ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قال رکانۃُ وَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ

وسلم یقول فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالے عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ صرف ٹوپی سے جماعت کرانے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اس فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عبرت چاہئے اور فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی ہر مومن کو توفیق عنایت فرمائے

زرقانی ۵/۱۰ } فی حدیث عبد الاعلیٰ بن عدی عند ابی نعیم فی معرفۃ الصحابۃ انہٗ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیاً یوم غدیر خم فعممہٗ وارخیٰ عذبۃ العمامۃ من خلفہ ثم قال ھکذا فاعتموا فان العمائم سیما الملائکۃ وھی حاجز بین المسلمین والمشرکین۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلایا تو آپ کو عمامہ بندھایا اور عمامے کے شملوں کو آپ کے پیچھے لٹکایا پھر فرمایا ایسے عمامہ باندھو اس لئے کہ عمامے باندھنا فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ باندھنا مسلمین اور مشرکین کے درمیان امتیازی علامت ہے۔

کنز العمال ۸/۱۸ } ان اللہ امدنی یوم بدر وحنین بملائکۃ یعتمون ھذہ العمۃ ان العمامۃ حاجزۃ بین الکفر والایمان (الطیالسی حق عن علی)

بے شک اللہ تعالےٰ نے بدر اور حنین کے دن ملائکہ سے میری مدد فرمائی یہ عمامہ فرشتے باندھے ہوئے تھے بے شک کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والا عمامہ ہے۔

مشکوۃ شریف ۳۷۴ } عن رکانۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم

عَلَى الْقَلَانِسِ -

رکانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ہے ٹوپیوں پر عمامے باندھنا۔

غزوہ احد کے موقعہ پر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو عمامے بندھائے

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ } ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْتَهُ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَعَمَّمَاهُ وَلَبَسَا

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما تھے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو عمامے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔

خصائص کبرٰی ۲/۲۰۹ } وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَمَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ وَتَرَكَ مِنْ عِمَامَتِهٖ مِثْلَ وَرَقِ الْعَشْرِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ مُعْتَمِّيْنَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف کو عمامہ بندھایا اور اس کے عمامے سے عشر کے ورق کی مثل لٹکایا پھر فرمایا میں نے فرشتوں کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

چھپے ہوئے عمامہ کا فیصلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱۰) طبقات ابن سعد ۱/۴۵۶ } اخبرنا خالد بن خداش اخبرنا عبد اللہ بن وھب عن ابی صخر عن ابن قسیط عن عروۃ بن الزبیر قال اُھدی لرسول اللہ صلی اللہ عمامۃ مُعلّمۃ فقطع علمھا ثم لبسھا۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھپا ہوا عمامہ ھدیہ پیش کیا گیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمامے کے چھپے ہوئے نشانوں کو کاٹ کر پھر باندھا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو رنگریزوں سے چھپا کر عمامہ باندھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا کے خلاف ہے۔

(۱۱) نماز میں پگڑی نہ باندھنے والے قیامت میں دیدار الٰہی سے محروم رہیں گے

کنز العمال ۱۱/۴ } ابو نعیم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَجْعَلُوْنَ عَمَائِمَھُمْ تَحْتَ رِدَائِھِمْ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نمازیں سر پر عمامے نہیں باندھتے اللہ تعالےٰ کے دیدار سے محروم رہینگے۔

ہمارا کام کہ دینا ہے یارو ۔۔۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

صرف ابتدا نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اُٹھانا

(۲) بیہقی ۲/۲۵ اخبرنا ابو علی الروذ باری انبأ ابو بکر بن داسۃ ثنا ابو داؤد ثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللہ النخعی عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی کانتا بحیال منکبیہ وحاذی ابہامیہ اُذنیہ ثم کبر ورواہ الثوری وشعبۃ وابو عوانۃ وزائدۃ بن قدامۃ وبشر بن المفضل وجماعۃ عن عاصم بن کلیب فقالوا فی الحدیث فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ وقال بعضہم حذاء اذنیہ ورواہ شریک عن عاصم وقال رفع یدیہ حیال اذنیہ وکذالک ھو فی الروایۃ الثابتۃ۔

(۳) عن عبد الجبار بن وائل عن علقمہ بن وائل وفی روایۃ ثانیۃ عن مالک بن الحویرث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی یحاذی بہما اذنیہ وفی روایۃ اخری ثابتۃ حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ۔

وائل بن حجر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کی طرف کھڑے ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور اپنے دونوں انگوٹھوں

کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں کیا پھر اللہ اکبر پڑھا اس کو ثوری نے روایت کیا اور شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور زائدہ بن قدامہ نے اور بشر بن مفضل نے اور ایک جماعت نے عاصم بن کلیب سے تو انہوں نے کہا حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں کیا اور بعض نے حاذنا کی بجائے حَذَ أُذُنَيْهِ فرمایا اور اس کو شریک نے عاصم نے روایت کیا اور کہا کہ رَفَعَ يَدَيْهِ حيال أُذُنَيْهِ اور اسی طرح ثابت کی روایت میں ہے۔ الخ

۴۔ مشکوٰۃ شریف ۷۵ } وعن مالك بن الحويرث قال كان رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وإذا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ متفق عليه۔

مالک بن حویرث سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتّٰی کہ ان کو دونوں کانوں کے برابر کرتے اور جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے اسی طرح آپ کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں کانوں کی چوٹی تک ہاتھوں کو برابر کرتے یہ حدیث بخاری مسلم کی متفقہ ہے۔

کنز العمال ۴/۲۰۲ } (مسند البراء بن عازب) كان النبي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا كبر رفع يديه

حَتّٰی یُرٰی اِبْہَامَیْہِ قَرِیْبًا مِّنْ اُذُنَیْہِ (عب)

براؓبن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔

(مسند البراء بن عازب) رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ رفع یدیہ حتی کادتا تحاذیان باذنیہ (ش)

براؓبن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اپنے دونوں دست پاک اُٹھائے حتیٰ کہ آپ کے دونوں دست پاک آپ کے دونوں کانوں کے برابر تھے۔

۵۔ مشکوٰۃ شریف ۷۶ | وَعن وائل بن حجر انہ اُرٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلوٰۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْہِ وَحَاذٰی اِبْہَامَیْہِ اُذُنَیْہِ ثُمَّ کَبَّرَ (رواہ ابوداؤد)

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر کئے اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنے کانوں کے برابر کئے پھر اللہ اکبر فرماتے۔

۶۔ شرح معانی الاثار للطحاوی ۱۱۵ } حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل بن اسمٰعیل قال ثنا سفیان قال ثنا یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب قال کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اِذَا کَبَّرَ لِافْتِتَاحِ

الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْھَامَاہُ قَرِیْبًا مِّنْ شَحْمَتِیْ اُذُنَیْہِ۔

براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے جب تکبیر پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کی پلیوں کے برابر ہو جاتے۔

۷۔ الطحاوی ۱۱۶ } حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلصَّلٰوۃِ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حِیَالَ اُذُنَیْہِ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لیے تکبیر پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے۔

۸۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۲ } عن عبد اللہ بن الزبیر قال رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی جَاوَزَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں کو کانوں کے برابر کیا۔

۹۔ مسلم شریف ۱/۱۶۸ } حدثنا ابن کامل جحدری قال نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کبر رفع یدیہ حتیٰ یحاذی بھما اذنیہ۔ الخ

مالک بن حریث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ پڑھتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۔ نسائی شریف ۱/۱۴۰} اخبرنا قتیبۃ حدثنا الاحوص عن ابی اسحٰق عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ حتیٰ حاذتا اذنیہ الخ

۱۱۔ نسائی شریف ۱/۱۴۰} اخبرنا محمد بن عبد الاعلیٰ حدثنا خالد حدثنا شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی رفع یدیہ حین یکبر حیال اذنیہ۔ الخ

مالک بن حویرث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے کانوں کے برابر جب اللہ اکبر فرماتے۔

۱۲۔ نسائی شریف ۱/۱۴۱} باب موضع الابہامین عند الرفع اخبرنا محمد بن بشر حدثنا فطر بن خلیفۃ عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَيْهِ تُحَاذِىْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے پیلیوں کے برابر کیا۔

۱۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۴ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ اُذُنَيْهِ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رواه الطبرانى فى الاوسط ورجاله موثقون

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اللہ اکبر فرماتے تو اپنے دونوں دست مبارکوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر تک اٹھاتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھتے اس حدیث انس بن مالک کو طبرانی نے اوسط میں بیان فرمایا اور اس حدیث شریف کے تمام راوی پکے ہیں۔

سوال: مولوی صاحب جو پہلی حدیثیں تم نے کتب احادیث سے بیان کی نقلیں ان میں وائل کی اپنے باپ حجر سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

"محمد عمر": یہ متعصبین کا قول ہے وائل کی ایک حدیث بھی اپنے باپ سے غلط نہیں ہے فقیر نے پہلے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں عبداللہ بن زبیر اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایتیں صحیح بیان کی ہیں جنہوں نے وائل بن حجر کی حدیث کی توثیق کر دی لہٰذا کانوں کے برابر تک ہاتھ کے انگوٹھوں کو برابر کرنے سے یدین

کو کندھوں کے برابر کرنے پر بھی عمل ہو جاتا ہے تو کانوں کے برابر انگوٹھے کرنے والا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارہ حدیثوں کا عامل ہو گیا اور کندھوں تک انگوٹھے اٹھانے والا تارک احادیث صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتھ بنیت کے موافق اُٹھا کر باندھنا سنت ہوا۔ اور سنت بھی وہ جو نماز میں داخل کرتی ہے تو جب نماز میں داخل ہونے والا تارک سنت ہوا تو نماز میں داخل ہی نہ ہوا تو نماز کیسے ادا ہوئی تو زبانی نیت نہ کہنے والا اور تکبیر تحریمہ میں دونوں کانوں تک ہاتھ کے انگوٹھے نہ برابر کرنے والا تارک نماز ثابت ہوا نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا یکساں ہوا جو گاڑی میں داخل ہی نہیں ہوا تو گاڑی اس کو منزل مقصود تک کیسے پہنچا سکتی ہے اور گاڑی میں نہ داخل ہونے والا کب دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں بھی منزل مقصود تک پہنچ گیا ہوں تو جس شخص نے زبانی نماز کا دعویٰ ہی نہیں کیا سنت کے موافق عمل کر کے نماز میں داخل ہی نہیں ہوا۔ تو یہ دعویٰ کب کر سکتا ہے کہ میں نے بھی نماز ادا کر لی اور فریضہ خداوندی سے فارغ ہو گیا۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ (نہ نیتی نہ پوری کیتی)

"سائل"۔ مولوی صاحب تم نے تو یار حدیث میں خیانت کی ہے دیکھو مسلم نسائی کی دونوں حدیثوں میں تکبیر تحریمہ میں کانوں تک ہاتھ اُٹھانا تو ثابت کر دیا لیکن رکوع اور سجود کے وقت بھی رفع یدین ثابت ہے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

"محمد عمر" صاحب خیانت نہیں ہے۔ تکبیر افتتاح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا اور رکوع اور سجود کے وقت رفع یدین سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث آگے رفع یدین کے باب میں انشاء اللہ العزیز مذکور ہو گی۔ فکر نہ کیجئے چونکہ عند الرکوع والسجود آپ نے منع فرمایا ہے اس لئے اس کو میں نے بھی ترک کر دیا ہے فقیر نے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت ثابت کر دیا ہے اور بھی حدیث لکھتا ہوں جس میں تکبیر اولیٰ میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے۔ باقی جن میں سجدے

اور رکوع کی تکبیروں کے وقت رفع یدین ثابت نہیں۔

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۷ } ابن ادریس عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْتُ اِبْہَامَیْہِ قَرِیْبًا مِّنْ اُذُنَیْہِ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ میں ضرور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا تو فرمایا آپ نے صرف اللہ اکبر فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے قریب تھے (یہ حدیث منقطع ہے)

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۷ } ھشیم عن یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَادَتَا تُحَاذِیَانِ بِاُذُنَیْہِ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں کو اپنے کانوں کے برابر کیا۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۷ } ابن نمیر عن سعید بن ابی عروبۃ

عن قتادۃ عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ۔

مالک بن حویرث رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی دونوں لوؤں کے برابر کیا۔

۱۶۔ بیہقی شریف ۲/۲۵ } حدثنا ابو الحسین العلوی املاء انبا ابو بکر محمد بن احمد بن دلویۃ الدقاق ثنا احمد بن الازھر ثنا اسباط بن محمد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو اذنیہ یزید بن ابی زیاد غیر قوی

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں دست پاک کو کانوں کی لوؤں کے برابر اٹھاتے۔

۱۷۔ ابن ماجہ ۵۸ } حدثنا علی بن محمد الطنافسی ثنا ابو اسامۃ حدثنی عبد الحمید بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطا قال سمعت ابا حمید الساعدی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ

اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔

عمرو بن علی فرماتے ہیں میں نے ابو حمید ساعدی سے سنا ہے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے قبلے کی طرف اپنا رخ انور کرتے اور اپنے دونوں دست پاک اٹھاتے اور اللہ اکبر پڑھتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی زبانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں

۱۸۔ ابن ماجہ ۵۷ { حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبدۃ بن سلیمان عن حارثۃ بن ابی الرجال عن عمرۃ قالت سألت

عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم اِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ سَمَّى اللّٰهَ وَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يُجَافِيْ بِعَضُدَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيُقِيْمُ صُلْبَهٗ وَيَقُوْمُ قِيَامًا هُوَ اَطْوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ وَيُجَافِيْ بِعَضُدَيْهِ مَا اسْتَطَاعَ فِيْمَا رَأَيْتُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَجْلِسُ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى وَيَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَلٰى

شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ۔

عمرۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ اس نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی وضو کرتے بسم اللہ پڑھکر اپنے دست پاک کو برتن میں ڈالتے اور وضو مکمل کرتے پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونو ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع کرتے تو اپنے دونو ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی کہنیوں کو دور رکھتے پھر سر

مبارک اٹھاتے تو پشت مبارک سیدھی کرتے اور تمہارے قیام سے ذرا لمبا قیام کرتے پھر سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو قبلے کی طرف رکھتے اور طاقت کے مطابق اپنی دونوں کہنیوں کو دور رکھتے جو کچھ میں نے دیکھا پھر سر اٹھاتے اپنے بائیں قدم پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں پہلو پر گرنے کو برا مانتے۔

۱۹۔ ترمذی شریف $\frac{1}{32}$ { حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی نا ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا ۔

سعید بن سمعان نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے اپنے دونو ہاتھوں کو قدادیر تک اٹھاتے ۔

۲۰۔ بیہقی شریف $\frac{2}{28}$ { اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو الحسن

احمد بن محمد الغزی ثنا عثمان بن سعید ثنا عبد اللّٰہ بن رجاء ثنا زائدۃ ثنا عاصم بن الکلیب الجرمی قال اخبرنی ابی ان وائل بن حجر اَخْبَرَہٗ قَالَ قُلْتُ لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کَیْفَ یُصَلِّیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ وَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا بِاُذُنَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَھْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ مِنَ السَّاعِدِ ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے خبر دی اس نے کہا کہ میں نے کہا میں ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھوں گا کیسے آپ نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا پھر میں نے آپ کی طرف دیکھا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ اکبر کہا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا اور کہنی سے کلائی کو لیا۔

تمام متقدمین بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۸ } اسحٰق بن منصور و عبید اللّٰہ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی میسرۃ

قَالَ کَانَ اَصْحَابُنَا اِذَا افْتَتَحُوْا الصَّلٰوۃَ رَفَعُوْا اَیْدِیَھُمْ اِلٰی اٰذَانِھِمْ ۔

ابی میسرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے

تمام مسلمان جب نماز کو شروع کرتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اٹھاتے ہیں
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شروع نماز میں کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اجماع امت ہو چکا تھا۔

سینے تک ہاتھ اُٹھانا عورتوں کی سُنت ہے

مجمع الزوائد ۱/۱۸۲ } وَعن وائل بن حجر قال قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یا ابن حجر اِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حَذَاءَ اُذُنَیْکَ وَالْمَرْءَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْھَا حَذَاءَ ثَدْیَیْھَا۔

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے حجر کے بیٹے جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کرو (یعنی اٹھاؤ) اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پستانوں کے برابر کرے۔

کیوں جی! اب تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا کہ اگر نماز شروع کرتے وقت مرد ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک اٹھائے اور عورت ہاتھ اٹھائے تو اپنے دونوں پستانوں تک اٹھائے اب فیصلہ تم پر ہے چاہے مردوں کی نیت کر لو چاہے عورتوں کی۔

تمام متقدمین کا قول و فعل عورتوں کو سینے تک ہاتھ اُٹھانا ثابت کرتا ہے

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۷۱ } ھشیم قال انا شیخ لنا قال سمعت

عطاءً سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَۃِ کَیْفَ تَرْفَعُ یَدَیْھَا فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ حَذْوَ ثَدْیَیْھَا۔

ہشیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ نے ہمیں خبر دی فرمایا کہ میں نے عطا سے سنا عورت کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا کہ نماز میں کیسے ہاتھ اٹھائے فرمایا اپنے دونوں پستانوں کے برابر۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ } داؤد بن جراح عن الاوزاعی عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ تَرْفَعُ یَدَیْھَا حَذْوَ مَنْکِبَیْھَا۔

اوزاعی نے زہری سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ } خالد بن حیان عن عیسی بن کثیر عن حمّاد اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِی الْمَرْاَۃِ اِذَا افْتَتَحَتِ الصَّلٰوۃَ تَرْفَعُ یَدَیْھَا اِلٰی ثَدْیَیْھَا۔

حضرت حماد رضی اللہ عنہ عورت کے متعلق فرماتے تھے کہ جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے پستانوں تک اٹھائے۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۲ } یونس بن محمّد قال حدثنی یحیی بن میمون قَالَ حدثنی عاصم الاحول قَالَ رَاَیْتُ حَفْصَۃَ بِنْتَ سِیْرِیْنَ کَبَّرَتْ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَوْمَتْ حَذْوَ ثَدْیَیْھَا وَوَصَفَ یَحْیٰی فَرَفَعَ یَدَیْہِ جَمِیْعًا۔

عاصم احول سے روایت ہے کہ میں نے حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالٰے

عنہ کو دیکھا کہ آپ نے نماز کے لئے تکبیر پڑھی اور اشارہ کیا اپنے دونوں پستانوں کے برابر اور یحییٰ نے بیان کیا کہ یحییٰ نے اپنے پورے ہاتھ اُٹھائے۔

پانچ روپے انعام

اس شخص کو دیے جائیں گے۔جو ایسی حدیث یا قول صحابی یا تابعی ہی دکھا دے کہ عورت بھی کانوں تک ہاتھ اُٹھائے۔

تحت السرۃ یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

(۱) کنز العمال ۴ / ۲۰۵-۲۰۶ } عن جریر الضبی قال رأیتُ علیًا یُمسِکُ شِمالَہٗ بِیَمِینِہٖ علی الرسغ فوقَ السُّرَّۃِ۔

جریر الضبی سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔کلائی پر ناف کے اوپر۔

وفی روایۃ وضع الیمین علی الشمال تحت السرۃ (العدنی وابن شاھین فی السنۃ) وضعفہٗ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا ناف کے نیچے۔

۲- الدارمی ۱۴۶ } اخبرنا ابو نعیم ثنا زھیر عن ابی اسحٰق عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ قال رأیتُ رسولَ

اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَرِیْبًا مِّنَ الرُّسْغِ۔

وائل سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے دائیں ہاتھ کو کلائی کے قریب بائیں پر رکھتے تھے۔

۳۔ ابوداؤد ۱/۱۱۷ } حدثنا محمد بن محبوب ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن زیاد بن زید عن ابی جحیفہ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ضرور نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی کی پشت پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔

۴۔ ابوداؤد ۱/۱۱۷ } حدثنا محمد بن قدامۃ اعین عن ابی بدر عن ابی طالوت عبد السلام عن ابن جریر الضبی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا یُمْسِکُ شِمَالَہٗ بِیَمِیْنِہٖ عَلَی الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّۃِ۔

جریر نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ کو دیکھا بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے کلائی پر ناف کے اوپر۔

۵۔ بیہقی شریف ۲/۳۱ } اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انبا علی بن عمر الحافظ ثنا محمد بن القاسم بن زکریا ثنا ابو کریب ثنا یحیٰی بن ابی زائدۃ عن عبد الرحمٰن بن

اسحٰق حدثنی زیاد بن زید السوائی عن ابی جحیفة عن علیؓ رضی اللہ عنہ قال اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِی الصَّلٰوةِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ وکذالک رواہ ابو معاویة عن عبد الرحمٰن ورواہ حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔ اسی طرح اسی روایت کو ابو معاویہ نے روایت کیا ہے۔ عبد الرحمٰن سے اور اسی روایت کو حفص بن غیاث نے بھی عبد الرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

۶۔ بیہقی شریف ۲/۳۱ } اخبرنا ابو بکر بن الحارث انبأ علی بن عمر الحافظ ثنا محمد بن القاسم ثنا ابو کریب ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ نماز کی سنتوں سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۷۔ الدار قطنی ۱/۱۰۷ } حدثنا یعقوب بن ابراھیم البزاز ثنا الحسن بن عرفة ابو معاویة عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق وحدثنا محمد بن قاسم بن زکریا المحاربی ثنا ابو کریب ثنا یحیی بن ابی زائدة عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق ثنا زیاد بن

فیہ ابو اسحاق عن ابی جحیفۃ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اَنَّ مِنَ السُّنَّۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۸۔ الدار قطنی $\frac{1}{107}$ } حدثنا محمد بن القاسم ثنا ابو کریب ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَنَّ مِنَ السُّنَّۃِ الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں بائیں پر دایاں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۹۔ مسند امام احمد بن حنبل $\frac{1}{110}$ } حدثنا عبد اللہ ثنا محمد بن سلیمان الاسدی لوین ثنا یحییٰ بن ابی زائدۃ ثنا عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن زیاد بن زید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اَنَّ مِنَ السُّنَّۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وَضْعَ الْاَکُفِّ عَلَی الْاَکُفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ناف کے نیچے ہتھیلوں پر ہتھیلیاں رکھنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{2}{69}$ } حدثنا عبد السلام ابن شداد العبدی ابو طالوت قال ناغزوان بن جریر الضبی عن ابیہ قال کَانَ عَلِیٌّ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی رُسْغِ یَسَارِہٖ لَا یَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی یَرْکَعَ مَتٰی مَا رَکَعَ اِلَّا اَنْ یُّصْلِحَ ثَوْبَہٗ اَوْ یَحُکَّ جَسَدَہٗ۔

جریر ضبی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ جب بھی نماز میں کھڑے ہوتے اپنے دایئں ہاتھ کو بایئں کی کلائی پر رکھتے ایسے ہی ہمیشہ کرتے رکوع تک مگر جب کپڑے کو درست کرتے یا اپنے جسم کو کھجلاتے۔

۱۱۔ آثار سنن ۶۹ } عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَضَعُ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ تَحْتَ السُّرَّۃِ رواہ ابن ابی شیبۃ واسنادہٗ صحیح۔

وائل اپنے باپ حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے دایئں کو بایئں پر رکھتے ناف کے نیچے۔

۱۲۔ آثار سنن ۷۱ } عن الحجاج بن حسان قال سمعت ابا مجلز اوسألتہٗ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَضَعُ قَالَ یَضَعُ بَاطِنَ کَفِّ یَمِیْنِہٖ عَلٰی ظَاھِرِ کَفِّ شِمَالِہٖ وَیَجْعَلُھُمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّۃِ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ واسنادہٗ صحیح۔

حجاج بن حسان فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سنا یا دریافت کیا تو میں نے

کہا کیسے میں ہاتھ باندھوں فرمایا اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر کر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہر پر باندھو اور دونوں کو ناف کے نیچے باندھو۔

۱۳۔ آثار سنن ۱/۷ } عن ابراهيم قال يضع يمينه على شماله في الصلوٰة تحت السرة رواه ابن ابى شيبة واسناده حسن ۔

ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نماز میں دائیں کو بائیں پر ناف کے نیچے باندھے جائیں۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سندات اچھی ہیں۔

۱۴۔ نیل الاوطار للشوکانی ۲/۱۹۵ } وعن على رضى الله عنه قال ان من السنة في الصلوٰة وضع الاكف تحت السرة۔ (رواه احمد ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ علیہ نے کہ ضرور نماز میں ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر ناف کے نیچے نماز میں رکھنا سنت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کراتے وقت زور سے بسم اللہ نہیں پڑھی

۱۔ ابن ماجہ ۵۹ } حدثنا نصر بن علی الجهضمی و لكبر بن خلف وعقبه بن مكرم قالوا ثنا صفوان بن عيسى ثنا بشر بن رافع عن ابى عبيد الله ابن عم ابى هريرة ان النبى صلى الله

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْتَتِحُ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قراءۃ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب زور سے قرأۃ شروع فرماتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو زور سے پڑھتے ہوئے نہ سنتے معلوم ہوا کہ آپ آہستہ پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے نہیں پڑھی

۲۔ ابوداؤد شریف 1/121 } حدثنا مسدد نا عبدالوارث بن سعید عن حسین المعلم عن بدیل بن میسرہ عن ابی الجوزاء عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز کو اللہ اکبر سے شروع فرماتے اور قرأۃ الحمد للہ رب العالمین سے۔

صحاح کی اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ آہستہ پڑھتے اور روایت کرنے والی بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہو تسلیم کرو یا نہ کرو

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کا بیان

۳۔ الدارمی ۱۴۶ } اخبرنا مسلم بن ابراھیم ثنا ھشام عن قتادۃ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَبُوْمُحَمَّدٍ بِھٰذَا الْقَوْلِ وَلَا اَرَی الْجَھْرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین قراءۃ کو الحمد للہ سے شروع فرماتے ابو محمد نے کہا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ اور میں نے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔

۴۔ موطا امام مالک ۲۷ } مالک عن حمید الطویل عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُمْتُ وَرَاءَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ کُلُّھُمْ کَانَ لَا یَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا افْتَتَحُوا الصَّلٰوۃَ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے پیچھے قیام کیا جب وہ نماز کو شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تینوں ہی جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے نہ پڑھتے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۱۷۲ | حدثنا محمد بن المثنی و ابن بشار کلاھما عن غندر قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن انس قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منھم یقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی میں نے کسی سے بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۶۔ مسلم شریف ۱/۱۷۲ | عن انس بن مالک انہ حدثہ قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یستفتحون بالحمد للہ رب العالمین لا یذکرون بسم اللہ الرحمن الرحیم فی اول قراءۃ ولا فی آخرھا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حدیث بیان کی فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین

کے پیچھے نماز پڑھی وہ ہمیشہ الحمد للہ رب العالمین شروع کر دیتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے نہ پڑھتے نہ الحمد شریف کے اوّل میں نہ آخیر میں۔

۷۔ ابوداؤد ۱/۱۲۱ } باب من لم یر الجھر ببسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم حدثنا مسلم بن ابراھیم نا ھشام عن قتادہ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم قراءۃ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جماعت میں امام ہونے کی حالت میں زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے اگر پڑھتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ضرور سنتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے تھے اس لئے حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ کی امامت کا ذکر نہیں کیا۔

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بدعت ہے

۸۔ ابن ماجہ ۵۹ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا اسمٰعیل بن علیۃ عن الجریری عن قیس بن عبایۃ حدثنی ابن عبداللہ

بن المغفل عن ابیہ قال وقلما رَءَیْتُ رَجُلاً اَشَدَّ عَلَیْہِ فِی الْاِسْلَامِ حَدَثًا مِنْہُ فَسَمِعَنِیْ وَاَنَا اَقْرَءُ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ فَاِنِّیْ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ رَجُلاً مِنْہُمْ یَقُوْلُہٗ فَاِذَا قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے بہت زیادہ بدعت سے بچنے والا کوئی زیادہ سخت نہیں دیکھا میرے والد مغفل نے مجھ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچ بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور ابوبکر رضی اللہ کے ساتھ بھی اور حضرت عمر وعثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ میں نے ان سے کسی کو بھی نہیں سنا کہ زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوں تو جب قرأۃ شروع کرے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرنا۔

۹۔ نسائی شریف ۱/۱۴۴ { ترک الجھر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اخبرنا محمد بن علی بن الحسن بن شقیق

قال سمعت ابی یقول اخبرنا ابو حمزۃ عن منصور ابن زاذان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُسْمِعْنَا قِرَاءَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلّٰی بِنَا اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْہَا مِنْہُمَا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم نے حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا اور یہیں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی ہم نے ان دونوں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

۱۰۔ نسائی شریف $\frac{۱}{۱۴۲}$ } اخبرنا عبد اللّٰہ بن سعید ابو سعید الاشج قال حدثنی عقبۃ بن خالد قال حدثنا ابن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْہُمْ یَجْھَرُ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے کسی سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے ہوں۔

۱۱۔ احکام الاحکام ۷۸ } بَابُ تَرْکِ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلِمُسْلِمٍ صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَکَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ

بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا یَذْکُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِیْ اَوَّلِ قِرَاءَۃٍ وَلَا فِیْ آخِرِھَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی ہیں نے ان سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھتے ہوں (زور سے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہ وہ شروع قراۃ میں پڑھتے تھے اور نہ آخیر میں۔

۱۲۔ کنز العمال ۴/۲۰۶ } مسند انس صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ یَجْھَرْ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہیں پڑھا۔

کیوں جناب! اب تو تمام کتب صحاح اور باقی کتب احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ جماعت میں امام زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھ سکتا بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے والا بدعتی ہے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت کا مخالف ہے۔

محدثین کا مذہب بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا

ابوداؤد کا عقیدہ

۱۳۔ ابوداؤد ۱/۱۲۱ بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ۔

ابوداؤد نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب باندھا جس سے ثابت ہوا کہ ان کا عقیدہ بھی زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

امام نسائی کا عقیدہ

۱۴۔ نسائی شریف ۱/۱۴۴ بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام نسائی نے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب مقرر فرمایا جس نے ثابت کر دیا کہ نسائی والے کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا

۱۵۔ احکام الاحکام ۲۰۸ باب ترک الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عماد الدین قاضی اسمٰعیل الحلبی نے بھی جہر سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کا باب لکھا جس سے ثابت ہوا کہ قاضی اسمٰعیل کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمٰن کو زور سے نہ پڑھنے میں تھا۔ اور حافظ تقی الدین کا بھی یہی عقیدہ تھا جنہوں نے عمدۃ الاحکام میں درج فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ سے بھی ثابت کیا گیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے ایسے خلفاء راشدین و دیگر صحابہ

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی صحاح کی احادیث صحیحہ و دیگر کتب سے بھی ثابت کیا گیا کہ صحابہ کرام کا عمل بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جماعت میں زور سے نہ پڑھنے پر تھا اب بھی اگر کوئی مسلمان امام جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو تم فیصلہ کر لو کہ ایسا شخص سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و سنت محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تابع ہے یا مخالف وما علینا الا البلاغ المبین۔

باب فاتحہ خلف الامام

فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی ممانعت قرآن کریم سے

۱۔ اعراف $\frac{9}{24}$ } وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔

اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کو جب تم پر پڑھا جائے تو تم قرآن کریم کو خاموشی سے سنو۔ تو قرآن کریم خاموشی سے سننا فرض ثابت ہوا تو جو شخص امام کی اقتدا میں پڑھتا ہے اور قرآن کریم کو سنتا نہیں وہ قرآن کریم کا مکذب ہے۔

سوال :۔ مولوی صاحب آگے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ موجود ہے کہ اپنے نفس میں اپنے رب کا ذکر کرے تو ثابت ہوا کہ مقتدی اگر دل میں پڑھ لیں تو جائز ہے۔

"محمد عمر"۔ افسوس صد افسوس آپ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وَاذْكُرْ صیغہ واحد ہے فرض

نماز پڑھنے کے دو طریقے ہیں امام کا آہستہ پڑھنا اور زور سے پڑھنا جب امام زور سے پڑھے تو فرمایا کہ تم خاموش ہو کر سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اگر خاموش ہو کر نہ سنا تو رحمت خداوندی کے مستحق نہ ہو گے اور آگے پھر امام کے لئے بصیغہ واحد ہی فرمایا کہ سب نمازیں جہری ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے نفس میں بھی ذکر کیجئے تو یہ نماز سری کا ذکر ہے اور اکیلے امام کا ذکر ہے اگر مقتدیوں کو بھی ہوتا تو اللہ تعالےٰ بصیغہ جمع فرما دیتا کہ جب امام پڑھنے لگے تو تم بھی اپنے نفس میں خدا کا ذکر کیا کرو۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خداوند کریم کا کلام متضاد نہیں کہ پہلی آیت میں فرمادیا خاموشی سے قرآن سنو اور ساتھ ہی دوسری آیت میں فرمادیا کہ نہیں! پہلے غلط کہہ چکا ہوں دل میں پڑھ لیا کرو تو یہ ممکن ہی نہیں یا اس آیت کو پہلی آیت سے منسوخ ثابت کرو کہ اولاً تو ثابت ہوا کہ وہ جمع ہے مقتدیوں کے لئے اور یہ کہ اُذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ صیغہ واحد امام کی خفیہ نماز کے لئے ہے۔

(۲) لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو قرآن کے ساتھ نہ حرکت دیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی پڑھیں بے شک ہم پر لازمی ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا تو جب ہم قرآن کو پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع فرمائیں پھر بے شک ہم پر لازم ہے اس کا بیان کرنا۔

تو اس آیۂ کریمہ میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھا جائے تو آپ اس کی اتباع کریں اور اتباع اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ اپنی زبان کو حرکت ہی نہ دیں۔ ہم خود آپ کو پڑھا دیں گے۔ جب جبرئیل علیہ السلام قرآن پڑھیں تو

رب العزت آپ کو ارشاد فرمائے کہ آپ اپنی زبان مبارک کو نہ ہلائیے تو جب ہمارا امام قرآن پڑھے تو ہمیں بطریق اولیٰ زبان نہ ہلانی چاہیئے اور اگر امام بھی قرآن پڑھتا جائے اور مقتدی بھی اس کی اقتدا میں پڑھتا جائے تو قرآن کی اتباع کو ترک کر کے فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ کا مکذب ثابت ہوگا اب اس کی تشریح حدیث شریف سے سن لیجئے۔

مبلغات یکصد روپیہ

انعام اس شخص کو دیا جائے گا جو کوئی آیت قرآنیہ ایسی نکال کر دکھائے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم خود بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ جیسا کہ ہم نے دو قرآنی آیتوں سے صاف ثابت کیا ہے کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو خاموشی سے سنو حتی کہ لبوں کو یا زبان کو آہستہ بھی حرکت نہ آئے ورنہ قرأت کی اتباع کے مخالف ہو جاؤ گے۔

قرآنی حکم قرآن سناتے وقت چپکے سے سنئے

نسائی شریف ۱/۱۴۹ } اخبرنا قتیبۃ حدثنا ابو عوانۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ فِیْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَءُهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا اِنْطَلَقَ قَرَاَهٗ كَمَا اَقْرَاَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے اللہ تعالٰے کے فرمان لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ کے متعلق فرمایا حضرت عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سختی سے یعنی جلدی سے القا کیا جاتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لبوں کو ہلاتے اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ حضور آپ اپنی زبان مبارک سے قرآن کو جلدی پڑھ کر حرکت دینے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بیشک ہم پر لازمی ہے قرآن کا جمع کرنا فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے سینہ میں قرآن جمع کرنا یہ ہم پر لازمی ہے۔ پھر آپ اس کو تلاوت فرمائیں تو جب ہم قرآن پڑھنا شروع کریں تو آپ اس کی قرأت کی اتباع کریں۔ فرمایا یعنی قرآن کو سُنیئے اور خاموش رہیئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سن لیتے تو جب وہ چلے جاتے اس کی تعلیم کے مطابق آپ خود پڑھ لیتے اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی پر قرآن پڑھا جائے تو اس کی خاموش سے سُننا فرض ہے اور جو شخص نہیں سنتا وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

امام کی اقتدا میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی حدیثیں

ابوبکر اصحابی کی نماز بغیر فاتحہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں

(۱) بخاری شریف ۱/۱۰۸ } حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا ھمام عن الاعلم وھو زیاد عن الحسن عن ابی بکرۃ اَنَّہٗ اِنْتَھٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذَالِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک رکوع کرتے ہوئے آملے اور صف سے ملنے کے پہلے ہی رکوع کر لیا تو یہ بات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی گئی تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن پھر ایسے دوڑ کر نہ ملنا۔

اس حدیث ابوبکر سے ثابت ہوا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت کی صف میں رکوع کرتے ہوئے ملے تو آپ کی رکعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بغیر الحمد شریف کے پوری ہو گئی اگر امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا فرض ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تمہاری رکعت نہیں ہوئی پھر دوبارہ پڑھو۔ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو امام کی اقتداء میں بغیر الحمد شریف پڑھے نماز صحیح ہو رہی ہے

تو آج کوئی کہے کہ بغیر الحمد شریف نماز نہیں ہوتی تو ہم کیسے تسلیم کریں یا اگر تم کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ اصحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں اگر ملا ہو اور اس نے اس رکعت کو دہرایا ہو۔ جس میں فاتحہ نہیں پڑھی گئی تو فقیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو مبلغات پانچ روپے انعام دوں گا۔ اور سنیئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{1}{164}$ ابو بکر قال نا حفص عن ابن جریج عن نافع عن ابن عمر قال اذا جئت وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ فَوَضَعْتَ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَقَدْ اَدْرَكْتَ۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تو آئے اس وقت امام رکوع کرنے والا ہو تو تُو نے اپنے دونوں گھٹنوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ لئے امام کے سر اٹھانے سے پہلے تو تو نے رکعت پالی۔

مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{1}{164}$ کثیر بن ہشام عن جعفر عن میمون قَالَ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَالْقَوْمُ رُكُوْعٌ فَكَبَّرْتَ ثُمَّ رَكَعْتَ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَدْ اَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ۔

جعفر بن میمون سے روایت ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تو مسجد میں آئے تو نے اللہ اکبر کہہ کر رکوع کر لیا۔ قبل اس کے کہ قوم اپنے سروں کو اٹھائیں تو تو نے رکعت کو پورا کر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام نماز میں امام کے پیچھے قرأۃ یعنی قرآن پڑھنے سے منع فرما دیا

۲- مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ } عن عبد اللہ بن مسعود قال کانوا یقرءون خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علی القرآن رواہ احمد وابو یعلی والبزار ورجال احمد رجال الصحیح۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر تم قرآن کو مخلوط کرتے ہو۔

۳- مجمع الزوائد ۱/۱۸۵ } عن عبد اللہ بن بحینہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال هل احد قرأ منکم معی آنفا قالوا نعم قال انی اقول مالی انازع القرآن فانتهی الناس عن القراءة معه حین قال ذالک رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجال احمد رجال الصحیح۔

عبد اللہ بن بحینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مقتدیوں سے کوئی ایک میرے ساتھ ساتھ

قریب پڑھتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا بلا شک میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں تنازع ہوتا ہے تو جب سے آپ نے فرمایا آپ کے ساتھ پڑھنے سے لوگ رُک گئے۔

جہری نماز میں آپ نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

۴۔ موطا امام مالک رح ۲۹ } مالک عن ابن شہاب عن ابن اکیمۃ اللیثی عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ عَنْ صَلٰوۃٍ جَھَرَ فِیْھَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ ھَلْ قَرَءَ مَعِیَ مِنْکُمْ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَھَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَۃِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰالِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم سے کسی شخص نے میرے ساتھ ساتھ قریب قریب ہی پڑھا تو صرف ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا۔ کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں کہتا ہوں کیا وجہ ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے۔ تو

جس نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے جب سے انہوں نے یہ آپ کا ارشاد سُنا۔

۵۔ نسائی شریف ۱/۱۴۶ } ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر بہ اخبرنا قتیبۃ عن مالک عن ابن شہاب عن ابن اکیمۃ

اللیثی عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَھَرَ فِیْھَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ ھَلْ قَرَءَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ آنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَا لِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَھَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَۃِ مِنَ الصَّلٰوۃِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰالِکَ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا تم سے میرے ساتھ قریب ہی کس نے پڑھا ایک آدمی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے تو جب سے لوگوں نے یہ سنا جہری نماز میں آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رُک گئے۔

۶۔ ترمذی شریف ۱/۴۲۰ } حدثنا الانصاری نا معن نا مالک عن ابن شہاب عن ابن اکیمۃ اللیثی

عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَھَرَ فِیْھَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ ھَلْ قَرَءَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ

آنفاً فقال رجل نعم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یجھر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوات بالقراءۃ حین سمعوا ذالک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم سے قریب ہی کسی نے میرے ساتھ پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں دقت ہوتی ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب آپ سے یہ سنا تو تمام جہری نمازوں میں قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

سری نماز میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

مسلم شریف ۱/۱۷۲ } حدثنا سعید بن منصور وقتیبۃ بن سعید کلاھما عن ابی عوانہ قال سعید حدثنا ابو عوانہ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن عمران بن حصین قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظھر او العصر فقال ایکم قرء خلفی بسبح اسم ربک الاعلیٰ فقال رجل انا ولم ارد بھا الا الخیر قال قد علمت ان بعضکم خالجنیھا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا تم سے کون ہے جس نے میرے

پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ارادہ سوائے بہتری کے اور کچھ نہیں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتا ہے۔

(۸) مسلم شریف $\frac{1}{172}$ } حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبہ عن قتادۃ قال سمعت زرارۃ بن اوفی یحدث عن عمران بن حصین اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَءُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَءَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتا رہا تو جب آپ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کون ہے تم سے جس نے میرے پیچھے پڑھا یا پڑھنے والا ہے۔ ایک نے عرض کیا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا مجھے گمان ہے۔ کہ تمہارا بعض قرأت میں مجھے خلل ڈالتا ہے۔

۹۔ نسائی شریف $\frac{1}{146}$ } تَرْكُ القراءۃ خلف الامام فیما لم یجہر فیہ اخبرنا محمد بن المثنی حدثنا یحیٰی قَالَ حدثنا شعبہ عن قتادۃ عن زرارۃ عن عمران بن حصین

قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَءَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَءَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپ نے فرمایا کس نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھی ہے ایک آدمی نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے خلل ڈال دیتا ہے۔

امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پڑھے مقتدی صرف آمین کہے

۱۰۔ نسائی شریف $\frac{1}{147}$ } اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنی معمر عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو۔

اس ارشاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرمادیا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ کہے تم مقتدی آمین کہو تو اس سے مقتدی کے لئے قرآن شریف سے الحمد شریف پڑھنے کی بھی ممانعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر مقتدی پر بھی الحمد شریف پڑھنا امام کی طرح فرض ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ جب تم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہو تو امام کے ساتھ آمین بھی کہہ دیا کرو۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی تخصیص امام کے ساتھ ہی نہ ہوتی بلکہ ارشاد امام اور مقتدیوں کے لئے عام ہوتا ہے لیکن میرے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی تخصیص امام کے ساتھ مخصوص فرما کر ثابت کر دیا کہ الحمد شریف کے جملہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک امام کی قراءۃ ہے اور آمین مقتدیوں کے لئے خاص ہے۔ اس مضمون کی اور بھی بہت احادیث صحیحہ صحاح میں موجود ہیں لیکن طوالت مضمون کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں جو ذی علم و صاحب ایمان کے لئے کافی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا پورا طریقہ بغیر فاتحہ کے فرمایا

۱۱۔ بخاری شریف $\frac{1}{101}$، $\frac{1}{101}$ $\frac{1}{95}$ { حدثنا ابن الیمان قال حدثنی ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب امام رکوع کرے تم رکوع کرو اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جب امام پڑھنے لگے تو تم (مقتدی) خاموش کھڑے رہو

۱۲۔ ابن ماجہ ۶۱ { بابٌ إِذَا قَرَءَ فَانْصِتُوْا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا اِذَا قَرَءَ فَانْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ۔ الخ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ

اور جب غیر المغضوب علیہم والا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرو تم رکوع کرنا۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ ربنا و لک الحمد کہنا آخیر تک حدیث پڑھ لیں۔

اس حدیث شریف میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے دو دلائل فرمائے۔ اِذَا قَرَءَ فَانصِتُوا جب امام پڑھنے لگے تو تم خاموش رہنا اور دوسرا فرمایا کہ جب امام غَیرِ المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہنا۔

۱۳۔ ابن ماجہ ۶۱ } حدثنا یوسف بن موسیٰ القطان ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن قتادۃ عن ابی غلاب عن حطان بن عبد اللہ الرقاشی عن ابی الاشعری قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ فَانْصِتُوْا فَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ اَوَّلُ ذِکْرِ اَحَدِکُمُ التَّشَھُّدُ۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب اخیر قعدے کے قریب پہنچ جائے تو تم پہلے التحیات پورا پڑھ لینا۔

اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا کی شرح حدیث شریف سے

۱۴۔ نسائی شریف ۱/۱۴۶ } تاویل قولہ عزّ و جلّ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

اخبرنا الجارود بن معاذ الترمذی حدثنا ابو خالد الاحمر

عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ
فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں امام اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تم خاموش ہو جاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔

۱۵۔ نسائی شریف $\frac{1}{146}$ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک ؒ حدثنا محمد بن سعد الانصاری قال حدثنی
محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ
لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا قَالَ ابو
عبد الرحمٰن کان المخرمی یقول ھو ثقۃ یعنی محمد بن سعد بن
الانصاری۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۶۔ سنن الدار قطنی ۱۲۴ } قریٔ علی عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز وانا اسمع حدثکم ابو بکر بن ابی شیبۃ

ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا تابعہ محمد بن سعد الاشھلی۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۷۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ } حدثنا محمد بن عبد اللہ بن زکریا والحسن بن الخضر قالا انا احمد بن شعیب

ثنا محمد بن عبد اللہ المخرمی ثنا محمد بن سعد الاشھلی الانصاری حدثنی محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا قَالَ ابو عبد الرحمٰن قَالَ المخرمی یقول ھو ثقۃ یعنی محمد بن سعد۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۸۔ سنن الدارقطنی ۱۲۵ } وحدثنا احمد بن علی بن العلاء ثنا یوسف بن موسیٰ ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن قتادۃ عن ابی غلاب یونس بن جبیر عن حطان بن عبد اللہ قال صلینا مع ابی موسیٰ الاشعری صلوٰۃ العتمۃ فذکر الحدیث بطولہ وقال فیہ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَکَانَ یُعَلِّمُنَا صَلٰوتَنَا وَیُبَیِّنُ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ الْاِمَامُ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔

حطان بن عبد اللہ نے کہا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی تو لمبی حدیث کا ذکر کیا۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ ہمیں ہماری نماز کا طریقہ سکھاتے اور ہماری سنن ہمارے لیے بیان فرماتے۔ فرمایا صفوں کو سیدھا کرو پھر چاہیئے کہ تم سے ایک تمہارا امام بنے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو جب قرآن پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۹۔ کنز العمال $\frac{۴}{۱۲۸}$ } اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْن وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا (ابن ابی شیبۃ سنن اربعہ عن ابی ہریرۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بنایا گیا ہے۔ تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور قرآن پڑھنے لگے تم خاموش ہو جاؤ اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو۔ اور جب رکوع کرے تم رکوع کرو۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہنا اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرنا اور جب بیٹھ کر پڑھے تم بیٹھ کر پڑھنا۔

کیوں بھئی! اب تو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام اور مقتدی کی نماز شروع سے اخیر تک فرما دی جس میں قرآن پڑھتے وقت خاموشی کا ارشاد فرمایا تم کوئی ایسی حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ آپ نے امام اور مقتدی کی نماز کا ذکر پورا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہو کہ جب امام قرآن پڑھنے لگے تم بھی ساتھ ساتھ پڑھ لیا کرو۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن اور جب باقی قرآن امام کا پڑھا ہوا مقتدی کے لئے کافی ہے تو ام الکتاب امام کی پڑھی ہوئی مقتدی کے لئے کافی کیوں نہیں۔

۲۰۔ طحاوی شریف $\frac{1}{128}$ } حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الحسین بن عبد الاول الاحول قال ثنا ابو خالد سلیمان بن حیان قال ثنا ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب قرآن

پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۳۔ کنز العمال $\frac{4}{129}$ } إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا
وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ
يُجِبْكُمُ اللّٰهُ الخ (حم م د ن عن ابی موسیٰ)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر چاہیئے کہ تمہارا ایک امامت کرائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو۔ اور جب قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

مذکورہ بالا ۲۱ احادیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ امام کی اقتدا واجب ہے اور جب قرآن مجید پڑھے بلند آواز سے ہو یا آہستہ تم خاموش رہو جب مقتدی نے امام کے پیچھے اپنا قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ کی ہم نے تکذیب کی کیونکہ امام کی اقتدا میں ہم نے قرآن پڑھتے وقت خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ خود بھی قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن تو امام کی اقتدا باطل ہو گئی اور قرآن کریم میں بھی خداوند کریم نے اقتدا کا معیار لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ ہی مقرر فرمایا اب تمہاری مرضی اگر چاہو تو امام کی اقتداء میں قرآن پڑھتے وقت آہستہ ہو یا بلند آواز سے خاموش رہ کر با جماعت نماز ادا کر لو اور اگر تمہارا دل چاہے تو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کئی سندوں اور کئی روایت سے بیان کیا گیا ہے۔ چھوڑ کر اپنے مرشد کی بات کو مستند سمجھے

ہوئے امام کی اقتدا کو باطل کر کے مستقل نماز پڑھ لو۔

اور جو شخص إِذَا قَرَءَ فَانْصِتُوْا فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے إِذَا قَرَءَ فَاقْرَءُوْا کسی حدیث سے دکھائے یا قرآنی آیت إِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَانْصِتُوْا کی بجائے کسی آیت سے إِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاقْرَءُوْا کا حکم دکھا دو۔ تو فقیر ان شاء اللہ العزیز

یک صد روپیہ نقد انعام

بلا تاخیر پیش کرے گا ورنہ امام کی اقتدا میں قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرے امام کے قرآن پڑھتے وقت خاموش رہ کر اپنی نمازوں کو درست کرو فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

"سوال" مولوی صاحب تم کسی حدیث سے دکھا دو کہ نبی علیہ السلام نے فاتحہ خلف الامام سے منع فرمایا ہو۔

"محمد عمر" دوست دیکھئے جب رب العزت نے پورے قرآن کی پڑھائی کے وقت سننے اور خاموش رہنے کا ارشاد فرما دیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً فرما دیا کہ جب امام قرآن پڑھنے لگے تم خاموش رہو تو یہ حکم پورے قرآن پر حاوی ہوگا یا تم کسی حدیث سے دکھا دو کہ فاتحہ قرآن کریم سے خارج ہے معاذ اللہ۔ بلکہ باقی حصہ قرآن کریم کا ایک ایک دفعہ نازل ہوا اور سورہ فاتحہ سات دفعہ نازل ہوئی اس کو اسی لئے ام الکتاب کہا جاتا ہے۔

"سوال" مولوی صاحب جب تم کہتے ہو کہ فاتحہ اُمّ الکتاب ہے تو ماں ہر صورت بیٹوں

سے وجوداً الگ ہوتی ہے۔

محمد عمر سبحان اللہ بھولے میاں اُمّ الکتاب کو تم نے جسمانی ماں پر قیاس کر لیا ارے جسمانی والدہ جنا کرتی ہے تو بچہ کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ کتابیں جنا نہیں کرتیں سورۃ فاتحہ کا شان باقی قرآنی سورتوں پہ بمنزلہ ماں کے ہے نہ کہ سورۃ فاتحہ نے جن کر قرآن کو علیحدہ کر دیا یہ تمہارے کسی مولوی نے تمہیں دھوکہ دیا ہے اور اگر یہی مطلب لیا جائے تو بھی مطلب ہمارا ہی نکلے گا۔ یعنی اصل ماں ہوتی ہے۔ اولاد اس کی فرع ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کا اصل سورۃ فاتحہ ہے باقی قرآن کریم کی صورتیں اس کی فروعات ہیں۔ تو جب آپ نے فرمادیا کہ امام قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش رہو تو اصل خاموشی سورۂ فاتحہ کے وقت ہو گی۔ کیونکہ اُمّ الکتاب اصل قرآن ہے اور باقی قرآن پڑھنے کے وقت خاموشی اس کے بالتبع ہو گی تم قرآن وحدیث کی مخالفت کرتے ہوئے ام الکتاب سورہ فاتحہ جب امام پڑھتا ہے تو تم بجائے خاموشی کے خود بھی پڑھتے رہتے ہو اور باقی قرآن جب پڑھا جائے خاموش رہتے ہو۔ اب فیصلہ تم پہ ہے کہ تم حکم خداوندی وارشاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کر رہے ہو یا مخالفت کرتے ہو۔

امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے

۲۲۔ دارقطنی ۲ / ۱۲۲ } حدثنا علی بن عبد اللہ بن مبشر ثنا محمد بن حرب ابو اسطی ثنا اسحٰق الازرق عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے یعنی امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کے لیے کافی ہے۔

۲۳ - دار قطنی ۱۲۳ } حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی بالکوفۃ ثنا ابو کریب محمد بن العلاء ثنا اسد بن عمرو عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد بن الہاد عن جابر بن عبد اللہ قال صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَہٗ رَجُلٌ یَقْرَءُ فَنَہَاہُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا فَقَالَ اَتَنْہَانِیْ عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰی بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَۃَ لَہٗ قِرَاءَۃٌ ورواہ اللیث عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک آدمی پڑھتا تھا تو اس کو ایک آدمی نے روک دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا تو جب وہ پھرا تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا۔ تو دوسرے نے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھنے سے روکتا ہے تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا حتیٰ کہ وہ پہنچے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی
تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے۔

۲۴۔ طحاوی شریف ۱۲۸/۱ } حدثنا احمد بن عبد الرحمٰن قال ثنا عمی عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی
اللیث عن یعقوب عن النعمان عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن
عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ
لَہٗ قِرَاءَۃٌ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءۃ یعنی قرآن پڑھنا مقتدی
کے لئے کافی ہے۔

۲۵۔ دار قطنی ۱۲۳ } وقال عبد اللہ بن شداد عن ابی الولید عن جابر ابن عبد اللہ اَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم فِی الظُّهْرِ وَالعَصْرِ فَاَوْمَأَ اِلَیْهِ
رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِی اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِیِّ
صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکرا ذالک حتّٰی سَمِعَ النَّبِیُّ صلی
اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ
صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَتَهٗ لَہٗ قِرَاءَۃٌ ابو الولید ھٰذا
مجہول ولم یذکر فی ھٰذا الاسناد جابرا غیر ابی حنیفۃ

ورواہ یونس بن بکیر عن ابی حنیفۃ والحسن بن عمارۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا ظہر و عصر میں تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کیا تو کسی نے اس کو روکا تو جب وہ فارغ ہوا اس نے کہا کہ تو مجھے منع کرتا ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھوں تو آپس میں ان کی بحث ہو گئی حتّٰی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے پڑھا تو امام کا اس کے متعلق قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے اس میں ایک سند حسن بن عمارہ کی قوی ہے۔

۲۶۔ کنز العال ۴/۱۳۱ } مَالِیْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْیَنْصُتْ فَاِنَّ قِرَاءَتَهٗ لَهٗ قِرَاءَةٌ وَصَلٰوتَهٗ لَهٗ صَلٰوةٌ ۔ (الخطیب عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چاہیئے کہ خاموش رہے کیونکہ امام کی قراءۃ مقتدی کی ہی قراءۃ ہے اور اس کی نماز اس کی نماز ہے۔ یعنی اگر امام کی نماز صحیح ہے تو مقتدی کی بھی صحیح اگر امام کی غلط تو مقتدی کی بھی غلط ہے۔

۲۷۔ کنز العال ۴/۱۳۲ } لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ ـ بیہقی فی القراءۃ عن الشعبی)

شعبی سے روایت ہے کہ امام کے پیچھے قرآن نہیں پڑھنا۔

۲۸۔ کنز العمال ج۴ ص۱۳۲ } كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ
(ابن ابی شیبہ عن جابر)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام موجود ہو تو امام کی قرأۃ مقتدی کے لئے کافی ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر

۲۹۔ موطا امام محمد ۹۷ } قَالَ مُحَمَّد اخبرنا داؤد بن قیس الفراء اخبرنا محمد بن عجلان اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب قَالَ لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَءُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَرًا۔

بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے۔ شاید اس کے منہ میں پتھر پڑیں۔

۳۰۔ موطا امام محمد ۹۷ } قال محمد اخبرنا عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن نافع عن ابن عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهُ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی امام کی قراءۃ مقتدی کو کافی ہے۔

فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

۳۱۔ مؤطا امام محمد ۹۷ } اخبرنا داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انہ ذکر لہ

اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِیْ یَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ فِیْہِ جَمْرَۃٌ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے اس کے منہ میں آگ ہو۔

۳۲۔ مؤطا امام محمد ۹۷ } قال محمد اخبرنا داؤد بن سعد بن قیس ثنا عمر و بن محمد بن زید عن موسیٰ بن سعد بن زید ابن ثابت یحدثہ عن جدہ انہ قَالَ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جس شخص نے امام کے پیچھے قراءۃ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۳۔ ترمذی شریف ۱/۴۲ } حدثنا اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالک

عن ابی نعیم وھب بن کیسان اَنَّهٗ سَمِعَ جابر بن عبد اللّٰہ یَقُوْلُ
مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ
یَکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ ھٰذا حدیث حسن صحیح۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی۔ اس میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو یعنی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

۳۴۔ موطا امام مالک ۲۸ } مالک عن ابی نعیم وھب بن کیسان انهٗ سَمِعَ جابر بن عبد اللّٰہ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً
لَمْ یَقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے (یعنی امام کے پیچھے نہیں پڑھی جائیگی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۵۔ مؤطا امام مالکؒ ۲۹ } مالک عن نافع اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ ھَلْ یَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ
قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ
وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیَقْرَءْ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا
یَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھا جائے یا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قراءۃ کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو الحمد پڑھنی چاہیئے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھا کرتے تھے

۳۶۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۹ } حدثنا ابن وهب ان مالکاحدثه عن نافع ان عبد الله بن عمر كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَا يَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جب بھی سوال کیا گیا کہ امام کے پیچھے کوئی پڑھے فرماتے تھے جب تم سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءۃ مقتدی کو کافی ہے۔

۳۷۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۹ } حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عبد الله بن عمر قال يَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے امام کا قرآن پڑھنا تیرے لئے کافی ہے پھر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام جماعت

نے اجماع کیا ہے۔ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا ترک کرنے پر۔

۴۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۹۰ } واخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انا ابو محمد بن حیان ثنا ابراهیم بن محمد بن الحسن ثنا ابو عامر موسیٰ ابن عامر ثنا ابو الولید یعنی ابن مسلم اخبرنی مالک وابن جریج عن نافع عن ابن عمر انه كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ رَاكِعًا فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهٗ فَقَدْ اَدْرَكَ تِلْكَ الرَّكْعَةَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت آپ فرماتے تھے جس شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اور رکوع بھی کیا پہلے اس کے امام نے اپنے سر کو اٹھایا تو ضرور اس نے رکعت کو پا لیا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۴۹۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۹ } حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حدیج بن معاویہ عن ابی اسحٰق عن علقمۃ عن ابن مسعود قال لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے شاید اس کے منہ میں مٹی بھر جائے۔

۴۰۔ مجمع الزوائد $\frac{1}{185}$ ｝ عن ابی وائل قال جاء رجلٌ الی ابن مسعودٍ فقال اقرأ خلف الامام قال انصت
موطا امام محمد ۷۸ ｝ للقرآن فان فی الصلوٰۃ شغلاً وسیکفیک

ذالک الامام رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہٗ موثقون۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو اس نے کہا امام کے پیچھے میں پڑھوں آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے کے وقت خاموش رہو تو بیشک نماز میں مشغول ہو اور یہ امام تجھے کفایت کرے گا۔

۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی $\frac{2}{90}$ ｝ اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحٰق المزکی انباء احمد بن سلمان الفقیہ انباء الحسن بن

مکرم ثنا علی بن عاصم ثنا خالد الحذاء عن علی بن لاقمہ عن ابی الاحوص عن عبد اللہ یعنی ابن مسعودٍ قال من لم یدرک الامام راکعاً لم یدرک تلک الرکعۃ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں نہیں پایا۔ اس نے اس رکعت کو نہیں پایا۔

۴۲۔ مجمع الزوائد $\frac{1}{185}$ ｝ وعن عبد اللہ بن مسعود انہٗ قال یا فلان لا تقرأ خلف الامام الا ان یکون

اماماً لا یقرأ رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہٗ ثقات۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے فلاں امام کے پیچھے قرآن نہ پڑھ۔ مگر یہ کہ امام ہو پڑھا نہیں جاتا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۴۳۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ | حدثنا عبد بن الهيثم القاضي ثنا محمد بن اسمٰعيل الاحمسي ثنا وكيع عن علي بن صالح عن ابن الاصبهاني عن المختار بن عبد الله بن ابي ليلى عن ابيه قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الفِطْرَةَ۔

فرمایا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے جس شخص نے امام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اس نے فطرۃ کے خلاف کیا۔

۴۴۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ | حدثنا محمد بن مخلد ثنا القاغاني ثنا ابو النضر ثنا شعبة عن ابن ابي ليلى اخبرني رجل انه سمع اباه يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ نے امام کا قرآن پڑھنا تیرے لئے کافی ہے۔

۴۵۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ | حدثنا احمد بن محمد بن سعيد ثنا احمد بن يحيى بن المنذر من اهل كتاب ابيه ثنا ابي ثنا قيس عن عمار الدهني عن عبد الرحمٰن بن ابي ليلى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عنه مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الفِطْرَةَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی

اللہ عنہ نے جس شخص نے امام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اس نے فطرۃ کے خلاف کیا۔

۴۶۔ سنن الدارقطنی ۱۲۶ } حدثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا محمد بن الفضل بن سلمة ثنا احمد بن یونس ثنا عمر بن عبد الغفار و ابو شہاب والحسن بن صالح عن ابن ابی لیلی عن عبد الرحمٰن ابن الاصبہانی عن المختار بن عبد اللہ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ اِنَّمَا یَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ مَنْ لَّیْسَ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔

بے شک حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اور کوئی بات نہیں امام کے پیچھے وہ شخص پڑھتا ہے جو فطرۃ انسانی پر نہیں۔

۴۷۔ طحاوی شریف ۱۲۹ } حدثنا فهد قال ثنا ابو نعیم قال سمعت محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی ومر علی دار ابن الاصبهانی قال حدثنی صاحب هٰذه الدار وکان قَدْ قَرَءَ عَلٰی ابی عبد الرحمٰن عن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے تو وہ فطرۃ انسانی پر نہیں۔

سوال:۔ مولوی صاحب حدیث صحیح ہے لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ نہیں نماز اس شخص کی جس نے فاتحۃ الکتاب یعنی الحمد شریف نہیں پڑھا۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں بلکہ عموم ہے اکیلا ہو یا امام بغیر فاتحہ کے نماز ہی نہیں ہوتی۔ تم اپنی نمازوں کو فاتحہ چھوڑ کر کیوں نمازیں ضائع کرتے ہو۔

لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کا جواب

"محمد عمر" جناب آپ بیچارے علم عربی سے ناواقف ہیں۔ اکیلے کا حکم علیحدہ ہوتا ہے اور جماعت کا حکم اکیلے کا نہیں رہتا بلکہ احکام جماعت الگ ہیں لاصلوٰۃ لمن اس میں مَنْ واحد کے لئے ہے۔ نہیں نماز اس اکیلے شخص کی جس نے فاتحہ نہیں پڑھی۔ حکم واحد کا تم چسپاں کرو جماعت پر تو یہ خلاف قاعدہ ہے واحد اور جماعت کے لئے حکم یکساں تب ہوتا کہ حکم بصیغہ جمع ہوتا تو عموم واحد ہو یا جماعت میں۔ جب میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم واحد کا فرمایا تو واحد میں عموم ہوگا نہ بحالت جماعت۔

"سوال"۔ یہ تاویل تمہاری ہے یا پہلے بھی کسی نے اس کو بیان فرمایا ہے۔

"محمد عمر": جناب صرف تاویل نہیں بلکہ حقیقت ہے جو عربی قاعدے کے ساتھ بیان کی گئی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ متقدمین سے یہ مطلب حدیث ثابت ہو تو من فقیر مختصراً نمونے کے طور پر ایک حدیث پیش کرتا ہے۔

۴۸۔ ترمذی شریف ۱/۴۲ { و امام احمد بن حنبل فقال معنیٰ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَ احْتَجَّ بِحَدِیْثِ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ حَیْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ کَھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِنَّ ھٰذَا اِذَا

كَانَ وَحْدَهٗ۔

اور لیکن امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کے معنی فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر اس شخص کی نماز نہیں جو اکیلا ہو۔ اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث سے دلیل اخذ فرمائی ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی جس میں اُم القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو (تو ہو جاتی ہے) احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ آدمی جابر بن عبداللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا اس نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کی تاویل کی ہے کہ واقعیً بغیر الحمد شریف کے نماز نہیں ہوتی جب اکیلا ہو۔

کیوں جناب! اب تو امید ہے کہ تسلی ہو گئی ہو گی۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رکوع میں ملتے ہیں تو ان کی نماز بغیر فاتحہ پڑھے درست ہو گئی جو دلیل ملا سے واضح ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

(۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی صحابہ کرام رکوع میں شامل ہو کر بغیر سورۃ فاتحہ نماز ادا کرتے رہے یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد خلفاءً راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کا عمل جو دلیل ۲۹ اور ۴۱ سے واضح ہے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے (یعنی مقتدامیں) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطلقاً قرآن

کریم پڑھنے سے منع فرماتے رہے سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورۃ فاتحہ قرآن کریم ہے۔ بلکہ ناراض ہو کر منع فرماتے رہے۔ اور پڑھنے والا بھی سارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک ہی ہوتا تھا جس کو منع فرما دیا گیا اور اس کے متعلق کئی احادیث مرفوعہ ہیں۔ تو مقتدیوں کو اپنی اقتدا میں مطلقاً قرآن پڑھنے سے ناراض ہو کر منع فرمانا یہ قرآن کریم کی ہر سورت کو پڑھنے سے روکنا ہے۔ اب تم فاتحہ پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث بنو تو بھئی یہ تمہیں طاقت ہے ہم تو امام کی اقتدا میں قرآن سننے والوں سے ہیں کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا مطلوب ہے۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے احباب کو نماز باجماعت کی ترتیب و اصول اللہ اکبر سے سجدے تک بیان فرمائے۔ جو امام کی اقتدا میں مقتدی کو قرآن پڑھنے کے وقت میں خاموش رہنے اور سننے کا حکم صادر فرمایا جس کے متعلق بے شمار صحیح حدیثیں مذکور ہو چکیں امام اور مقتدی کے مسائل مزید یہ ہیں کوئی ایک حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی نہیں جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ امام قرآن پڑھنے لگے تو تم بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جانا۔ اگر ایسی حدیث کوئی شخص دکھا دے تو جائز انعام جو چاہے حاصل کرے۔

(۵) مقتدی کے لئے امام کی اقتدا واجب فرمائی اور اقتدا میں خاموشی کو اختیار فرمایا اور اقتدا میں قرآن پڑھنے کو خلاف اقتدا کا اعلان فرما دیا۔

(۶) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے والے کے متعلق کوئی کہتا ہے مٹی بھری جائے گی۔ کوئی صحابی فتویٰ دیتا ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی کوئی صحابی حکم صادر فرماتا ہے کہ امام کی اقتدا میں پڑھنے والوں کے منہ میں آگ ڈالنا پسند کرتا ہوں معز الاسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ امام کی اقتدا میں پڑھنے والوں کے منہ میں پتھر بھرنے

کا ہے۔ حضرت باب العلم کا فتویٰ کہ امام کے پیچھے پڑھنے والا فطرۃ انسانی کے خلاف کرتا ہے۔ جو قرآن نہیں سنتا۔

(۷) رب العزت کا فتویٰ کہ قرآن کریم پڑھا جائے تو قرآن سننا اور خاموش رہنا فرض ہے

(۸) قرآن کریم پڑھنے کی اقتدا لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ سے فرمادی اور اقتدا میں پڑھنے والے کو مخالف قرآن ثابت کر دیا۔

اب فیصلہ ان تمام پیش کردہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے ایمان پہ ہے۔

سوال مولوی صاحب فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ تو بفضلہ خوب سمجھ میں آ گیا اور انشاء اللہ آئندہ امام کی اقتدا میں نہیں فاتحہ یعنی الحمد پڑھنے کی کبھی جرأت نہیں کروں گا۔ کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کو کافی ثابت ہو گئی بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ امام کی اقتدا میں الحمد پڑھنا اقتدا کے خلاف ہے لیکن اس مقام پر ایک اور شک ہے جو مجھے متزلزل کرتا ہے۔ سابقہ جتنے بھی بزرگان دین تھے سب سے سنتا رہا ہوں۔ کہ ضاد کو صحیح پڑھتے تھے مکے شریف اور مدینے شریف میں بھی ایسے ہی پڑھتے دیکھا لیکن آج کل بعض ایشیائی علاقے میں ہمارے ہاں ضاد کو مشابہ با الظاء پڑھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ضاد کو ظاء پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کے متعلق بھی تحقیق فرمائیں تاکہ شک نہ رہ جائے۔

"محمد عمرؒ": شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ضاد کو ظاء پڑھنے سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور اگر عمداً پڑھے تو نوبت کفر تک پہنچ جاتی ہے ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ضاد کو ظاء پڑھنا شرعی جرم ہے

۱۔ کتاب الاذکار للنووی ۲۳ | وَلَوْ قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ بِالظَّاءِ بَطَلَتْ صَلَاتُهٗ عَلٰى اَرْجَحِ الْوَجْهَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّعْجِزَ عَنِ الضَّادِ بَعْدَ التَّعَلُّمِ فَيُعْذَرُ ـ

اور اگر نماز پڑھنے والے نے وَلَا الضَّالِّيْن کو ظا سے پڑھا تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی۔ دونوں وجھوں کے راجح ہونے کی بنا پر مگر سیکھنے کے بعد ضاد سے اگر عاجز ہو تو معذور ہے۔

ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک بھی و لا الضالین کو ظاء سے پڑھنے والے کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یعنی نماز میں ولا الظالین پڑھنے والے کا نماز پڑھنا یا نماز کو ترک کرنا یکساں ہے گویا کہ ولا الظالین پڑھنے والے نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

اب اہلحدیث کے دعوے رکھنے والے اگر ضاد کو ظاء پڑھیں تو وہ جماعت محدثین کے نزدیک بے نماز ہیں ان کی نماز صحیح نہیں اور جو امام ضاد کی بجائے ظاء پڑھتے ہیں وہ تمام مقتدیوں کی نمازیں باطل کرتے ہیں نہ مقتدیوں کی نماز درست اور نہ ہی امام کی اب تمہاری مرضی۔

۲۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ۲۰۵ | وَفِي الْمُحِيْطِ سُئِلَ الْاِمَامُ الْفَضْلِيُّ عَمَّنْ يَّقْرَءُ الظَّاءَ الْمُعْجَمَةَ مَكَانَ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ اَوْ يَقْرَءُ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ مَكَانَ اَصْحَابِ النَّارِ اَوْ عَلَى الْعَكْسِ فَقَالَ لَا يَجُوْزُ اِمَامَتُهٗ وَلَوْ تَعَمَّدَ يُكَفَّرُ قُلْتُ اَمَّا كَوْنُ تَعَمُّدِهٖ كُفْرًا فَلَا كَلَامَ فِيْهِ ـ

کتاب محیط میں مذکور ہے کہ امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ سوال کئے گئے ایسے شخص کے متعلق جو ضاد کی بجائے ظا پڑھتا ہے یا اصحب الجنۃ کی جگہ اصحب النار پڑھے یا اصحب النار کی بجائے اصحاب الجنۃ پڑھے تو امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسے شخص کی امامت جائز نہیں اور اگر عمداً ضاد کی بجائے ظا پڑھتا ہے۔ یا اصحب الجنۃ کی بجائے اصحب النار پڑھتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر عمداً پڑھے تو کافر ہو جاتا ہے اس میں کسی کو بھی اعتراض نہیں۔

۳۔ فتاویٰ قاضی خان ۱/۱۴۳ } وَلَوْ قَرَءَ اِلَّا مَا اظْطُرِرْتُمْ بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلوٰتُہٗ اور اگر اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ کی بجائے اِلَّا مَا اظْطُرِرْتُمْ ظا سے پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔

۴۔ فتویٰ قاضی خان ۱/۱۴۲ } وَلَوْ قَرَءَ وَالْعٰدِیٰتِ ظَبْحًا بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلَاتُہٗ

۵۔ کبیری ۴۹۴ } اور اگر وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا کی بجائے ظَبْحًا ظا سے پڑھا نماز فاسد ہو جاتی ہے

۶۔ فتویٰ قاضی خان ۱/۱۴۲ } وَکَذَا لَوْ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْظُوْبِ بِالظَّاءِ اَوْ بِالذَّالِ تَفْسُدُ صَلَاتُہٗ۔

۷۔ کبیری ۴۹۴ } اور اسی طرح اگر غیر المغضوب کی بجائے غیر المغظوب ظا یا ذال سے پڑھے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

۸۔ فتویٰ قاضی خان ۱/۱۴۲ (۹) کبیری ۴۹۴ } وَلَوْ قَرَءَ وَالنَّظْلِ طَلْعُھَا

هَضِيْمٌ قَرَءَ بِالظَّاءِ أَوْ بِالذَّالِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ اور اگر وَالنَّخْلُ
طَلْعُهَا هَضِيْمٌ کو ظاء یا ذال سے پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۰- فتویٰ قاضی خان ۱۴۹/۱ | وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قَرَأَ فَتَرْظٰى
۱۱- کبیری ۴۴۹ | بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ اور وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کی بجائے فَتَرْظٰى ظاء سے
پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۲- فتویٰ قاضی خان ۱۴۹/۱ | أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ قَرَءَ بِالذَّالِ
۱۳- کبیری ۴۴۹ | فِيْ تَذْلِيْلٍ لَا تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ وَلَوْ قَرَأَ
بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ اور اگر فِيْ تَضْلِيْلٍ کو ذال سے تذلیل پڑھا
تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر ظاء سے پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۴- فتویٰ قاضی خان ۱۴۷/۱ | كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ قَرَأَ بِالظَّاءِ
۱۵- کبیری ۴۴۹ | قَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَصِحُّ كَيْدَهُمْ
فِيْ تَظْلِيْلٍ ظاء سے پڑھے بعض نے کہا کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

۱۶- فتویٰ قاضی خان ۱۴۸/۱ | اَلَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَرَأَ
کبیری ۴۵۰ | بِالظَّاءِ فَرَظَ تَفْسُدُ صَلَاتُهٗ اَلَّذِيْ
فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ کو ظاء سے پڑھے فَرَظَ اس کی نماز فاسد ہو
جائے گی۔

۱۷- فتویٰ قاضی خان ۱۴۹/۱ | فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ قَرَأَ بِالظَّاءِ
۱۸- کبیری ۴۵۰ | أَوْ بِالذَّالِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ

فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ ظاء سے پڑھے فَرَظَ یا ذال سے پڑھے اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۹۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۹ | قَالَ الْقَاضِیُ الْإِمَامُ اَبُو الْحَسَنِ وَالْقَاضِیُ
۲۰۔ فتویٰ بزازیہ ۱/۴۲ | الْإِمَامُ اَبُوْ عَاصِمٍ اِنْ تَعَمَّدَ فَسَدَتْ

قاضی امام ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی امام ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر عمداً ضاد کو ظاء پڑھے نماز فاسد ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا ائمہ فقہاء کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ضاد کو ظاء پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہ تمام فقہاء کا اتفاقی مسئلہ ہے اور بعض نے کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے۔

اے حنفیت کے دعویٰ رکھنے والو! ضاد کو ظاء پڑھ کر کیوں مسلمانوں کی نمازیں ضائع کرتے ہو اور امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مجرم اور تارک نماز بناتے ہو مسلمان بیچارا تمہاری اقتدا میں نماز ادا بھی کرتا ہے پھر بھی نماز ادا نہیں بلکہ خدائی مجرم لکھا جاتا ہے لیکن تم صرف مذہبی ضد کی بنا پر ضاد کو ظاء پڑھکر قرآن کو اُلٹا پڑھ رہے ہو الفاظ میں تغیر و تبدل نہیں کر سکتے تو معانی میں ہی تغیر پیدا کر کے مسلمانوں کو مجرم بنا رہے ہو۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

۲۱۔ غنیۃ المستملی للحلبی ۴۴۸ | وَاِذَا قَرَأَ مَكَانَ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ بِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَقَرَأَ الظَّاءَ الْمُعْجَمَةَ مَكَانَ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ اَوْ عَلَى الْقَلْبِ مِثَالُ الْاَوَّلِ اِمَّا

لَوْ قَرَأَ وَتَلَظَّ الاعْيُنِ مَكَانَ تَلَذُّ وَمَا ظَرَءَ مَكَانَ ذَرَأَ

مثال الثانی المغضوب مکان المغضوب ومثال الثالث ظلعف الحیلۃ مکان ضعف الحیلۃ فتفسد صلوتہ وعلیہ اکثر علی القول با لفساد اکثر الائمۃ للتغیر الفاحش البعید ۔
اور جب کسی نے ذال کی بجائے ظاء پڑھا اور ظاء کی بجائے ضاد پڑھا مثال اول اگر تلذ الاعین کی بجائے تلظ الاعین پڑھا اور ذرا کی بجائے ظرء پڑھا اور دوسری مثال مغضوب کی بجائے مظلوب پڑھا اور تیسری مثال ضعف الحیلۃ کی بجائے ظلعف الحیلۃ پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ اکثر ائمہ کا ہے کیونکہ اس سے بہت معنی متغیر ہو جاتے ہیں ۔

آہستہ آمین کے دلائل قرآنیہ

خشیت خداوندی کا ثواب

ملک ۱/۲ { اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۔
بے شک وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے

خداوند کریم سینے کے رازوں سے واقف ہے

ملک ۲۹ } وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور اپنی بات کو آہستہ کہو یا زور سے بے شک وہ سینے کے رازوں کو بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم سری وجہری دونوں کو سننے والا ہے۔ لیکن وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ سے آہستہ کہنے کو مقدم فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ رب کریم کو آہستہ اور ڈر کر پکارا جائے تو جلدی قبول فرماتا ہے۔ جیسا رب العزت کا ارشاد ہے۔

رب کریم کو عاجزی سے اور آہستہ پکارنے کا ارشاد خداوندی

الاعراف ۸/۷ } اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔

اپنے رب کو عاجزی سے اور خفیہ پکارو بے شک اللہ تعالےٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس آیۃ کریمہ سے چار قوانین ثابت ہوئے۔

(۱) اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنے کا حکم۔

(۲) دعا عاجزی سے مانگی جائے اکڑ کر اور زور سے دعا مانگنے کی ممانعت ثابت ہوئی

(۳) آہستہ اور پوشیدہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ زور سے آمین کہنے والا نئین دفعہ بھی زور سے

ہے تو ناکام لوٹے گا۔

(۴) جو تضرع اور خفیہ کے خلاف دعا مانگے گا وہ حد عبودیت سے تجاوز کر کے اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ کا مظہر ہے اس لئے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ کے قانون خداوندی سے محبوب خدا بننے کا مستحق نہیں اور جس سے رب کریم کو محبت نہ ہو اس کی دُعا رد فرما دیتا ہے تو زور سے آمین کہنے والے کی دعا منظور نہیں ہو سکتی اور آہستہ کہنے والا جائز دعا سے کبھی خالی نہیں لوٹ سکتا۔ سُنیئے۔

مریم $\frac{16}{1}$ } کٰهٰیٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا

ذکر آپ کے رب کی رحمت کا۔ اس کے بندے ذکریا علیہ السلام پر۔

جب پکارا اس نے اپنے رب کو پوشیدہ پکارنا۔ جب ذکریا علیہ السلام نے رب کریم کو پوشیدہ آہستہ دعا کی تو رب العزت نے فوری منظوری کا اعلان فرما دیا۔ فرمایا يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا۔

اے ذکریا ہم تمہیں لڑکے کی مبارک دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہے اس سے پہلے ہم نے اس نام کا بنایا ہی نہیں۔

آہستہ اور عاجزی سے دعا مانگنا قرآن کریم سے ثابت ہو گیا اور آہستہ دعا مانگنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ثابت ہوئی۔

آہستہ آمین کا ذکر

ترمذی شریف $\frac{1}{34}$ } وروی شعبة هٰذا الحديث عن مسلمة

بن عقیل عن حجر ابی العنبس عن علقمہ بن وائل عن ابیہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرء غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -

وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو اس نے کہا آمین اور آپ
نے آواز کو آہستہ کیا۔

بیہقی شریف ۲/۵۷ } اخبرناہ ابوبکر بن فورک انباء عبداللہ
بن جعفر ثنا یونس بن حبیب ثنا ابوداؤد
الطیاسی ثنا شعبۃ اخبرنی سلمۃ بن کہیل قال سمعت
حجرا ابا العنبس قال سمعت علقمۃ بن وائل یحدث عن وائل
وقد سمعتہ من وائل انہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ
آمِيْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جب آپ نے غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین پڑھا اس نے آہستہ آواز سے آمین کہی۔

رکوع و سجود میں بغیر رفع یدین نماز مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) بخاری شریف ۱/۱۰۹ (۲) بخاری شریف ۱/۱۰۵ (۳) ترمذی شریف ۱/۳۴
(۴) ابوداؤد ۱/۱۳ (۵) احکام الاحکام ۷۳ (۶) نسائی شریف ۱/۱۲۰

حدثنا محمّد بن بشار قال حدثنا یحیٰی عن عبید اللہ قال حدثنی
سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی کَمَا
صَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ ثَلٰثًا وَقَالَ وَالَّذِی بَعَثَکَ
بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَہٗ۔

فَعَلِّمْنِی فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَا تَیَسَّرَ
مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی
تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی
تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ فِی صَلٰوتِکَ
کُلِّھَا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں داخل ہوئے تو ایک اور آدمی بھی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی۔ پھر
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر اسلام علیکم کہا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور
فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ مزید تو نے نماز نہیں پڑھی تو وہ لوٹا پھر اس نے نماز
پڑھی جیسا کہ اس نے پڑھی پھر وہ آیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر السلام
علیکم عرض کیا تو آپ نے فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ مزید تو نے نماز نہیں پڑھی تین

دفعہ ایسے ہی واقعہ ہوا اور اس شخص نے عرض کیا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس سے اچھی نماز میں نہیں ادا کر سکتا تو آپ مجھے سکھا دیجئے پھر آپ نے فرمایا جب تو نماز کی طرف کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہو پھر قرآن سے جو تجھے آسان ہو پڑھ پھر رکوع کر حتیٰ کہ تو رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جائے پھر اٹھ حتیٰ کہ تو برابر ہو جائے کھڑا ہونے والا پھر سجدہ کر حتیٰ کہ مطمئن ہو جائے تو سجدہ کرنے والا پھر اُٹھ حتیٰ کہ مطمئن ہو جائے تو بیٹھنے والا اور اپنی تمام نماز میں ایسے ہی کر۔

رفاعہ بن رافع سے یہی روایت ہے

۷- ابن ماجہ ۷۵ | حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبدۃ بن سلیمان عن حارثۃ بن ابی الرجال عن عمرۃ قالت سألت

عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَقَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِذَا تَوَضَّاءَ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ سَمَّی اللّٰہَ وَیُسْبِغُ الْوَضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ فَیُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ فَیَضَعُ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَیُجَافِیْ بِعَضُدَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیُقِیْمُ صُلْبَہٗ وَیَقُوْمُ قِیَامًا ھُوَ اَطْوَلُ مِنْ قِیَامِکُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ یَسْجُدُ فَیَضَعُ یَدَیْہِ تُجَاہَ الْقِبْلَۃِ وَیُجَافِیْ بِعَضُدَیْہِ مَا اسْتَطَاعَ فِیْمَا رَاَیْتُ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَیَجْلِسُ عَلٰی قَدَمِہٖ

الْيُسْرٰى وَيُنْصِبُ الْيُمْنٰى وَيَكْرَهُ اَنْ يَّسْقُطَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ

عروہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو بسم اللہ پڑھ کر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالتے اور وضو کو پورا کرتے پھر قبلے کو منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے پھر رکوع کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دونوں بازوؤں کو علیحدہ رکھتے پھر اپنے سر مبارک کو اٹھاتے تو سیدھا کرتے اپنی پشت مبارک کو سیدھے کھڑے ہو جاتے وہ تمہارے قیام سے کچھ لمبا ہوتا تھا۔ پھر سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو قبلہ رخ رکھتے اور طاقت کے موافق دونوں کہنیوں کو پسلیوں سے دور رکھتے جو میں نے دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے بائیں قدم پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں جانب پر گرنے کو مکروہ سمجھتے۔

(۱) اس حدیث شریف سے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا ثابت ہو گیا۔

۲۔ رکوع وسجود میں عدم رفع یدین ثابت ہوا ہے۔

۳۔ صرف بائیں طرف گر کر بیٹھنا منع ہوا۔

(۸) نسائی شریف $\frac{1}{191}$ (۹) ابوداؤد $\frac{1}{147}$ (۱۰) نسائی شریف $\frac{1}{132}$

اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود حدثنا خالد حدثنا سعید عن قتادۃ

عن یونس بن جبیر عن حطان بن عبد اللہ انّہ حدثہ انّہ
سمع ابا موسٰی قال انّ نبیّ اللہ خطبنا وبیّن لنا سنّتنا
وعلّمنا صلاتنا فقال اذا صلّیتم فاقیموا صفوفکم ثمّ
لیؤمّکم احدکم فاذا کبّر الامام فکبّروا واذا قرأ
غیر المغضوب علیھم ولا الضّالّین فقولوا آمین —
یجبکم اللہ واذا کبّر ورکع فکبّروا وارکعوا فانّ الامام یرکع قبلکم
ویرفع قبلکم قال نبیّ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فتلک بتلک واذا
قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللّٰھمّ ربّنا ولک الحمد یسمع
اللہ لکم فانّ اللہ قال علٰی لسان نبیّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سمع
اللہ لمن حمدہ فاذا کبّر وسجد فکبّروا واسجدوا فانّ الامام
یسجد قبلکم ویرفع قبلکم قال نبیّ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
فتلک بتلک الخ

اس کے آگے ابوداؤد کے الفاظ ہیں - فاذا کان عند القعدۃ فلیکن من
اوّل قول احدکم ان یقول التحیات للہ الخ

ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ
سنایا اور ہمارے لئے ہمارے سنن کو بیان فرمایا اور ہماری نمازوں کا عملی طریقہ
سکھایا تو فرمایا جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر چاہیئے کہ تمہارا ایک
تمہاری امامت کرائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور امام غیر المغضوب
علیھم ولا الضّالّین کہے تو تم آمین کہو - تمہاری دعا اللہ تعالےٰ قبول فرمائے

گا۔ اور جب اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس ضرور امام تمہارے پہلے رکوع کرے اور تمہارے پہلے اٹھے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ حکم اسی کے ساتھ ہے اور جب امام کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ تو تم کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ اللہ تمہارے کلام کو سنتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس شخص نے اس کی تعریف کی تو جب امام اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ کرو تو بے شک امام تمہارے پہلے سجدہ کرے اور تمہارے پہلے اٹھے پھر یہ عمل امام کے ساتھ ہی ہے۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین امور ثابت ہوئے رکوع و سجود کی تکبیر کے وقت رفع یدین نہیں۔

(۲) امام کے لئے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تک پڑھنا ہے اور مقتدی کے لئے صرف آمین کہنا فاتحہ امام کی اقتدا میں پڑھنی جائز نہیں۔

(۳) یہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالےٰ کی زبانی ہے جو شخص رفع یدین عند الرکوع سجدہ کرتا ہے یا امام کے پیچھے الحمد پڑھے تو وہ بھی منکر و مکذب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

بذات خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے سکھایا

(۱) مسلم شریف ۱/۱۷۰ | حدثنی محمد بن المثنی قال نا یحییٰ بن سعید عن عبید اللہ قال ثنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِيْ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَالِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی پھر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی تو لوٹا آدمی پھر اس نے نماز ادا کی جیسا کہ اس نے پہلے پڑھی تھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جا پھر

نماز پڑھ بے شک تو نے نماز ادا نہیں کی حتیٰ کہ اس نے تین دفعہ ایسے ہی کیا تو آدمی نے عرض کیا کہ حضور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق پر مبعوث فرمایا مجھے اس سے اچھی نماز کا علم نہیں آپ سکھا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو کھڑا ہو نماز کی طرف تو اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ جو تجھے قرآن سے آسان ہو پھر رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کر پھر سر کو اٹھا حتیٰ کے ذسیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کر پھر اُٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے تو بیٹھ جائے پھر اپنی تمام نماز میں یہی کر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں رفع یدین عند الرکوع والسجود داور نہ ہی

جلسہ استراحت

۱۲- نسائی شریف ١/١٥٨ { اخبرنا سوید بن نصر قال اخبرنا عبداللہ بن المبارک عن یونس عن الزھری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ حِیْنَ اسْتَخْلَفَہٗ مَرْوَانُ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَبَّرَ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ التَّشَھُّدِ یَفْعَلُ حَتّٰی یَقْضِیَ مَا رَصَلَاتَہٗ فَاِذَا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ

عَلٰی اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَنِّیْ لَاُشْبِهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

بے شک جب ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مروان نے مدینے کا خلیفہ مقرر کیا اس وقت فرض نماز کے لیئے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہا جب رکوع کیا۔ پھر جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا پھر جب سجدے کو گئے تو اللہ اکبر کہا پھر جب دونوں سجدوں سے اٹھے اللہ اکبر کہا۔ التحیات کے بعد ایسا ہی کرتے حتّٰی کہ اپنی نماز کو آپ نے پورا کر لیا اور سلام کہا مسجد والوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں نے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی ہے۔

۱۲۔ مسلم شریف ۱/۱۶۹ } حدثنا محمد بن رافع قال نا عبدالرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب

عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یُكَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُكَبِّرُ حِیْنَ یَرْكَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُكَبِّرُ حِیْنَ یَهْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُكَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یُكَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ ثُمَّ یُكَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰی یَقْضِیَهَا وَیُكَبِّرُ حِیْنَ

يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر فرماتے جب رکوع کرتے اور جب وہ اپنی پشت مبارک کو رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے اور کھڑے رہ کر ہی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرماتے پھر جب سجدہ کرنے والے گرتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر فرماتے جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے پھر اپنی پوری نماز میں ایسے ہی کرتے حتّٰی کہ نماز پوری فرما لیتے اور جب دوسری رکعت کے التحیات کے جلسہ سے اُٹھتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ اپنی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہ پڑھی ہے۔ جلوس سے مراد جلسہ تشہد ہے جیسا کہ نسائی شریف ۱/۱۵۸ نمبر ۱۲ میں اوپر گزر چکا ہے۔

۱۴۔ ترمذی شریف ۱/۳۸ | حدثنا یحیی بن موسی نا ابو معاویۃ نا خالد بن ایاس عن صالح مولی التوأمۃ عن

ابی هريرة قَالَ كَانَ النبی صلی الله علیه وسلم يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَّنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں

اپنے پاؤں کے پینجوں سے اُٹھتے تھے۔ ابو عیسیٰ نے کہا اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ آدمی نماز میں قدموں کے پنجے کے بل اُٹھتا ہے۔

۱۵۔ طحاوی شریف $\frac{1}{132}$ } حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان قال ثنا یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلی

عن البراء بن عازبؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ دونوں کانوں کی لَوؤں کے قریب آپ کے دونوں انگوٹھے ہوتے پھر نماز میں رفع یدین نہ کرتے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل واضح ہیں۔

(۱) کانوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو برابر کرنا۔

(۲) صرف نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہنا پھر تمام نماز میں رفع یدین نہ کرنا۔

۱۶۔ نسائی شریف $\frac{1}{161}$ } اخبرنا محمود بن غیلان المروزی حدثنا وکیع حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب

عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمہ عن عبد اللہ انہ قال الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھ کر دکھاؤں تو اس نے نماز پڑھی سوائے ایک دفعہ کے اس نے رفع یدین نہیں کیا یعنی ہاتھ نہیں اٹھائے اب بتایئے عبداللہ بن مسعودؓ کی نماز بغیر رفع یدین ہوئی یا نہیں۔

۱۸۔ کنز العمال ۴/۲۰۲ (مسند البراء بن عازب) كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى يَفْرُغَ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ) اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں بغیر تکبیر افتتاح رفع یدین نہیں براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فراغت تک ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۹۔ کنز العمال ۴/۲۰۲ عن علقمة قَالَ عَبْدُ اللهِ أَلَا أُرِيكُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً (مصنف ابن ابی شیبة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ کیا نہ دکھاؤں میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تو سوائے ایک دفعہ کے اپنے دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

۲۰۔ ابوداؤد شریف ۱/۱۱۶ حدثنا عثمان ابن ابی شیبة نا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی

ابن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ۔

فرمایا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں فرمایا تو آپ نے نماز پڑھی تو سوائے ایک دفعہ (اوّل) کے رفع یدین نہیں کیا۔

۲۱۔ ابوداؤد شریف ۱/۱۱۶ } حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے قریب کرتے پھر رفع یدین نہ کرتے .... کانوں تک ہاتھ اٹھانا اور تکبیر افتتاح کے بغیر رفعیدین ثابت نہیں۔

۲۲۔ ابوداؤد شریف ۱/۱۱۶ } حدثنا ابن علی نا معاویۃ وخالد بن عمرو وابو حذیفۃ قالوا نا سفیان باسنادہ بھذا قال فرفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضھم مرۃ واحدۃ۔

سفیان نے ماقبل اسناد سے روایت بیان کی ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ

عنہ نے صرف پہلی دفعہ رفع یدین کیا یا ایک ہی دفعہ کیا۔

۲۳۔ نسائی شریف ۱/۱۵۸ { اخبرنا سوید بن نصر حدثنا عبد اللہ بن المبارک عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ عن عبد اللہ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں راوی نے کہا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف پہلی دفعہ یدین کیا پھر نہیں لوٹایا۔

۲۴۔ ترمذی شریف ۱/۳۵ { حدثنا ھناد نا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ قال قال عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ابو عیسٰی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ والتابعین وھو قول سفیان واھل الکوفۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھی نہ رفع یدین کئے آپ نے

مگر پہلی دفعہ یعنی سوائے تکبیر تحریمہ کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رفع یدین نہیں کیا صرف پہلی بار ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بغیر رفع یدین عندالرکوع والسجود ہو سکتی ہے اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کی بغیر رفع یدین عندالرکوع والسجود ہو گئی تو ہماری نماز کیسے درست نہ ہو گی۔

۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ 1/159 ابو بکر قال نا وکیع عن ابن ابی لیلیٰ عن الحکم وعیسیٰ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن البراء بن ابی عازب اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا حَتّٰی یَفْرُغَ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھاتے۔

۲۶۔ مصنف ابن ابی شیبۃ 1/159 وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ عن عبد اللہ قَالَ اَلَا اُرِیْکُمْ صَلٰوۃَ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤں تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا سوائے ایک دفعہ کے۔

۲۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } وکیع عن ابی بکر بن عبد اللہ بن قطاف النھشلی عن عاصم بن کلیب عن ابیہ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ۔

عاصم اپنے باپ کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز شروع کرتے رفع یدین کرتے پھر (تمام نماز میں) رفع یدین نہ کرتے۔

۲۸۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } وکیع عن مسعر عن ابی معشر عن ابراھیم عن عبد اللہ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ مَا یَسْتَفْتِحُ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا۔

عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز شروع کرتے تو پہلی بار اپنے ہاتھ اٹھاتے پھر تمام نماز میں نہ اٹھاتے۔

۲۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } ابن مبارک عن اشعث عن الشعبی اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ التَّکْبِیْرَۃِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا۔

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۳۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } ھشیم قال اخبرنا حصین و مغیرۃ عن ابراھیم اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا کَبَّرْتَ فِیْ فَاتِحَۃِ الصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ یَدَیْکَ ثُمَّ لَا تَرْفَعْھُمَا۔ فیما بقی —

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب تو شروع نماز میں اللہ اکبر کہے تو رفع یدین کر پھر رفع یدین نہ کر۔

۲۱۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } وکیع وابو اسامۃ عن شعبۃ عن ابی اسحٰق قَالَ کَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَصْحَابُ عَلِیٍّ لَایَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ اِلَّا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ قَالَ وَکِیْعٌ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ۔

ابو اسحٰق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے معتقدین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے معتقدین شروع نماز کے سوا رفع یدین نہ کرتے وکیع نے کہا کہ پھر نہ لوٹاتے۔

۲۲۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۶۰ } ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاھد قَالَ مَا رَاَیْتُ اِبْنَ عُمَرَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَا یَفْتَتِحُ۔

مجاہد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شروع نماز کے سوا رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

۲۳۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۶۰ } یحیٰی بن آدم عن حسن بن عیاش عن عبدالملک بن الجبر عن الزبیر بن علی عن ابراھیم عن الاسود قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ فِیْ شَیْئٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ وَرَاَیْتُ الشَّعْبِیَّ وَاِبْرَاهِیْمَ وَاَبَا اِسْحٰقَ لَایَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ اِلَّا حِیْنَ یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی

عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے نماز شروع فرمائی تو رفع یدین کیا پھر اپنی تمام نماز میں رفع یدین نہیں کئے عبدالملک نے کہا کہ میں نے شعبی اور ابراہیم اور ابو اسحٰق کو دیکھا وہ سوائے شروع نماز کے رفع یدین نہ کرتے۔

۲۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۰ | ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَ اِذَا رَأَی الْبَیْتَ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَفِیْ عَرَفَاتٍ وَفِیْ جَمْعٍ وَعِنْدَ الْجِمَارِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ سات مقامات پر رفع یدین کیا جاتا ہے جب نماز کے لئے قیام کرے اور جب بیت اللہ کی زیارت کرے اور صفا مروہ پر اور عرفات میں اور جمع میں اور کنکریاں مارنے کے بعد۔

۲۵۔ مسند امام احمد حنبل ۱/۳۸۸ | حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا وکیع ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن ابن الاسود عن علقمۃ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ لَکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً

حضرت علقمہ نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں علقمہ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نماز پڑھی تو سوائے پہلی بار کے رفع یدین نہیں کیا۔

۲۶۔ مسند امام احمد بن حنبل ۱/۴۴۲ | حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود

عن علقمۃ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللہِ اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللہِ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلٍ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں تو اس نے صرف پہلی بار ہی رفع یدین کیا۔

تمام متقدمین کی نماز بغیر رفع یدین عند الرکوع والسجود

۳۷۔ ابوداود ۱/۱۱۴ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الملک ابن عمرو اخبرنی فُلَیْحٌ حدثنی عباس بن سہل قال اجتمع ابوحمید و ابواسید و سہل بن سعد و محمد بن مسلمہ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بَعْضَ ھٰذَا قَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْھِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَتَجَافٰی عَنْ جَنْبَیْہِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْھَتَہٗ وَنَحّٰی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ حَتّٰی رَجَعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِہٖ حَتّٰی فَرَغَ۔ الخ

ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ تمام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں تو ذکر کیا۔ اس نے بعض اس کا پڑھا پھر اس نے رکوع

کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس نے رکھے گویا کہ ان دونوں کو پکڑنے والا ہے اور پھیلا کر رکھا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھر دور رکھا اپنے دونوں پہلوؤں سے اور کچھ پڑھا اس نے پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی کو ٹیکا اور اپنے دونوں پہلوؤں سے علیحدہ رکھا اور اپنے دونوں پنجوں کے کھڑوں کو اپنے دونوں کندھوں کے مقابلوں میں رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا حتیٰ کہ ہر ہڈی نے رجوع کیا اپنی جگہ میں حتیٰ کہ فارغ ہوگا۔

اس حدیث سے تین مسائل ضروریہ ثابت ہوئے۔

(۱) تمام تابعین کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ بغیر رفع یدین عند الرکوع والسجود نماز پڑھی جاتی ہے۔

(۲) اور محقق سیدیہ لفظ یدین کا استعمال کہنیوں کے پورے ذراع پر ہوا جس نے تکبیر افتتاح میں رفع یدین عند شحمتی الاذنین کی سنت کو ادا کرتے وقت یدین کا تحاذی منکبین پر بھی عمل ہو جاتا ہے ثابت کر دیا۔

(۳) سجود کے وقت رفع یدین اور جلسہ استراحت تابعین کا معمول بھی نہیں تھا۔

نماز میں بار بار رفع یدین سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

۳۸۔ مسلم شریف ۱/۱۸۱ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة و ابوکریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طَرَفَة عن جابر بن سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ

كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ - الخ

جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پہ نکلے تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رفع یدین کرتے ہو جیسا کہ گھوڑے اپنی دُمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ نماز میں بار بار رفع یدین کرنے کو گھوڑوں کی دُمیں ہلانے سے تشبیہ دی اور پھر اس تشبیہ قبیح کے بعد نماز میں سکون کرنے کا ارشاد فرمایا۔

"سوال": مولوی صاحب یہ سلام کرنے کا واقعہ ہے دیکھئے اس سے دوسری حدیث ہے

كُنَّا اِذَا اَسْلَمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِيْ بِيَدِهٖ

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو تم نے حدیث بیان کی وہی واقعہ اور راوی بھی دونوں کا جابر بن سمرہ ہے۔

"جواب": جناب آپ نے غلط سمجھا حدیثیں دو ہیں واقعات بھی دو ہیں گو راوی ایک ہے ایک راوی اگر دو واقعات کی دو حدیثیں بیان کرے تو وہ دو حدیثیں اور دو واقعات ایک نہیں ہو جاتے سنئے صرف تشبیہ میں تمہیں مغالطہ ہوا ہے - ورنہ اگر آپ شرح حدیث سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ واقعات دو ہیں - جو فقیر نے حدیث سابق بیان کی ہے - واقعہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ کا ہے وہ شروع فرماتے ہیں - خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

اور دوسری حدیث جس کو تم ملانا چاہتے ہو اس حدیث کی ابتدا ہوتی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسرا واقعہ بھی اس دوسری حدیث کے ساتھ ہی ہے جیسے وہاں ہے عن جابر بن سمرة قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

دونوں کے واقعات علیحدہ ہونے کے دلائل

ثابت ہوا کہ آخر کی دو حدیثوں میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے وقت لوگ سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارے کرتے تھے۔

دلیل (۱) پہلی حدیث جو فقیر نے ذکر کی ہے اس میں واقعہ یوں ہے کہ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کا ذکر نہیں بلکہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے اور پھر حضور تشریف لائے اور دوسری حدیث میں واقعہ اور ہے كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو السلام علیکم کے وقت اشارے کرتے اور تیسری میں مع رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے۔

دلیل (۲) جو فقیر نے عدم رفع یدین کے متعلق حدیث بیان کی ہے اس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيْكُمْ صاف رفع یدین کا ذکر ہے۔ اور باقی دونوں حدیثوں میں سے ایک میں تُؤْمِئُوْنَ بِأَيْدِيْكُمْ تم اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے اور تیسری حدیث میں مَا شَأْنُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِأَيْدِيْكُمْ موجود ہے کیا ہے تمہارا شان کہ تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ سلام کے

وقت اشارہ کرتے تھے اور پہلے جو فقیر نے عرض کی اس میں صاف رفع یدین کے الفاظ موجود ہیں۔
معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں کو پہلی حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔

دلیل (۴) ، آخر میں ارشاد فرمایا اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ نماز میں سکون اختیار کرو السلام علیکم کے وقت ہاتھ کے اشارہ کرنے سے اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ فرمان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صادق نہیں آتا کیونکہ وہ فی الصلوٰۃ کا مصداق ہی نہیں۔

"سوال" تو پھر تکبیر افتتاح کے وقت ہاتھ اُٹھائے جاتے ہیں وہ بھی نہیں کرنے چاہئیں

"جواب" وہ منع نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ بھی اسکنوا فی الصلوٰۃ میں داخل نہیں ہاتھ اُٹھا کر ہاتھ باندھیگا تو فی الصلوٰۃ کا مصداق بن کر امر اسکنوا کا مامور ہوسکتا ہے اور صرف ابتدا نماز میں ہاتھ اُٹھانے کی کئی حدیثیں فقیر پہلے بیان کر چکا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بار بار رفع یدین کرنا نماز کے رکوع وسجود میں منع ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف کے رو سے روک دیا اور جو رفع یدین بار بار کرتا ہے وہ فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ کے مشابہ ہے اور فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کا بھی منکر ہے۔

"سوال" ۔ مولوی صاحب وتروں میں جو تم ایک دفعہ ہاتھ اُٹھاتے ہو وہ بھی منع ہونا چاہیئے۔

"جواب" :۔ (۱) ایک تو وہ بار بار نہیں اس لئے کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ خَیْلٍ کا مصداق نہیں ہوسکتا۔

(۲) اس کی تفریق سورہ امتیازی ہے جو وتروں کے بیان میں انشاء اللہ العزیز بیان ہوگی

نسائی شریف میں رکوع وسجود کے وقت رفع یدین نکرنے کی حدیثیں موجود ابتدا نماز میں رفع یدین نکرنے کی تم ایک حدیث دکھادو۔

۳۹۔ ابوداؤد شریف ۱/۱۵۰ } حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا زھیر نا الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم الطائی عن جابر بن سمرۃ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ رَافِعُوْا اَيْدِيْهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ اُرَاهُ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور لوگ رفع یدین کر رہے تھے کہا زہیر نے کہ میں آپ کو نماز میں ہی دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں جیسا کہ اناڑی گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ نماز میں سکون سے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں صرف ایک پہلی بار رفع یدین

۴۰۔ مجمع الزوائد ۱/۱۲۸ } عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پس انہوں نے رفع یدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے پھر تمام نماز میں نہ اُٹھاتے۔

۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۸ | اخبر نا ابو طاھر الفقیہ انبانا ابو حامد ابن بلال انباء محمد بن اسمٰعیل الاحمسی ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمٰن الاسود عن علقمہ قال قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَأُصَلِّیَنَّ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ضرور نماز پڑھاؤں گا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز علقمہ نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز پڑھی تو آپ نے صرف ایک دفعہ ہی ہاتھ اُٹھائے اس کے علاوہ رفع یدین نماز میں نہیں کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تمام عمر نماز میں رفع یدین نہیں کیا،

۴۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۹ | قال الشیخ ورواہ محمد بن جابر عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم

عن علقمہ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے سوائے نماز کے شروع کرنے کے رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تمام عمر کا عمل رفع یدین کے متعلق

۴۲- السنن الکبریٰ - طحاوی شریف (۳۲) ۱۲۲/۲ | وروی ابو بکر النھشلی عن عاصم بن کلیب عن ابیہ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نماز سے پہلی تکبیر کے سوائے کسی شئے میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل رفع یدین کے متعلق

۴۴- کنز العمال ۴/۲۰۳ | عن الاسود قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ

لَا یَعُوْدُ (الطحاوی)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا پہلی تکبیر میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں پیش کی گئیں جن سے یہ ثابت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ترتیب نماز قیام سے سجدہ تک فرمائی لیکن رفع یدین کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ مسلم شریف اور ابوداؤد شریف کی مذکورہ حدیثوں سے عیاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رفع یدین کرنے والوں کو سختی سے منع فرمایا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بھی ایسے ہی مذکور ہو چکا۔

اب فقیر ایک گزارش کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھا دے جہاں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترتیب ارشاد فرمائی ہو اور اس میں رفع یدین عند الرکوع و سجود کا ارشاد بھی فرمایا ہو تو فقیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو مبلغات

یکصد ۱۰۰ روپیہ نقد انعام

پیش کرے گا اور رفع یدین عند الرکوع والسجود کی تا زندگی اشاعت عام کرے گا۔ ورنہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی فرمودہ ترتیب نماز کو نہ چھوڑیے اور فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ پر عمل کر کے اپنی نماز کو رفع یدین عند الرکوع والسجود ترک کر کے درست فرما لیجئے۔ یہدیکم اللہ۔

باب القنوت

قنوت نازلہ رب کریم نے منع فرمادیا

۱۔ نسائی شریف ۱/۱۶۴ | اخبرنا محمد بن المثنیٰ حدثنا ابو داؤد حدثنا شعبة عن قتادة

عن انس وھشام عن قتادة عن انس اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا قَالَ شُعْبَۃُ لَعَنَ رِجَالًا وَقَالَ ھِشَامٌ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ بَعْدَ الرُّکُوْعِ ھٰذَا قَوْلُ ھِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا یَلْعَنُ رِعْلًا وَذَکْوَانَ وَلِحْیَانَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی شعبہ نے کہا کہ آپ نے کئی آدمیوں پر لعن کی اور حشام نے کہا کہ عرب کے قبیلوں سے چند قبیلوں پر آپ نے بددعا فرمائی پھر آپ نے رکوع کے بعد قنوت کو ترک کر دیا۔ اور شعبہ نے کہا قتادہ سے

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ رعل اور ذکوان وحیاں پر لعنت کرتے تھے۔

۲۔ نسائی شریف $\frac{1}{144}$ } اخبرنا اسحق بن ابراھیم اخبرنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن الزھری

عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَفَعَ رَاسَہٗ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا یَدْعُوْ عَلٰی اُنَاسٍ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب حضور نے صبح کی نماز میں آخری رکعت سے سر مبارک اٹھایا آپ نے فرمایا اے اللہ فلاں کو لعنت کر فلاں کو لعنت کر منافق لوگوں پر آپ بد دعا فرماتے تھے تو اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی۔ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ۔ حضور آپ کو منافقین کے کام میں بددعا نہیں فرمانی چاہئے اللہ تعالےٰ چاہے تو رجوع فرمائے یا ان کو عذاب کرے بے شک وہ ظالم ہیں۔

۳۔ نسائی شریف $\frac{1}{144}$ } اخبرنا اسحق بن ابراھیم اخبرنا معاذ بن ھشام قال حدثنی ابی عن

قتادۃ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا یدعو علی حی من احیاء العرب ثم ترکہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی عرب کے قبائل سے ایک قبیلے پر بد دعا فرماتے تھے پھر آپ نے قنوت کو ترک کردیا۔

۴۔ مسند ابوداؤد الطیاسی ۸/۲۷۰ ابوداؤد ۱/۲۱۱ { حدثنا ابو داؤد قال حدثنا هشام عن قتادۃ عن انس

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا فدعا علی حی من احیاء العرب ثم ترکہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی تو بددعا فرمائی عرب کے قبیلوں سے ایک قبیلہ پر پھر آپ نے ترک کردیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین میں کسی نے بھی فرضوں میں قنوت نازلہ بعد الرکوع نہیں پڑھی

۵۔ نسائی شریف ۱/۱۶۴ { اخبرنا قتیبۃ عن خلف ھو ابن خلیفۃ عن ابی مالک بن الاشجعی عن ابیہ قال صلیت

خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقنت وصلیت

خَلْفَ اَبِی بَکْرٍ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عَلِیٍّ فَلَمْ یَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّهَا بِدْعَةٌ۔

ابو مالک اشجعی کے باپ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قنوت نہیں پڑھی اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر کہا اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

۶- مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ عن عبد اللہ بن مسعود قَالَ مَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی شَیْئٍ مِّنَ الصَّلٰوتِ اِلَّا فِی الْوِتْرِ وَکَانَ اِذَا حَارَبَ یَقْنُتُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّهِنَّ یَدْعُوْ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَلَا قَنَتَ اَبُوْ بَکْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ حَتّٰی مَاتُوْا۔ الخ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نمازوں سے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھی تھی مشرکین پر بددعا فرماتے تھے اور نہ ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت پڑھی اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فوتیدگی کے وقت تک۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۷۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ } وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَرَأَيْتُمْ قِيَامَكُمْ عِنْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ السُّوْرَةِ هٰذَا الْقُنُوْتَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَبِدْعَةٌ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ شَهْرٍ ثُمَّ تَرَكَهٗ اَرَأَيْتُمْ رَفْعَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَبِدْعَةٌ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں تمہارا قیام امام کے سورۃ سے فراغت کے بعد قنوت کے لئے خدا کی قسم یہ بدعت ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا سوائے ایک مہینہ کے پھر آپ نے اس کو ترک فرما دیا۔ کیا بتاؤں میں تمہیں تمہارا رفع یدین کرنا نماز میں خدا کی قسم یہ بھی بدعت ہے

۸۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ } وعن ابی مجلز قال صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْقُنُوْتِ فَقَالَ اِنِّي لَا اَحْفَظُهٗ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ رواہ الطبرانی فی الکبیر وَرجالہ ثقات۔

ابی مجلز سے روایت ہے کہا اس نے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھی پھر میں نے کہا تمہیں قنوت سے کس نے روکا ہے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو کسی ایک صحابی سے بھی اس کا عمل یاد نہیں۔ یعنی کسی ایک صحابی نے بھی قنوت

نہیں پڑھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق

۹۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ } عن عبد اللہ بن مسعودٍ اَنَّہٗ کَانَ لَایَقْنُتُ فِی صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَ اِذَا قَنَتَ فِی الْوِتْرِ قَنَتَ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ وَفِی رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَیْضًا قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَایَقْنُتُ فِی شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ رواھما الطبرانی فی الکبیر و اسنادھما حسن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سے روایت ہے کہ آپ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور جب وتر میں قنوت پڑھتے تو رکوع کے پہلے قنوت پڑھتے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی دعا قنوت نہ پڑھتے تھے سوائے وتر کے رکوع کے پہلے۔

۱۰۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۴ } حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن مہدی قال ثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن سالم عن ابیہ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا عَلٰی نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ ۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صبح کی نماز میں آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا فرمایا ربنا ولک الحمد آخری رکعت میں پھر فرمایا اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا مشرکین لوگوں پر تو لعنت بھیج تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْن۔

۱۱۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۳ | حدثنا ابو امیۃ قال ثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال ثنا سفیان عن عاصم عن انس قال اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّکْعَۃِ شَھْرًا قَالَ قُلْتُ فَکَیْفَ الْقُنُوْتُ قَالَ قَبْلَ الرَّکُوْعِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ کہا راوی نے میں نے کہا تو کس طرح قنوت تھی کہا رکوع کے پہلے۔

۱۲۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۳ | حدثنا احمد بن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زائدۃ بن قدامۃ سلیمان التیمی عن ابی مجلز عن اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی جو رعل اور ذکوان پر بد دعا فرماتے تھے۔

۱۳۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۴ } حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا ھشام الستوائی عن قتادۃ عن انس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا بعد الرکوع یدعوا علی حی من احیاء العرب ثم ترکہ۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ عرب کے قبیلوں سے ایک قبیلے پر۔ پھر آپ نے اس کو ترک کر دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب قنوت نازلہ کے متعلق

۱۴۔ السنن الدارقطنی ۱۷۹ } حدثنا الحسین بن اسمٰعیل ثنا محمد بن المنصور الطوسی ثنا شبابۃ ثنا عبد اللہ بن میسرۃ ابو لیلیٰ عن ابراھیم بن ابی حرۃ عن سعید بن جبیر قال اشھد انی سمعت ابن عباس یقول ان القنوت فی صلٰوۃ الصبح بدعۃ۔

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ بے شک قنوت صبح کی نماز میں بدعت ہے۔

قنوت نازلہ اور بخاری شریف اور قنوت وتر قبل الرکوع ہے

۱۵۔ بخاری شریف ۱/۱۳۶ } حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ دوسرا سوال کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ فرمایا پہلے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بعد رکوع کے صرف ایک مہینہ آپ نے پڑھی۔

۱۶۔ بخاری شریف ۱/۱۳۶ } حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الواحد قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰٓئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ۔

عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا قنوت کے متعلق تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قنوت ہے۔ میں نے کہا پہلے رکوع کے یا بعد میں نے کہا پہلے رکوع کے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں نے آپ سے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد رکوع کے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹ بولا اس نے۔ اور کوئی بات نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع ایک مہینہ صرف قنوت پڑھی ہے جو میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اپنے قراء پارسا کو بھیجا قوم مشرکین کی طرف ان کے سوا ایک قوم تھی جن کے ساتھ آپ کا معاہدہ تھا تو آپ نے ان پر بد دعا کرنے کے لئے ایک مہینہ قنوت پڑھی۔

۱۷۔ بخاری شریف $\frac{1}{136}$ } حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا زائدۃ عن التیمی عن ابی مجلز عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِیُّ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَذَكْوَانَ

ابی مجلز نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی رِعْلٍ وَذَكْوَانَ پر بد دعا فرماتے تھے۔

احناف کا فیصلہ

طحاوی شریف $\frac{1}{146}$ } فَنَفِیْ ذَالِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فَالِكَ الْقُنُوْتَ

فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ کَمَا کَانَ یَقُوْلُہٗ فِی الصُّبْحِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذَالِکَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ بِکَمَالِہٖ لَا اِلٰی قُنُوْتٍ غَیْرِہٖ فَالْفَجْرُ اَیْضًا فِی النَّسْخِ کَذَالِکَ فَلَمَّا کَشَفْنَا وُجُوْہَ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِیَّۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ فَلَمْ نَجِدْ ھَا تَدُلُّ عَلٰی وُجُوْبِہٖ اِلْاٰنَ فِی صَلٰوۃِ الْفَجْرِ لَمْ نَاْمُرْ بِہٖ فِیْھَا وَاُمِرْنَا بِتَرْکِہٖ۔

ترجمہ: اس قنوت نازلہ کے متعلق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قنوت عشاء کے وقت پڑھتے تھے جیسا کہ صبح میں پڑھتے تھے اور ضرور اس میں تمام کا اجماع ہے کہ عشاء کی نماز میں یہ قنوت پوری طرح منسوخ ہے اس کے سوا اور کسی قنوت کا جواز ہے ہی نہیں تو نماز فجر میں بھی عشاء کی طرح نسخ ہے پھر جب ہم نے قنوت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث مرویہ کے طریقے واضح کر دیے تو ہمیں اب نماز فجر میں قنوت نازلہ کے متعلق کوئی دلیل وجوب کی نہیں ملی اسی لیے ہم صبح کی نماز میں قنوت نازلہ کے متعلق حکم نہیں دیتے حالانکہ ہم قنوت نازلہ کے ترک کرنے کا حکم کیے گئے ہیں۔

طحاوی شریف ۱۴۹ } فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّہٗ لَا یَنْبَغِی الْقُنُوْتُ فِی الْفَجْرِ فِیْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَیْرِہٖ قِیَاسًا وَنَظْرًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ ذَالِکَ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (امام طحاوی نتیجہ نکالتے ہیں)

پھر جو ہم نے ذکر کیا ثابت ہوا کہ قنوت فجر کی نماز میں لائق نہیں نہ جنگ کے

زمانہ میں اور نہ جنگ کے سوا قیاسا بھی اور حدیث مذکورہ بالا کے لحاظ سے بھی اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان ہے۔

کیوں بھئی! حنفیت کا دعویٰ رکھنے والو اب تو محدثین کی زبانی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تینوں کا عقیدہ قنوت نازلہ کو صبح کی نماز میں نہ پڑھنے کا ثابت ہوا اب فیصلہ تم پر ہے قنوت نازلہ صبح کی نماز میں پڑھ کر حنفی کہلا سکتے ہو یا نہیں؟

صبح کی سنتیں رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد پڑھیں

ترمذی شریف ۱/۵۷ (باب ما جاء فی اعادتہما بعد طلوع الشمس) حدثنا عقبۃ بن مکرم العمی البصری نا عمرو بن عاصم نا ھمام عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نہیک عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّہِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے صبح کی دو رکعت سنتیں نہ پڑھی ہوں تو چاہئے کہ سورج چڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صبح کی دو رکعت بعد از طلوع سورج پڑھنا

موطا امام مالک ۴۵ } مَالِکٌ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللہِ بْنَ عُمَرَ فَاتَتْہُ رَکْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاھُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔

امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو روایت پہنچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دو رکعت سنتیں رہ جاتیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی پڑھتے۔

موطا امام مالک ۴۵ } مالکٌ عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن القاسم بن مُحَمَّدٍ مِثْلُ الَّذِیْ صَنَعَ اِبْنُ عُمَرَ

قاسم بن محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر کیا کرتے تھے ۔

سنت العصر

کنز العمال ۴/۱۹۱ } عَنْ عَلِیٍّ قَالَ رَحِمَ اللہُ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا (ابن جریر)

- حضرت علی المرتضیٰ سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالےٰ رحم فرماوے جس شخص

نے عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

کنز العمال ۴/۱۹۱ } عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ مَاحَيِيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا فَلَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ مَاحَيِيْتُ (ابن النجار)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی۔ تین باتوں کی کہ میں ان کو تا زندگی نہ چھوڑوں پہلی بات یہ ہے۔ کہ عصر کے پہلے چار رکعت پڑھوں تو میں نے تا زندگی ان کو ترک نہیں کیا۔

ترمذی شریف ۱/۵۷ } حدثنا بندار محمد بن بشار نا ابو عامر نا سفیان عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرۃ عن عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے چار رکعت ہمیشہ پڑھتے رہے ایک ہی سلام سے فیصلہ فرماتے۔

ترمذی شریف ۱/۵۷ } حدثنا یحییٰ بن موسیٰ و احمد بن ابراہیم ومحمود بن غیلان وغیر واحد قالوا نا ابو داؤد طیالسی نا محمد بن مسلم بن مہران سمع جدہٗ عن ابن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللهُ امْرَءً

صلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا قَالَ ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر جس نے عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

عشاء کے پہلے چار رکعتیں

حلبی کبیر ۳۶۹ } وَاَرْبَعٌ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَاَرْبَعٌ بَعْدَهَا وَاِنْ شَاءَ رَكْعَتَيْنِ اَىْ وَاِنْ شَاءَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَمَّا الرَّكْعَتَانِ فَلِمَا مَرَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَمَّا الْاَرْبَعُ فَلِمَا رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الْعِشَاءِ اَرْبَعًا كَاَنَّمَا تَهَجَّدَ فِيْ لَيْلَتِهٖ وَمَنْ صَلَّاهَا بَعْدَ الْعِشَاءِ كَانَ كَمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رواہ سعید بن منصور فی سننہ ورواہ البیہقی من قول عائشہ والنسائی والدارقطنی من قول کعب۔

چار رکعتیں عشاء کے پہلے پڑھے اور چار عشاء کی نماز کے بعد یعنی دو سنتیں اور دو نفل) اور اگر چاہے تو دو رکعتیں ہی پڑھے یعنی اگر چاہے تو دو رکعت نماز سنت ہی ادا کرے دو رکعت پچھلی سنتوں کے متعلق جو پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے عشاء کے پہلے چار رکعتیں پڑھی تو اس کو اتنا ثواب ہے گویا کہ اس نے تمام

رات تہجد پڑھے اور جس شخص نے چار رکعت عشاء کے بعد پڑھیں اس کو اتنا ثواب ہے گویا کہ اس نے شب قدر کی تمام رات تہجد پڑھے سعید بن منصور نے اس کو اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور نسائی اور دارقطنی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے

الدارایۃ ابن حجر عسقلانی ۱۱۹ | فَفِي سُنَنِ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ مِّنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ رَفَعَهُ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْعِشَاءِ اَرْبَعًا كَانَ كَاَنَّمَا تَهَجَّدَ مِنْ لَيْلَتِهِ وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ الْعِشَاءِ كَمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ مَوْقُوْفًا وَاَخْرَجَهُ النسائی و الدارقطنی موقوفا علی کعب۔

ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ سنن سعید بن منصور میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان فرمائی ہے۔ کہ جس شخص نے چار رکعتیں عشاء کے پہلے پڑھیں گویا کہ اس نے تمام رات تہجد پڑھے اور جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھایں تو گویا کہ شب قدر کی تمام رات اس نے تہجد پڑھے امام بیہقی نے اس روایت کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ سے موقوف حدیث بیان کی ہے اور نسائی اور دارقطنی سے اس حدیث کو حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے موقوف حدیث بیان فرمائی ہے۔

وتروں کا بیان

تین وتر واجب ہیں

ابوداؤد ۱/۲۰۸ | حدثنا ابن المثنی نا ابو اسحٰق الطالقانی نا الفضل بن موسیٰ عن عبید اللہ بن عبد اللہ العتکی عن عبد اللہ بن البریدۃ عن ابیہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا۔

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وتر حق ہیں پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں وتر حق ہیں۔ تو جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ ہم سے نہیں وتر حق ہیں پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں ہے۔

۲۔ کنز العمال ۴/۱۹۵ | عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ (مسند امام احمد)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے۔

(۳) کنز العمال $\frac{4}{196}$ } عَنْ عبد الرحمٰن بن ابزی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقْرَءُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (ابن ابی شیبہ)

عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے وتروں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن۔

۴۔ کنز العمال $\frac{4}{196}$ } عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْھِنَّ بِسَبِّحِ اِسْمِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ابن ابی شیبہ)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر پڑھے ان میں پڑھتے پہلے میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

۵۔ کنز العمال $\frac{4}{196}$ } عن عمران النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَ فِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ابن نجار)

عمران سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ

اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔

۶۔ کنز العمال ۴/۱۹۷ } عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِیْ وَتْرِہٖ ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ (کرعب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین ان میں پڑھتے۔

تین وتر اور دعا قنوت رکوع کے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی

۷۔ الدار قطنی ۱۷۵ } حدثنا عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث ثنا المسیب بن واضح ثنا عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ قال ابو بکر ربما قال المسیب عن عزرۃ وربما لم یقل عن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیہ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکْعَاتٍ یَقْرَءُ فِیْھَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ یَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ ۔

ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتوں سے ہمیشہ وتر کرتے۔ ان تینوں میں یہ سورتیں—

پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں
قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْن اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور
ہمیشہ دعا قنوت پہلے رکوع کے پڑھتے تھے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر ہی پڑھتے تھے۔

(۲) یہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے رہے۔

(۸) الدار قطنی ۱۷۵ | حدثنا عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث ثنا علی
بن خشرم ثنی عیسٰی بن یونس عن فطر عن زبید عن سعید بن عبد الرحمٰن
بن ابزی عن ابیہ عن اُبَیّ بن کعب قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ
يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ
وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ بِهَا
صَوْتَهٗ فِي الْاَخِيْرَةِ يَقُوْلُ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے پہلی رکعت میں سَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور
تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے
اور جب سلام پھیرتے فرماتے سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تین دفعہ اس
کے ساتھ اخیر میں لمبا فرماتے۔ فرماتے رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ

(۹) الدارقطنی ۱۷۶ | حدثنا الحسین بن اسمٰعیل ثنا ابو حاتم الرازی ثنا سعید بن عفیر ثنی یحیٰی بن ایوب عن یحیٰی بن سعید عن عمرۃ بنت عبدالرحمٰن عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرء فی الرکعتین التی یوتر بعدھما بسبح اسم ربک الاعلٰی وقل یاایھا الکافرون ویقرء فی الوتر بقل ھو اللہ وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں جن میں وتر کرتے ان کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور وتر میں پڑھتے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے ہی ہوتا ہے لیکن مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت کی نیت کر کے علیحدہ ایک رکعت تمام عمر نہیں پڑھا بلکہ دو رکعتوں سے ملا کر پڑھا جیسا کہ اوپر گذر چکا اور تینوں میں جو جو سورتیں تلاوت فرمائیں ان کے اسما بھی مذکور ہیں۔

اب تم کوئی ایسی حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نکال کر دکھاؤ کہ اپنے ایک ہی رکعت مستقل علیحدہ پڑھی ہو اور اس میں فلاں سورۃ پڑھی ہو ایسے شخص کو

یکصد روپیہ انعام نقد

انشاء اللہ العزیز دوں گا کیونکہ آپ کا ارشاد ایسا نہیں جس پر خود عمل نہ کیا ہو اور آپکا

کوئی عمل ایسا نہیں جس کے متعلق آپ کا ارشاد موجود نہ ہو۔

(۱۰) الدار قطنی ۱۷۶ } حدثنا الحسین بن اسمٰعیل الترمذی ثنا ابن ابی مریم ثنا یحیٰ بن ایوب عن یحیٰ بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یَا اَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

صحابہؓ کا عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے اور دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ پڑھتے اور تیسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے۔

(۱۱) مجمع الزوائد ۱/۹۷ } عن ابن عمرؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکَعَاتٍ وَیَجْعَلُ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے اور دعا قنوت کو رکوع کے پہلے کرتے۔

تین وتر اور درمیان کا تشہد

۱۲۔ السنن الدار قطنی ۱۷۳ | حدثنا الحسن بن رشیق بمصر ثنا محمد بن احمد بن حماد الدولابی

ثنا ابو خالد یزید بن سنان ثنا یحیٰی بن ذکریا الکوفی ثنا الاعمش عن مالک بن الحارث عن عبد الرحمٰن بن یزید النخعی عن عبد اللہ بن مسعودٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے تین وتر ہیں دن کے وتر کی طرح یعنی نماز مغرب کی طرح۔

اس حدیث شریف سے دو امور ثابت ہوئے۔

(۱) وتر صرف تین ہی ہیں۔ انہی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل رہا صرف ایک وتر کو علیحدہ دو رکعت سے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہیں پڑھا۔

۲۔ یہ ثابت ہوا کہ تین وتروں کو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز کی طرح ارشاد فرما دیا تو ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز کی طرح درمیان کا جلسہ تشہد بھی بیٹھنا چاہیئے۔ وتر مغرب کی نماز کی طرح یہی طریقہ احناف کا ہے۔

ہر دو رکعت پر التحیات

۱۳۔ ترمذی شریف ۵۰ | حدثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک

نا الیث بن سعد نا عبد ربہ بن سعید عن عمران بن ابی انس
عن عبد اللہ بن نافع بن العمیاء عن الفضل بن عباس قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَہَّدُ
فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ الخ

فضل بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک تشہد ہے۔
اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیہ قاعدے سے وتروں کی دو رکعتوں پر تشہد کا پڑھنا ضروری ہے۔

سجدہ سہو بعد سلام

ابوداؤد ۱/۱۵۱ مسلم شریف ۱/۲۱۴ | ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ
وَکَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَکَبَّرَ۔

اس حدیث شریف کی ابتدا پہلے سے ہے جس میں ترتیب وغیرہ مذکور ہے طوالت کی وجہ سے پوری نہیں لکھی گئی جب نماز کی انتہا ہوئی وہاں سے حدیث شروع کی ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اخیر میں۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی طرح یا لمبا پھر اٹھے اور اللہ اکبر فرمایا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی طرح یا لمبا۔

الدارقطنی ۱/۱۴۳ حدثنا ابن صاعد ثنا ابو عبید اللہ المخزومی

سعید بن عبد الرحمٰن ثنا سفیان عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ سَجَدَ سَجْدَ فِي السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سجدہ کیا دو سجدے سہو کے سلام پھیرنے کے بعد اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے سہو کئے سلام پھیرنے کے بعد۔

طوالت کے ڈر سے صرف تین حدیثوں پر اکتفا کرتا ہوں ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے سہو کئے چنانچہ جب سے سجدہ سہو شروع ہوا۔ واقعہ ذوالیدین ہے۔ اس وقت بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد ہی دو سجدے سہو کئے۔

امام کی اقتداء کے بعد میں ملنے والے کی کونسی رکعت ہوگی

۱۔ بخاری شریف ۱/۱۲۴ حدثنا آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنا الزہری عن سعید وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اُس نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف دوڑ کر نہ آؤ۔ آہستہ آؤ لازمی ہے تم پہ آرام پھر جو تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اُس کو پورا کرو۔

(۲) مسلم شریف ۱/۲۲۰ حدثنی حرملۃ بن یحییٰ و اللفظ لہٗ قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر آرام ضروری ہے پھر تمہیں جو مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے تو اُس کو پورا کر لو۔

۳۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ حدثنا یحییٰ بن ایوب و قتیبہ بن سعید و ابن حجر عن اسمٰعیل بن جعفر قال ابن ایوب حدثنا اسمٰعیل قال اخبرنی العلاء عن ابیہ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثُوِّبَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَا تَاْتُوْھَا
وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا
وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَھُوَ
فِیْ صَلٰوۃٍ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اُس کی طرف دوڑ کر نہ آؤ بلکہ آرام سے آؤ پھر جو تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کر لو ضرور ساتھ تمہارا جب نماز کا اعتماد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہے۔

۴۔ مسلم شریف $\frac{1}{220}$ } حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا
ابوھریرۃ عن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَادِیْثُ مِنْھَا
وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ
فَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا
وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کے متعلق کئی حدیثیں ہیں۔ ان سے بعض یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کی طرف پکارا جائے تو چل کر نماز کی طرف آؤ۔ تم پر آرام سے آنا ضروری ہے پھر جو تم پاؤ نماز پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اس کو پورا کرو۔

ان چار احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وَمَا

فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا جو رکعت تم سے فوت ہو جائے تو اس کو تم پورا کرو۔

تو ثابت ہوا کہ امام صاحب سے ہماری ایک رکعت یا دو رکعت یا تین رکعتیں جن کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جب انہی کو اس صورت سے جو فوت ہوئی ہیں پورا نہ کیا جائے گا تو نماز مکمل نہیں ہو گی۔ یعنی جو فوت ہوئی ہیں ان کا اتمام کرنا ہے اور کمی پوری تب ہی ہو سکتی ہے کہ فوت شدہ کو ہی قضا کیا جائے ورنہ تین خرابیاں لازم آئیں گی۔ ایک تو یہ جو فوت شدہ ہیں ان کا اتمام نہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے خلاف لازم آتا ہے۔ دوسری خرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو ذکر ہو چکی ہیں۔ فاتحہ خلف الامام میں اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اتباع تب ہی ہو سکتی ہے کہ جو رکعت امام کی ہو وہی مقتدی کی ہو اگر امام کی آخری ہو اور مقتدی کی اول ہو تو امام صاحب کی اقتدا نہ رہی کیونکہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ کے خلاف لازم آتا ہے تو نماز صحیح نہ ہوئی۔ تیسری یہ خرابی لازم آئی کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ کے آگے مذکور ہے۔ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ امام پر تمہارا اختلاف بھی نہ ہوا اگر امام کی پچھلی رکعتیں ہوں اور مقتدی کی پہلی تو ایسا کرنے والا فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ کا مکذب ثابت ہو گا تو اس لئے فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا پر عمل کر کے جو رکعت امام کی ہو اسی کی اتباع میں وہی رکعت مقتدی بھی رکھے اور جو رکعت امام سے فوت ہو گئی ہے اس کی قضائی کر کے اتمام الصلوٰۃ کرے تو امام کی مخالفت بھی نہ ہوئی اور نماز بھی پوری ہو گئی۔

اس کی تائید میں آگے مسلم شریف کی حدیث وارد ہے جس میں فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیث کا مؤید ہے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ } وحدثنا قتیبۃ بن سعید قال نا الفضیل یعنی ابن عیاض عن ھشام ح وحدثنی زھیر بن حرب واللفظ لہٗ قال نا اسمٰعیل بن ابراھیم قال نا ھشام بن حسان عن محمد بن سیرین ابی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یَسْعَ اِلَیْھَا اَحَدُکُمْ وَلٰکِنْ لِیَمْشِ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ وَصَلِّ مَا اَدْرَکْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَکَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم سے کوئی بھی نماز کی طرف نہ دوڑے اور لیکن چاہئے کہ چلے اور تم پر آرام سے آنا اور وقار لازمی ہے اور پڑھے جو مل جائے اور جو پہلے امام نے پڑھ لی ہے اس کی قضائی کرے۔

اب اس فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیثوں کی تائید ہو گئی کہ جو کچھ امام سے مقتدی کا فوت ہو جائے اس کی قضائی پوری کرے تو نماز کا اتمام ہوتا ہے ورنہ نہیں اگر امام کی پچھلی رکعتوں کو مقتدی پہلی بنائے اور اپنی فوت شدہ کی قضائی نہ دے نماز صحیح نہ ہو گی

باب الجمعۃ

نمازِ ظہر کی فرضیتِ عین بلا شرط قرآن کریم سے

۱۵-اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ -

قائم فرمایئے نماز کو سورج ڈھلنے کے وقت اس نماز کا نام قرآن مجید نے مقرر فرمایا۔

۲/۲۱ روم } عَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ -

عشا کے وقت رب کریم کی تسبیح و تحمید بیان کرو اور ظہر کے وقت۔

ان دونوں آیتوں نے نماز ظہر کو فرضِ عین ثابت فرمایا اور وقت ظہر لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ سورج ڈھلنے کے وقت سے عصر تک اس کی فرضیت انسان کے ذمہ سے زائل نہیں ہوتی جب تک کہ ظہر کی نماز کو ادا نہ کرے۔

خداوند کریم کی مقررہ مفروضہ پانچ نمازوں سے ایک نماز ظہر فرضی ہے جیسا کہ دوسری نمازیں کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتیں۔ عورتوں سے سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے اور مردوں سے تو کسی وقت بھی نماز فرضی معاف نہیں سوائے بیہوشی کے۔

نماز جمعہ کے لئے قرآن کریم باشرائط دعوت دیتا ہے

جمعہ ۲۹/۲ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے دوڑ کر آؤ اور بیع کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تمہیں علم ہے پھر جب نماز پوری کی جائے تو زمین پر منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کا ذکر بھی بہت کرو تاکہ تم خلاصی پاؤ اور جب یہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں فرما دیجئے جو اللہ تعالےٰ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالےٰ بہتر ہے رزق دینے والا۔ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات کے پانچ جملوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے لئے مصر جامع شرط ہے۔

(۱) وَذَرُوا الْبَیْعَ سے اللہ بیع کو تم ترک کر دو یعنی جمعہ پڑھنے کا مقام وہ ہو جہاں عام بیع

ہو یعنی تجارت گاہ ہو اور تجارت بھی شرعی طریقے پر ہو۔

۲۔ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ: زمین میں پھیلو یعنی شہر اتنا وسیع ہو کہ اس میں خوب پھرا جا سکے۔

(۳) وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ: جہاں تجارت پیشہ لوگ زیادہ ہوں گے وہیں روزی کا سلسلہ باآسانی ہو سکتا ہے۔

(۴) وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً: جب وہ تجارت کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اس لفظ تجارت نے شہر کی اور وضاحت فرما دی۔

(۵) اَوْ لَهْوًا: کھیل تماشے بھی عموماً شہروں میں ہی جا بجا ہوتے ہیں یہ بھی شہر کے صفات سے ہے۔

یہ پانچوں صفات وسیع شہر کو ثابت کرتی ہیں جہاں تجارت اور تماشے وغیرہ عام ہوں اور مزدوری وغیرہ بھی عام مل جائے۔

ظہر کی نماز کسی شرط مکانی کی محتاج نہیں اور نہ ہی اس کے لیے کوئی مقام کی تخصیص موجود ہے۔

جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عاید نہیں ہوتا

۱۔ بیہقی شریف ۳/۱۸۴ } اخبرنا ابو سعد المالینی ابناء ابو احمد
۲۔ دار قطنی ۱۶۴ } بن عدی ثنا البخری ثنا کامل بن طلحۃ

ثنا ابن لھیعۃ ثنا معاذ ابن محمد الانصاری عن ابی الزبیر عن جابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّؤْمِنُ

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا عَلٰی مَرِیْضٍ اَوْ مُسَافِرٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ وَمَنِ اسْتَغْنٰی عَنْہَا بِلَھْوٍ اَوْ تِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اس پر نماز جمعہ جمعہ کے دن لازمی ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا لڑکے کے یا غلام کے اور جو شخص جمعہ کی نماز سے بے پروا ہوا لہو اور تجارۃ سے اس سے اللہ کریم بے پرواہ ہو گیا اور اللہ تعالےٰ بے پرواہ تعریف کیا گیا ہے۔

۳ بیہقی شریف $\frac{۳}{۱۸۴}$ } ومنھا ما اخبرنا ہ ابو عبد اللہ الحافظ
۴ دارقطنی ۱۶۴ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الحسن بن علی بن عفان ثنا یحیٰی بن فضیل ثنا حسن یعنی ابن صالح بن حی حدثنی ابی حدثنی ابو حازم عن مولی لآل الزبیر یرفعہ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الْجُمُعَۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ حَالِمٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعَۃٍ عَلَی الصَّبِیِّ وَالْمَمْلُوْکِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْمَرِیْضِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ واجب ہے ہر بالغ پر سوائے چار اشخاص کے۔ لڑکا اور غلام اور عورت اور بیمار۔ یعنی ان چاروں پر جمعہ واجب نہیں۔

۵۔ دار قطنی ۱۶۶ حدثنا احمد بن محمد بن مسعدۃ ثنا اسید بن عاصم ثنا بکر بن بکار ثنا یاسین بن معاذ عن الزہری عن سعید بن المسیب و ابی سلمۃ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً صَلّٰی اِلَیْهَا اُخْرٰی فَاِنْ اَدْرَکَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّی الظُّهْرَ اَرْبَعًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ پڑھ لے پھر جس شخص نے جلسہ تشہد کو پایا تو ظہر کی چار رکعت ہی پڑھے

۶۔ دار قطنی ۱۶۴ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْجُمُعَۃُ وَاجِبَۃٌ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَرِیْضٍ اَوْ اِمْرَاَۃٍ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا جمعہ واجب ہے جماعت میں سوائے چار کے۔ غلام ہو یا لڑکا یا مریض ہو یا عورت ان پر جمعہ واجب نہیں۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے جماعت بھی شرط دوسری شرط غلام بھی نہ ہو۔ تیسری شرط لڑکا بھی نہ ہو۔ چوتھی شرط تندرست ہو بیمار نہ ہو۔ پانچویں شرط جمعہ مرد پہ ہے۔ عورت پہ نہیں۔

۷۔ ابوداؤد $\frac{1}{160}$ (۸) دار قطنی ۱۶۴ عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسَافِرِ جُمُعَۃٌ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا مسافر پر جمعہ نہیں۔

جمعہ جماعت میں

۹۔ ابوداؤد ١/١٩١ } عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض۔

جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں سوائے چار آدمیوں کے غلام مملوک ہو یا عورت ہو یا لڑکا یا مریض ہو
اس حدیث اور دارقطنی کی سابقہ حدیث سے ظاہر ہوئیں۔

نماز جمعہ کی دو شرطیں

۱۔ چار شخصوں پر نماز جمعہ نہیں۔ غلام کسی کی ملکیت ہو۔ عورت پر جمعہ نہیں لڑکے پر نہیں اور مریض پر نماز جمعہ نہیں۔
۲۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت کثیر شرط ہے ایک دو آدمیوں سے جمعہ نہیں ہوتا۔

جمعہ کے لئے دیہاتوں سے لوگوں کا آنا

(۱۰) البیھقی شریف ٣/١٧٣ } اخبرنا ابو علی الروذباری انبانا ابوبکر بن داسۃ ثنا ابو داؤد ثنا احمد بن صالح ثنا عبداللہ بن وھب اخبرنی عمرو یعنی ابن الحارث عن عبید اللہ بن ابی جعفر ان

محمد بن جعفر حدثہ عن عمروہ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان الناس یتنابون الجمعۃ من منازلھم ومن العوالی رواہ البخاری ومسلم فی الصحیح عن احمد بن عیسٰی عن ابن وھب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ لوگ یکے بعد دیگرے جماعتوں کی جماعتیں اپنے گھروں سے اور گرد و نواح سے جمعہ کو آتے تھے۔

جہاں تک آذان کا آواز پہنچے جمعہ ان لوگوں کے لئے ہے

(۱) بیہقی شریف ۳/۱۷۳ اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ
(۲) دار قطنی ۱۶۵ انباء علی بن عمر الحافظ ثنا عبداللہ

بن سلیمان بن الاشعث ثنا ھشام بن خالد ثنا الولید عن زھیر بن محمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الجمعۃ علی من سمع النداء ھکذا ذکرہ الدار قطنی رحمہ اللہ فی کتابہ بھذا الاسناد مرفوعا وروی عن حجاج بن ارطاۃ عن عمرو کذالک مرفوعا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں جمعہ اس شخص پر ہے جس نے آذان کو سنا۔

(۳) بیہقی شریف ۳/۱۷۵ اخبرنا ابو سعید بن ابی عمرو ثنا

ابو العباس الاصم انباء الربیع انباء الشافعی انباء ابراھیم بن محمد حدثنی عبد اللہ بن یزید عن سعید بن المسیب انّہٗ قال تَجِبُ الْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ۔

سعید بن مسیب سے ہے فرمایا جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جس نے آذان کو سُنا۔

دیہات میں جمعہ نہیں

۱۴۔ بیہقی شریف $\frac{3}{175}$ { اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحٰق وابو بکر بن الحسن قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا بحر بن نصر ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی ابن لھیعہ عن ابن ابی جعفر عن الاعرج اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یَأْتِی الْجُمُعَۃَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ یَمْشِیْ وَھُوَ عَلٰی رَأْسِ سِتَّۃِ اَمْیَالٍ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ

بے شک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ ذی الحلیفہ سے جمعہ کو پیدل چل کر آتے اور وہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔

۱۵۔ بیہقی شریف $\frac{3}{175}$ { اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انباء ابو محمد حیان ثنا ابو اسحٰق ابراھیم بن محمد بن الحسن ثنا ابو عامر ثنا الولید ھو ابن مسلم اخبرنی بسرۃ بن العلاء عن الزھری اَنَّ اَھْلَ ذِی الْحُلَیْفَۃِ کَانُوْا یُجَمِّعُوْنَ

مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَالِكَ عَلٰی مَسِیْرَۃِ سِتَّۃِ اَمْیَالٍ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَحدثنا ابو لید اخبرنا الاوزاعی عن عطاء بن ابی رباح قَالَ کَانَ اَھْلُ مِنٰی یَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَۃَ بِمَکَّۃَ ۔

زہری سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور یہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا عطاء بن ابی رباح سے ہے کہا اس نے کہ منیٰ والے مکہ میں جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے ۔

۱۶۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۵ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنی احمد بن الحسن الشافعی ثنا جعفر بن احمد الحافظ ثنا اسحٰق بن ابراھیم من کتابۃ آخر مجلس جلسہ ثم مات قال اخبرنا ابن مھدی عن خالد بن عبد الرحمٰن السلمی عن نافع عن ابن عمر قَالَ اِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰی مَنْ تَجِبُ عَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ وَالْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ یَاتِیْ اَھْلَہٗ ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اور کوئی بات نہیں غسل اس شخص پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور جمعہ اس شخص پر ہے جو رات تک اپنے اہل کو واپس آسکے ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو رات تک واپس گھر نہ آسکے اس پر جمعہ واجب نہیں

۱۷۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۵ } اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ ابنا

ابو محمد بن حیان ثنا ابراھیم بن محمد بن الحسن الاصبھانی ثنا ابو عامر موسی بن عامر ثنا الولید بن مسلم قال سألت الليث بن سعد فقال كُلُّ مَدِينَةٍ اَوْ قَرْيَةٍ فِيهَا جَمَاعَةٌ وَعَلَيْهِمْ اَمِيرٌ اَمَرَهُمْ بِالْجُمُعَةِ فَلْيُجَمِّعْ بِهِمْ فَاِنَّ اَهْلَ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ وَمَدَائِنَ مِصْرَ وَمَدَائِنَ سَوَاحِلِهَا كَانُوْا يُجَمِّعُوْنَ الْجُمُعَةَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمٰنَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہما بِاَمْرِهِمَا وَفِيْهَا رِجَالٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَبِاِسْنَادِهٖ ثنا الولید قال واخبرنی شیبان حدثنی مولی لسعید بن العاص اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ الْقُرٰى الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ مَا تَرٰى فِي الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ اَمِيْرٌ فَلْيُجَمِّعْ۔

ولید بن مسلم نے کہا کہ میں نے لیث بن سعد کو سوال کیا تو اس نے کہا ہر شہر یا قریہ جس میں جماعت ہو اور ان کا بادشاہ ہو جو جمعہ کا حکم دے تو لوگ اُن کے حکم سے جمع ہو جائیں بے شک اسکندریہ والے اور مدائن مصر اور اس کے ساحل کے تمام شہر والے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں ان دونوں کے حکم سے جمعہ پڑھا کرتے تھے اور صحابہ بھی موجود تھے۔ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سوال کیا کہ جو بستی مکے اور مدینے میں ہے جمعہ کے متعلق وہاں کیا حکم ہے کہا اس نے ہاں جب ان پر بادشاہ ہو تو چاہیئے کہ جمعہ پڑھائے۔

۱۸۔ بخاری شریف ۱/۱۲۰ } عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
۱۹۔ ابوداؤد ۱/۱۰۶ } وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَنَابُوْنَ
۲۰۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۳ } الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي
فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا۔

حضرت عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کو اپنے گھروں اور گردو نواح سے یکے بعد دیگرے چلے آتے تھے۔ پھر غبار میں آتے ان کو غبار اور پسینہ پہنچا ہوتا تھا۔ پسینہ تو بہتا تھا تو اُن سے ایک انسان رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس وقت آپ میرے پاس تھے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پاک ہوتے تو تمہاری یہ امامت کرانا اس حدیث شریف جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کا ثبوت ملا

۲۱۔ نسائی شریف ۱/۲۰۴ } اخبرنا محمود بن خالد عن الولید قال حدثنی عبد اللہ بن العلاء انہ سمع القاسم بن محمد بن ابی بکر اَنَّهُمْ ذَكَرُوْا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ۔

قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جمعہ کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ مدینے کے گردو نواح میں رہتے تھے تو جمعہ کی نماز کو حاضر ہوتے۔

امام بخاری کا عقیدہ بھی مصر جامع کا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شہر سے ۶ میل پر ظہر پڑھنا

۲۲۔ بخاری شریف ۱/۱۲۳ } بَابٌ مِنْ اَیْنَ تُؤْتِی الْجُمُعَۃَ وَعَلٰی مَنْ تَجِبُ بِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا کُنْتَ فِیْ قَرْیَۃٍ جَامِعَۃٍ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَحَقٌّ عَلَیْکَ اَنْ تَشْھَدَھَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ اَوْ لَمْ تَسْمَعْہُ وَکَانَ اَنَسٌ فِیْ قَصْرِہٖ اَحْیَانًا یُجَمِّعُ وَاَحْیَانًا لَا یُجَمِّعُ وَھُوَ بِالزَّاوِیَۃِ عَلٰی فَرْسَخَیْنِ۔

باب ہے اس کے متعلق کہ جمعہ کے لئے کہاں سے آیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ کس شخص پر عائد ہوتا ہے اور عطاء نے کہا کہ جب تو قریۂ جامعہ میں ہو تو جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو تجھ پر لازمی ہے کہ تو اس کو حاضر ہو جائے اذان سنے یا نہ سنے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکان پر ہوتے کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے اور وہ زاویہ میں تھے چھ میلوں پر

بخاری شریف کی حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ شہر کے گرد و نواح والے اگر اپنے اپنے گھروں میں جمعہ کے دن ظہر

پڑھ لیں اور جمعہ ترک کر دیں تو سنت ہے تارک صلوٰۃ نہیں ہیں لیکن اگر ظہر کو ترک کر دے تو تارک صلوٰۃ لکھا جاتا ہے۔

نوافل سے جمعہ معاف ہو جاتا ہے

عید کے دن جمعہ اختیاری اور ظہر فرض ہوتی ہے

۲۳۔ ابوداؤد شریف ۱/۱۵۳ } حدثنا محمد بن کثیر انا اسرائیل نا عثمان بن مغیرہ عن ایاس بن ابی رملۃ الشامی قال شهدت معاویۃ بن ابی سفیان وھو یسأل زید بن ارقم قال اَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین میں حاضر ہوا جو ایک ہی دن جمع ہو گئیں کہا اس نے ہاں اس نے کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے کیا کہا زید بن ارقم نے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ میں رخصت دے دی۔ فرمایا جو شخص چاہے نماز جمعہ ادا کرے۔ اس حدیث سے تین مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) لفظ عیدین نے ثابت کر دیا کہ نماز جمعہ بھی مسلمانوں کے لئے عید ہی ہے۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن عید پڑھائی اور جمعہ کی رخصت دے دی۔ ظہر کی رخصت نہیں دی۔

(۳) نماز جمعہ ایسی حالت میں اختیاری امر ہے تو جمعہ کو جو اختیاراً پڑھے گا۔ وہ ظہر بھی اُس دن ضرور پڑھے گا۔ تو اسی لئے ہم جمعہ کو اختیاری پڑھتے ہیں۔ اور ظہر کو فرض۔

۴۴۔ ابوداؤد شریف 1/152 | حدثنا محمد بن المصفی وعمر بن حفص الوصابی المعنی قالا نا بقیۃ

نا شعبۃ عن مغیرۃ الضبی عن عبد العزیز بن رفیع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قد اجتمع فی یومکم ھذا عیدان فمن شاء اجزء ہ من الجمعۃ وانا مجمعون قال عمر عن شعبۃ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں تو جو چاہے اس کو جمعہ بھی جائز ہے اور ہم دونوں کو جمع کرنے والے ہیں۔

اس حدیث شریف میں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اختیاری فرما دیا۔ پہلی حدیث میں آپ نے جمعہ چھوڑ دیا۔ لیکن اس حدیث میں نہ پڑھنے کا اختیار بھی دے دیا اور خود دونوں عیدین کو پڑھنے کو پسند بھی فرمایا۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ عید کے دن جمعہ معاف ہے اگر نہ پڑھے تو گنہگار نہیں لیکن عید کے دن اگر ظہر چھوڑے تو تارک صلوۃ بن جائے گا۔ ظہر کسی صورت میں چھوٹ

سکتی ہی نہیں تو جب جمعہ اختیاراً پڑھا جائے گا تو اختیاری چیز اور جمعہ عید کی طرح ہے تو عید کے پڑھنے سے فرضی نماز نہیں ٹل سکتی تو جس دن عید پڑھی جائے گی پھر اختیاراً جمعہ پڑھا جائے گا۔ تو فرضی ظہر کسی صورت میں چھوڑی نہیں جا سکتی جیسا کہ عید کے دن آپ نے جمعہ نہیں پڑھا۔ ظہر ادا فرمائی اب فیصلہ تم پر ہے۔ چاہے عیدین کو پڑھ کر فرضی نماز ظہر کے تارک بن جاؤ چاہے عیدین کو بھی ادا کر لو۔ اور ظہر فرضی نماز کو بھی ادا کر کے اپنے ذمے سے فرض کا بوجھ بھی اتار لو ورنہ قیامت کو ظہر کا بوجھ تمہارے ذمے ہوگا۔ جس کے ترک کا عتاب تم پر ضرور ہوگا۔

تم مدرسے والوں سے بھی دریافت کرو گے کہ لازمی مضمون اور اختیاری مضمون میں کیا فرق ہے تو وہ بھی تمہیں اس کا فرق ضرور بتا دیں گے۔ کہ اختیاری مضمون میں نمبر ضرور ملتے ہیں لیکن اگر لازمی مضمون میں صفر ہو تو اختیاری مضمون پاس نہیں کر سکتا۔ لیکن لازمی مضمون ٹل نہیں سکتا۔ لازمی مضمون میں پاس ہو جاؤ تو اختیاری مضمون کا مضائقہ نہیں وہ تو کمی پیدا کرنے کے لئے ہے۔

نماز جمعہ بارش کے دن معاف گھروں میں ظہر پڑھیں، حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا جمعہ کو ترک کرنا

۲۵۔ ابوداؤد شریف ۱/۱۵۱ } حدثنا محمد بن کثیر انا همام عن قتادة عن ابی ملیح عن ابیہ انّ یوم حنین کان

يَوْمَ مَطَرٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهٗ اِنَّ الصَّلٰوةَ فِي الرِّحَالِ۔

حنین کے دن بارش کا دن تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مؤذن کو ارشاد فرمایا کہ نماز گھروں میں ادا کر لو۔ تو سب نے جمعہ کو ترک کر دیا اور ظہر گھروں میں ادا کر لی۔

حدیبیہ میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر علیحدہ علیحدہ پڑھی

۴۶۔ ابوداؤد شریف 1/152 حدثنا نصر بن علی قال سفیان بن جلیب اخبرنا عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی الملیح عن ابیه اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِيَّ صلی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ يَبْتَلَّ اَسْفَلُ نِعَالِهِمْ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا فِيْ رِحَالِهِمْ۔

ابوملیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر جمعہ کے دن حاضر ہوا تو حدیبیہ میں بارش صرف اتنی ہوئی کہ جوتوں کے تلوے بھی نہ تر ہوئے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم جاری فرما دیا کہ وہ نماز ظہر اپنے گھروں میں ادا کر لیں۔

کیوں جی! اب بتایئے فقیر نے اتنے حوالہ جات جمعہ کے ترک کے پیش کر دیئے اور

جمعہ کے دن ظہر کو ادا کرنے کے پیش کر دیے کہ صرف بارش کے چھینٹے پڑ جائیں تو جمعہ معاف اور ظہر پڑھے تم کوئی ایسی حدیث شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ آپ نے تمام عمر میں کبھی ایک دفعہ بھی ظہر ترک فرمائی ہو۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۔

جمعہ کے دن ظہر اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنے کا حکم

۲۷۔ مسلم شریف ۱/۲۳۱ { حدثنی ابوغسان المسمعی قال نا معاذ وھو ابن ھشام قال حدثنی ابی عن مطر عن ابی العالیۃ البراء قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ نُصَلِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ خَلْفَ اُمَرَاءِ فَیُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ ضَرْبَۃً اَوْجَعَتْنِیْ وَقَالَ سَأَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَالِکَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَنْ ذَالِکَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ نَافِلَۃً قَالَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِیْ ذَرٍّ

ابو العالیۃ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے کہا عبد اللہ بن صامت کو جمعہ کے دن امیروں کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہ نماز جمعہ کو دیر سے پڑھتے ہیں۔ کہا ابو العالیہ نے کہ عبد اللہ بن صامت نے میرے ران کو ایک تھپکی دی جس نے مجھے تکلیف دی اور کہا عبد اللہ بن صامت نے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرے ران کو بھی تھپکی دے کر فرمایا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر (ظہر کی) پڑھ لو اور ان کے ساتھ (جمعہ) پڑھو وہ جمعہ نفل ہو جائے گا ابو العالیہ نے کہا اور عبداللہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے ران کو بھی اپنا ہاتھ مار کر تھپکی دی۔

صحاح کی اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جمعہ اگر بشرائط خود صحیح نہ ہو تو جمعہ کو باجماعت پڑھا جائے تو وہ نفل ہوگا۔ اور نماز ظہر علیحدہ علیحدہ پڑھی جائے وہ فریضہ ادا ہو جائے گی۔ تو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز دونوں کا ایک وقت میں پڑھنا حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا۔

نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ صدقے سے ادا ہو جاتا ہے

۲۸- ابو داؤد شریف $\frac{1}{158}$ } حدثنا محمد بن سلیمان الانباری نا محمد بن یزید و اسحٰق بن یوسف عن ایوب ابی العلاء عن قتادۃ عن قدامہ بن وابرۃ قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَہُ الْجُمُعَۃُ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ اَوْ نِصْفِ دِرْہَمٍ اَوْ صَاعِ حِنْطَۃٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص سے جمعہ فوت ہو جائے بغیر عذر کے تو ایک درہم صدقہ کرے یا آدھا درہم یا گندم کا ایک صاع یا آدھا صاع۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے جمعہ ترک کر دیا

تو کم از کم نصف صاع صدقہ کرے اور ظہر ضرور پڑھے۔ ظہر بھی اگر رہ جائے تو اُس کی قضائی ادا کرنے کے بغیر کوئی رہائی کی صورت نہیں۔ گو لاکھ روپے صدقہ کا کرے۔

صحابہ کرام نے جمعہ کو ترک کر کے ظہر پڑھی

۲۹۔ بیہقی شریف ۳/۱۸۵ } حدثنا عبد اللّٰہ بن الحارث بن عم محمد بن سیرین اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِہٖ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَلَا تَقُلْ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قُلْ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ قَالَ فَکَانَ النَّاسُ اسْتَنْکَرُوْا ذٰلِکَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ ہُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ اَنَّ الْجُمُعَۃَ عَزْمَۃٌ وَاِنِّیْ کَرِہْتُ اَنْ اُخْرِجَکُمْ فَتَمْشُوْنَ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ۔

محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے موذّن کو بارش کے دن فرمایا جب تو اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو حی علی الصلوٰۃ نہ کہنا صلوا فی بیوتکم کہنا یعنی تم اپنے گھروں میں نماز ظہر ادا کرو۔ محمد بن سیرین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے عہد ابن عباس کے اس قول کو برا منایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اُس شخص کا فعل ہے جو مجھ سے اچھا ہے بے شک جمعہ یقینی ہے اور میں نے مکروہ سمجھا کہ تم کیچڑ اور بارش میں چلو۔

۳۰۔ بیہقی شریف ۳/۱۸۵ } عن نافع ان ابن عمر ذکر لَہٗ اِنَّ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل وَکَانَ بَدْرِیًّا

مٍ یُصْنُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَرَاحَ اِلَیْہِ بَعْدَ اَنْ تَعَالَی النَّہَارُ وَاقْتَرَبَ الْجُمُعَۃُ وَتَرَکَ الْجُمُعَۃَ۔

بے شک سعید بن زید بدری تھے۔ جمعہ کے دن بیمار ہوگئے تو چلا وہ اس کی طرف سورج چڑھنے کے بعد اور جمعہ قریب ہوا اور سعید بن زید نے جمعہ ترک کر دیا۔

۲۱۔ بیہقی شریف ۳/۱۸۵ } عن اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن ان ابن عمر دُعِیَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ یَسْتَجْمِرُ لِلْجُمُعَۃِ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ وَھُوَ یَمُوْتُ فَاَتَاہُ وَتَرَکَ الْجُمُعَۃَ۔

سعید بن زید کی زندگی پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ بلائے گئے اور وہ سعید بن زید کی تجہیز کے لئے تشریف لے آئے اور جمعہ ترک کر دیا۔

۲۲۔ بیہقی شریف ۳/۱۸۴ } عبد اللہ بن نافع عن ابیہ فرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورویٰنا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ کُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ بِخُرَاسَانَ نَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ وَلَا نُجَمِّعُ۔

عبد اللہ بن نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا اور روایت کیا ہم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے۔ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ خراسان میں تھے۔ نماز قصر پڑھتے تھے اور جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

۲۳۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۵ } یذکر عن انس بن مالک اَنَّہٗ کَانَ یَاْتِیْ

مِنَ النَّاادِیَۃِ عَلٰی فَرْسَخَیْنِ مِنَ الْبَصْرَۃِ یَشْھَدُ الْجُمُعَۃَ وَ اَحْیَانًا لَایَشْھَدُھَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ آپ زاویے سے تشریف لاتے جو بصرے سے چھ میل کے فاصلے پر تھا۔ جمعہ کو حاضر ہوتے اور کبھی نہ بھی تشریف لاتے ۔

۴۴۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۵ } قال الشافعی رحمہ اللہ کان سعید بن زید و ابو ھریرۃ یکونان بالشجرۃ اقل مِنْ سِتَّۃِ اَمْیَالٍ فَیَشْھَدُ اَنَّ الْجُمُعَۃَ وَیَدْعَانِھَا وَیُرْوَی اَنَّ عَبْدُ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنَ عَاصٍ کَانَ عَلٰی مِیْلَیْنِ مِنَ الطَّائِفِ فَیَشْھَدُ الْجُمُعَۃَ وَیَدَعُھَا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ شجرہ میں رہتے تھے جو چھ میلوں سے کم تھا تو وہ دونوں جمعہ کو کبھی حاضر بھی ہوجاتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے اور روایت کیا گیا ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص طائف سے دو میلوں پر تھے جو جمعہ کو حاضر بھی ہوجاتے اور ترک بھی کر دیتے۔

جمعہ اور صبح کی سُنتیں

صبح کی سنتیں ترک نہیں کرسکتے اگر رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی پڑھنی پڑتی ہے ۔ لیکن نماز جمعہ کی کوئی قضائی نہیں ہے ظاہر ہی ہے اب فیصلہ تم پر ہے۔

صبح کی سنتوں کی فضیلت

۲۵۔ مسلم شریف ۲۵۱/۱ } حدثنا محمد بن عبید الغبری قال انا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعد بن ہشام عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔
اس لئے اگر رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی ادا کرنی پڑتی ہے پہلے لکھ چکا ہوں۔

جمعہ بغیر مصر جامع کے نہیں ہو سکتا

۳۶۔ السنن الکبری بیہقی ۱۷۹/۳
۳۷۔ کنز العمال ۲۶۴/۴
۳۸۔ تفسیر خازن ۷۸/۷
} اخبرنا ابو طاہر الفقیہ انبا ابو عثمان البصری ثنا محمد بن عبد الوہاب انبا یعلی بن عبید ثنا سفیان عن زبید عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمٰن قال قال علی رضی اللہ عنہ لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ اور عید سوائے مصر جامع کے

نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی آیات سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے مصر جامع کا ہونا ضروری ہے جس کے شرائط کی تشریح کلام خداوندی سے بیان ہو چکی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر شہر میں جمعہ پڑھا اور پڑھایا اور نہ ہی آپ نے بستیوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ بڑے بڑے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بستیوں میں رہتے تھے۔ کیوں نہ کسی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر میں بستیوں میں جمعہ پڑھایا۔ جو لوگ چھ چھ سات سات میل یا اس سے دور عوالی وغیرہ سے جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے وہ کبھی بستیوں میں ہی پڑھ لیتے؟ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بستیوں میں جمعہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہو یا آپ کے زمانے میں کبھی کسی صحابی نے بستی میں جمعہ پڑھا ہو۔ جیسا کہ تم دو آدمی بھی جمعہ پڑھ لیتے ہو۔ آپ کے زمانے کا ایک واقع دکھا دو تو فقیر انشاء اللہ العزیز اس کو مبلغات

پچاس روپیہ نقد انعام دے گا

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔

یا کسی دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو ترک فرمایا ہو جیسا کہ جمعہ کو ترک فرمایا یا کسی صحابی نے ہی ایسے ظہر ترک کی ہو۔ جمعہ عملاً ترک کرنا فقیر نے دکھا دیا۔ ظہر کا عمداً ترک کرنا تم دکھا دو جمعہ اگر رہ گیا تو اس کے قائم مقام ظہر ہے جمعہ کی قضا نہیں۔ ظہر کا قائم مقام جمعہ تم دکھاؤ۔

تماثل: مولوی صاحب جواثی قریہ تھا جس میں نبی علیہ السلام نے جمعہ ادا فرمایا تم کہتے ہو شہر کے علاوہ پڑھا ہی نہیں۔

"محمد عمر": دوست ! بات یہ ہے کہ آیت جمعہ جوائی میں نازل ہوئی تو پہلا جمعہ آپ نے وہیں پڑھایا۔ جب شارع حدود شرعیہ کو قائم فرمانے والا وہاں موجود ہے۔ اور ہزارہا کا مجمع بھی موجود ہے تو احکام مصر جامع تو پائے گئے باقی رہا تمہارا کہنا کہ وہ بستی تھی یہ غلط ہے کیونکہ جوائی میں قلعہ تھا اور قلعہ شہروں میں ہوتا ہے۔ تیسرا جواب قریہ لفظ مشترک ہے جو بستی اور شہر دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔ مصر جامع لفظ خاص ہے۔

قریہ کا استعمال مصر جامع پر

زخرف $\frac{25}{2}$ } وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔

اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن مکے اور مدینے کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔ تو اس آیۃ کریمہ میں مکے اور مدینے کو اللہ تعالے نے قریتین فرمایا معلوم ہوا کہ لفظ قریہ بستی اور مصر جامع دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔

جوائی مصر تھا اور شارع اور کثرۃ اعداد نے اس وقت اس کو مصر جامع کا حکم بنا دیا جوائی میں آپ نے پڑھایا تو بعد ازاں آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہاں جمعہ کو شروع رکھتے کہ جب مصطفے اصلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جمعہ پڑھا دیا ہے تو ہم بھی اس سنت کو جاری رکھتے ہیں۔ حالانکہ بعد ازاں آپ کے زمانہ میں شہر کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھا گیا ہی نہیں۔ چلو جوائی تو تمہارے کہنے کے موافق اختلافی شہر ہو گیا مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت بڑی وسیع تھی اور جمعہ صرف ایک جگہ ہی ہوتا تھا جہاں آپ پڑھاتے تھے۔ باقی سب اصحاب جمعہ کے دن ظہر ہی پڑھتے تھے یا تم کہیں سے ثابت کرو۔

کر کوئی اور بھی کسی جگہ جمعہ پڑھنے کا مرکز بنا ہوا تھا اور فقیر نے حدیثوں سے ثابت کر دیا کہ دیہاتی اصحاب سفر کر کے آپ کی اقتدا میں جمعہ پڑھتے ورنہ گھر میں ظہر پڑھ لیتے۔

کلام خداوندی نے سورۂ جمعہ میں وَذَرُوا الْبَيْعَ سے شہریوں کو جمعہ کی دعوت دی ورنہ رب کریم اگر جمعہ کی دعوت عام فرماتا تو فرماتا کہ جمعہ کے دن کاروبار چھوڑ دو یا اپنا شغل چھوڑ دو کوئی ایسا لفظ استعمال فرماتا جو دیہاتی شہری سب کو شامل ہوتا جب اُس نے وَذَرُوا الْبَيْعَ سے تخصیص فرما دی تو اس سے شہریوں پر جمعہ کا حکم عائد ہوا باقیوں پر نہیں پھر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جمعہ سے بعض کو چھٹی دے دی کہ بیمار کو جمعہ میں آکر تکلیف اُٹھانے کی ضرورت نہیں گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ عورت کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ لڑکے کو چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے مسافر کو رخصت دے دی۔ غلام کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھے اور ایک وہ ہوں تمان کو بھی جمعہ کی چھٹی دے دی کہ تم بھی ظہر ہی پڑھ لو کیونکہ جمعہ جماعت کثیر سے ہوتا ہے جو لفظ جمعہ سے بھی واضح ہے دیہاتیوں کو رب کریم نے جمعہ معاف فرما دیا۔ قلیل کو بیمار عورت کو غلام مسافر کو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عنایت فرما دی اور پھر شہر کی تخصیص بھی شہر جامع سے ثابت ہو گئی کہ ایسا شہر ہو کہ جہاں حاکم وقت احکام شرعیہ کا حکم جاری کرنے والا ہو اگر ایسا حاکم جس نے احکام شرعیہ کا قیام کیا ہو یا حدود شرعیہ کو محفوظ رکھا ہو موجود نہ ہو تو پھر بھی جمعہ نہیں۔ اور یہ بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ظہر پڑھی اور جمعہ کا اختیار بھی دے دیا اسی لئے ہم حدود شرعیہ کے نہ قائم ہونے کی وجہ سے ظہر بھی پڑھ لیتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے فضیلۃً جمعہ بھی ادا کر لیتے ہیں۔ جمعہ پہلے پڑھتے ہیں اور ظہر بعد میں

تو جمعہ کے دن میں ظہر کا پڑھنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا اور جمعہ کے دن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ظہر کی جماعت کا وقت نہیں - فرمایا اس لیے ہم بھی جماعت نہیں کراتے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہی پڑھنے کا ارشاد فرما دیا - ہم بھی اس دن علیحدہ علیحدہ ہی پڑھتے ہیں یہ بھی ذمہ داری شرع کی ہے - اور جمعہ کو پہلے اس لیے پڑھتے ہیں کہ چونکہ جمعہ میں اختلاف کئی ایسے بھی ہیں جو ظہر کے تارک ہیں - تو اگر ہم نے ظہر پہلے ادا کی تو ایسے شخص جمعہ سے محروم رہ جائیں گے کہ تم نے تو ظہر پڑھ لی اب تمہارے پیچھے جمعہ نہیں پڑھتے تو اس لیے ہم جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر ظہر پہلے پڑھ لی تو جمعہ ضروری ہے کہ نفل ہو جائے گا - تو ہم پہلے جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر نفل ہوں تو ظہر تو ہو اور اگر جمعہ نہ ہو - ظہر بھی ادا کر لی تاکہ تارک الصلوٰۃ نہ بن جائیں -

اب فقہائے احناف کا فیصلہ عرض کرتا ہوں

جمعہ کے متعلق فقہا احناف کا متفقہ فیصلہ

مصر جامع کی تحقیق فقہ سے

۱- مراقی الفلاح ۳۰۸
۲- طحطاوی شریف ۳۰۴

وَالْمِصْرُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ کُلُّ مَوْضِعٍ لَہٗ مُفْتِیٌ وَ اَمِیْرٌ وَ قَاضٍ یُنَفِّذُ الْاَحْکَامَ وَ یُقِیْمُ الْحُدُوْدَ -

اور شہر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کے لیے مفتی بھی اور بادشاہ بھی اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری کرے اور حدود

شرعیہ کا قیام فرمائے۔

۳۔ مجمع الانہر ۱/۱۸۴ | وَالْمِصْرُ كُلُّ مَوْضِعٍ لَهُ أَمِيرٌ وَقَاضٍ يُنَفِّذُ الْأَحْكَامَ وَيُقِيمُ الْحُدُودَ۔

اور شہر ہر اس موضع کو کہتے ہیں جس کے لئے بادشاہ اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۴۔ ھدایہ اوّلین ۱۵۰ | لَا تَصِحُّ الْجُمُعَةُ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ أَوْ فِي مُصَلَّى الْمِصْرِ وَلَا تَجُوزُ فِي الْقُرَى لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ وَلَا فِطْرَ وَلَا أَضْحَى إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَالْمِصْرُ الْجَامِعُ كُلُّ مَوْضِعٍ لَهُ أَمِيرٌ وَقَاضٍ يُنَفِّذُ الْأَحْكَامَ وَيُقِيمُ الْحُدُودَ

اور جمعہ سوائے شہر جامع کے صحیح نہیں ہوتا یا شہر کی عیدگاہ میں اور بستیوں میں جمعہ جائز نہیں واسطے قول علیہ السلام کے مصر جامع کے سوا نہ جمعہ جائز ہے اور نہ ہی تشریق اور نہ ہی نماز فطر یعنی نہ بڑی عید نماز ہو سکتی ہے نہ چھوٹی اور مصر جامع ایسا شہر ہے جس کے لئے بادشاہ ہو اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۵۔ مبسوط للسرخسی ۲/۲۲ | وَظَاهِرُ الْمَذْهَبِ فِي بَيَانِ حَدِّ الْمِصْرِ الْجَامِعِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ سُلْطَانٌ أَوْ قَاضٍ لِإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَتَنْفِيذِ الْأَحْكَامِ وَلَنَا

۶۔ 〃 〃 〃

قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ

وَلَا فِطْرَ وَلَا اَضْحٰی اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ وَلِاَنَّ الصَّحَابَۃَ حِیْنَ فَتَحُوْا الْاَمْصَارَ وَالْقُرٰی مَا اشْتَغَلُوْا بِنَصْبِ الْمَنَابِرِ وَبِنَاءِ الْجَوَامِعِ اِلَّا فِی الْاَمْصَارِ وَالْمُدُنِ وَذٰلِکَ اِتِّفَاقٌ مِنْھُمْ عَلٰی اَنَّ الْمِصْرَ مِنْ شَرَائِطِ الْجُمُعَۃِ وَجَوَاثٰی مِصْرٌ بِالْبَحْرَیْنِ۔

اور ہمارے لئے دلیل ہے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سوائے مصر جامع کے نہ جمعہ جائز اور نہ ہی تشریق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا سوائے مصر جامع کے نہ جمعہ نہ تشریق اور نہ عید الفطر اور نہ عید قربانی کی اس لئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب شہروں اور بستیوں کو فتح کر لیا تو انہوں نے سوائے بڑے بڑے شہروں کے کہیں جامع مسجدیں نہیں بنائیں اور نہ ہی خطابت کے منبر رکھے اور یہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ بڑا شہر جمعہ کے شرائط سے ہے اور جواثا بھی بحرین کا شہر ہے۔

جواثی شہر بھی ثابت ہوا اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی خود قاضی بھی اور خود ہی حدود شرعیہ کے ایسے قائم کرنے والے کہ دنیا کا کوئی مسلمان بادشاہ ایسا حدود شرعیہ کا قیام نہیں کر سکتا۔

۲۔ مبسوط للسرخسی $\frac{۲}{۲۳}$ } ثُمَّ فِیْ ظَاھِرِ الرِّوَایَۃِ لَا تَجِبُ الْجُمُعَۃُ اِلَّا عَلٰی مَنْ سَکَنَ الْمِصْرَ وَالْاَرْبَاضَ الْمُتَّصِلَۃَ بِالْمِصْرِ۔

پھر ظاہر روایت میں ہے کہ جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس شخص پر جو مصر کا رہنے والا ہو اور جو شہر کے متصل محلے ہوں۔

فقہائے احناف کے نزدیک جمعہ اور ظہر کی نماز دونوں ادا کرے

۸۔ مبسوط للسرخسی ۲/۲۲ } اَنَّ مُحَمَّدًا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِحْتَاطَ وَقَالَ یُصَلِّی اَرْبَعًا اِحْتِیَاطًا وَذَالِکَ جُمُعَتُہٗ۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے احتیاط کیلیے اور فرمایا احتیاطاً چار رکعت پڑھے اور یہ اس کا جمعہ ہے۔

۹۔ فتح القدیر ۱/۴۱۱ } وَاِذَا اشْتَبَہَ عَلَی الْاِنْسَانِ ذَالِکَ یَنْبَغِیْ اَنْ
۱۰۔ بحر الرائق ۲/۱۵۳ } یُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ یَنْوِیْ بِھَا آخِرَ فَرْضٍ اَدْرَکْتُ وَقْتَہٗ وَلَمْ اُؤَدِّہٖ بَعْدُ فَاِنْ لَمْ تَصِحَّ الْجُمُعَۃُ وَقَعَتْ ظُھْرَہٗ وَاِنْ صَحَّتْ کَانَتْ نَفْلًا۔

جب انسان پر جمعہ مشتبہ ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت بعد جمعہ کے پڑھے اس کے ساتھ نیت کرے آخیر فرض کی جس کا وقت جس نے پایا اور ادا نہیں کیا تو اگر جمعہ صحیح نہ ہوا تو ظہر ادا ہو جائے گی اور اگر جمعہ صحیح ہو گیا تو چار رکعت نوافل ہو جائیں گے۔

۱۱۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۱۱۷ } ثُمَّ فِیْ کُلِّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّکُّ فِیْ جَوَازِ الْجُمُعَۃِ بِوُقُوْعِ الشَّکِّ فِی الْمِصْرِ اَوْ غَیْرِہٖ وَاَقَامَ اَھْلُہُ الْجُمُعَۃَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَیَنْوُوْا بِھَا الظُّھْرَ حَتّٰی لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَۃُ مَوْقِعَھَا یَخْرُجُ عَنْ عُھْدَۃِ فَرْضِ الْوَقْتِ بِیَقِیْنٍ کَذَا فِی الْکَافِیْ

وَهٰكَذَا فِي الْمُحِيْطِ ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْ نِيَّتِهَا قِيْلَ يَنْوِيْ آخِرَ ظُهْرٍ عَلَيْهِ وَهُوَ أَحْسَنُ وَالْأَحْوَطُ أَنْ يَقُوْلَ نَوَيْتُ آخِرَ ظُهْرٍ أَدْرَكْتُ وَقْتَهُ وَلَمْ أُصَلِّهِ بَعْدُ كَذَا فِي الْقُنْيَةِ وَفِيْ فَتْوٰى هُوَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ وَالسُّوْرَةَ فِي الْأَرْبَعِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ دِيَارِنَا كَذَا فِي التَّاتَارْخَانِيَةِ۔

پھر جس موضع میں جمعہ کے جواز کا یا مصر کے شرائط میں شک ہو یا اس کے علاوہ اور اس نے اپنے اہل کے لئے جمعہ قائم کر لیا لائق ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز پڑھیں اس کے لئے نیت نماز ظہر کی کرے۔ تاکہ اگر جمعہ ادا نہ ہو سکا تو اس کی جگہ اس کے ذمے سے جو وقتی فرض باقی تھا وہ ساقط ہو گا فقہ کی کتاب کافی میں ایسے ہی ہے اور ایسے ہی محیط میں ہے پھر انہوں نے اس کی نیت میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس پر آخر ظہر کی نیت کرے اور وہ زیادہ اچھا اور احوط ہے یہ کہے کہ میں نے آخر ظہر کی نیت کی جس کا وقت میں نے پا لیا ہے اور ابھی ادا نہیں کی اور فتویٰ میں ہے کہ لائق ہے کہ چاروں میں فاتحہ اور سورہ پڑھے جو ہمارے شہروں میں نماز پڑھی جاتی ہے فتویٰ تاتارخانیہ میں بھی ایسے ہی ہے۔

جمعہ اور ظہر کے متعلق شامی کا آخری فیصلہ

۱۲۔ شامی $\frac{1}{۲۴۸}$ } وَلَوْ صَلَّوْا فِي الْقُرٰى لَزِمَهُمْ أَدَاءُ الظُّهْرِ۔

اور اگر لوگ بستی میں نماز جمعہ پڑھیں تو ان کو ظہر کی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ملا جیون کا آخری فیصلہ

۱۳۔ تفسیرات احمدیہ ۴۶۰ } بَعْضُهُمْ اَدُّوا الظُّهْرَ فِي مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ سَعَوْا اِلَى الْجُمُعَةِ وَ اَكْثَرُهُمْ دَاوَمُوْا عَلٰى اَدَائِهَا وَ لَا عِلْمًا مِنْهُمْ بِاَنَّهَا مِنْ اَكْبَرِ شَعَائِرِ الْاِسْلَامِ وَ الْتَزَمُوْا بَعْدَهَا اَدَاءَ الظُّهْرِ لِكَثْرَةِ الشُّكُوْكِ فِي شَانِهَا وَ غَلَبَةِ الْاَوْهَامِ۔

بعض ان کے ظہر کو اپنے مکانوں میں ادا کر لیتے پھر جمعہ کی طرف دوڑتے اور ان کے اکثر پہلے جمعہ کو ادا کرنے پر ہمیشگی کرتے حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ جمعہ شعائر اسلام کا بڑا نشان ہے اور اس کے بعد انہوں نے ظہر کی نماز کو بھی لازماً ادا کیا کیونکہ جمعہ میں شکوک بہت ہیں اور اوہام کو غلبہ ہے۔

۱۴۔ کبیری ۵۱۲ } وَ عَنْ هٰذَا وَ عَنِ الْاِخْتِلَافِ فِي الْمِصْرِ قَالُوْا فِي كُلِّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّكُّ فِي جَوَازِ الْجُمُعَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَ يَنْوِيْ بِهَا الظُّهْرَ حَتّٰى لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا يَخْرُجُ عَنْ عُهْدَةِ فَرْضِ الْوَقْتِ بِيَقِيْنٍ كَذَا فِي الْكَافِيْ

اور جمعہ کے ان شرائط کی وجہ سے اور مصر کے اختلاف کی وجہ سے انہوں نے کہا ہے کہ جس موضع کے جواز میں شک ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت نماز ظہر ادا کرے تاکہ اگر جمعہ میں ادائیگی نہ ہوئی ہو تو اس کے ذمہ جو وقتی فرض تھا وہ

ٹھیک ہو جائے گا۔

۱۵۔ کبیری ۵۱۲ { وَالْاِحْتِیَاطُ فِی الْقُرٰی بِاَنْ یُّصَلِّیَ السُّنَّۃَ اَرْبَعًا ثُمَّ الْجُمُعَۃَ ثُمَّ یَنْوِیْ سُنَّۃَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا ثُمَّ یُصَلِّیَ الظُّھْرَ ثُمَّ رَکْعَتَیْ سُنَّۃِ الْوَقْتِ ھٰذَا ھُوَ الصَّحِیْحُ الْمُخْتَارُ۔

اور بستی میں احتیاط یہ ہے کہ چار رکعت نماز سنت ادا کرے پھر جمعہ پڑھے پھر جمعہ کی چار سنتوں کی نیت کرے۔ پھر ظہر کی نماز پڑھے پھر دو رکعت وقتی سنتیں ادا کرے یہی وہ صحیح مذہب پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ شامی ۱/۷۵۰ { وَنَقَلَ الْمُقَدَّسِیُّ عَنِ الْمُحِیْطِ کُلُّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّکُّ فِیْ کَوْنِہٖ مِصْرًا یَنْبَغِیْ لَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا بِنِیَّۃِ الظُّھْرِ اِحْتِیَاطًا حَتّٰی اَنَّہٗ لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَۃُ مَوْقِعَھَا یَخْرُجُوْنَ عَنْ عُھْدَۃِ فَرْضِ الْوَقْتِ بِاَدَاءِ الظُّھْرِ وَمِثْلُہٗ فِی الْکَافِیْ۔ اور مقدسی نے محیط سے نقل کیا ہے کہ جس موضع میں مصر کے متعلق شک ہو جائے لائق ہے کہ لوگ چار رکعت جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سے احتیاطاً ادا کرلیں تاکہ اگر جمعہ نہ واقع ہو تو اس کی جگہ ظہر کے ادا کرنے سے اس کے ذمہ جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے گا اور ایسے ہی کافی میں ہے۔

علامہ شامی کا فیصلہ

۱۷۔ شامی ۱/۷۵۱ { (تتمہ) قُلْتُ وَحَاصِلُہٗ اَنَّہٗ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ

عَشْرَ رَكْعَاتٍ اَرْبَعًا سُنَّتَهَا وَاَرْبَعًا اٰخِرَ ظُهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ الْوَقْتِ

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد دس رکعات پڑھے چار سنتیں چار آخر ظہر اور دو رکعتیں سنت وقت۔

علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

۱۸۔ فتویٰ خیریہ جلد اوّل ، { وَالْاِحْتِيَاطُ فِي الْقُرٰى اَنْ يُّصَلِّيَ السُّنَّةَ اَرْبَعًا ثُمَّ الْجُمُعَةَ ثُمَّ يَنْوِيَ اَرْبَعًا سُنَّةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ الْوَقْتِ فَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ الْمُخْتَارُ۔

اور احتیاط بستی میں یہ ہے کہ چار رکعت سنتیں ادا کرکے پھر جمعہ پڑھے پھر چار سنتیں جمعہ کی پڑھے پھر ظہر کی نماز ادا کرے پھر فقط دو سنتیں ادا کرے پھر یہی صحیح اور پسندیدہ مذہب ہے

۱۹۔ مجمع الانہر $\frac{1}{85}$ { ثُمَّ كُلُّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّكُّ فِي جَوَازِ الْجُمُعَةِ بِفَوَاتِ شَرْطِهَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَنْوِيْ بِهَا الظُّهْرَ لِيَخْرُجَ عَنْ فَرْضِ الْوَقْتِ بِيَقِيْنٍ لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا كَمَا فِي الْكَافِيْ وَفِي الْقُنْيَةِ لَمَّا بَعْضُ الْمَشَائِخِ لَمَّا ابْتُلِيَ اَهْلُ مَرْوَ بِاِقَامَةِ جُمُعَتَيْنِ مَعَ اخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ فِي جَوَازِهِمَا اَمَرَهُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِاَدَاءِ الْاَرْبَعِ بَعْدَ الظُّهْرِ حَتْمًا اِحْتِيَاطًا۔

پھر جس جگہ جواز جمعہ میں شرائط کے فوت ہونے سے شک ہو لائق ہے کہ چار

رکعت نماز پڑھے اور ظہر کی نیت کرے کہ اس کے ذمے جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے کہ اگر جمعہ نہ جائز ہو تو وہ اس کی جگہ درست ہو جائے اور قنیہ میں ہے بعض مشائخ سے کہ جب اہل مرو دو جمعوں کے قائم کرنے میں مبتلا ہوئے تو ان کے جواز میں علماء کا اختلاف ہوا تو اس زمانہ کے ائمہ نے حکم دیا کہ چار رکعت بعد ظہر کی لازمی احتیاطاً پڑھی جاویں۔

طوالت کی وجہ سے مختصر چند حوالہ جات پیش کئے ہیں جو احناف کے لئے کافی ہیں۔ اے حنفیت کے دعوے کرنے والو! فقہاء نے فتویٰ دے دیا جو مذکور ہو چکا ہے کہ مصر جامع نہ ہو یعنی حدود شرعیہ کا اگر قیام نہ ہو تو ظہر ضرور پڑھو۔ یہ فقہاء احناف کا متفقہ فیصلہ ثابت ہوا اب ان شرائط کی عدم موجودگی میں بھی کوئی شخص ظہر چھوڑ دے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے۔ بلکہ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ کا راستہ اس نے اختیار کیا ہوا ہے جو بلا شرائط ظہر کی نماز کو ترک کرتا ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت تک ادا فرمایا اور جمعہ تعطیل جس کو میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار ترک فرمایا آپ کے زمانہ میں صحابہ کرام دیہاتوں والے کبھی آکر جمعہ ادا کرتے کبھی نہ آتے بلکہ گھروں میں ظہر ادا کر لیتے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز فقدان شرائط کے باوجود پڑھنے کی اجازت بھی فرما دی۔ اس لئے ہم بفضلہ تعالیٰ ہر جگہ اس اختیاری مضمون جمعہ کو بھی ادا کر لیتے ہیں اور شرائط جمعہ کے نہ ہونے کی وجہ سے یعنی نفاذ احکام شرعیہ بھی نہیں اور حدود شرعیہ کا قیام بھی نہیں اس لئے ظہر کو بھی ضروری ادا کر لیتے ہیں جو سنت سے بھی اور فقہاء کے اقوال سے بھی ثابت ہو چکا ہے اس لئے ہم تو بھائی دو نوں ڈیوٹیوں کو ذمہ داری سے ادا کرتے ہیں اور مؤاخذہ خداوندی سے خوف زدہ ہیں اب حکمران کو ہے جو احکام شرعیہ کے عدم نفاذ کے باوجود اور حدود شرعیہ سے قاصر رہنے کی بنا پر بھی

بلا شرائط عین فریضہ کو ترک کرتے ہیں وہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ سے خائف نہیں ہیں۔

منکرین کی کتابوں کے حوالے

تذکیر الاخوان ۲۵۲

گرچہ شرطیں سب ملیں تو ہے بھلا — بے شبہ جمعہ وہاں کرنا ادا
ایک جس جا شرط ہو کم اے فتا — تو بھی جمعہ کو نہ ہرگز کر قضا
ظہر بھی پڑھ لے تو بہتر کار ہے

انواع مولوی بارک اللہ ۲۳۹

جتھے شک جمعہ وچ ہووے کیجئے جمعہ ادا — بعد جمعہ احتیاطی پیشی پڑھنی لازم آ
آخر ظہر جو میرے ذمے نیت ایہ کریئے — ہر رکعت وچ فاتحہ پچھے سورت نال جوڑیئے

فقہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہو گیا قرآن وحدیث صحیحہ سے بھی ظہر بلا شبہ وجمعہ با شرائط ثابت ہو گیا اور تمہارے اکابرین نے تسلیم کر لیا گو دبی زبان سے ہی سہی اب فیصلہ تم پر ہے چاہے ظہر کو چھوڑ دو یا پڑھ لو یہ ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے اللہ ہو گی ہم نے سنا دیا ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

بَابُ النَّوافِل

نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے

(۱) بنی اسرائیل ۱۵/۹ { وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

اور رات کو تہجد پڑھیئے آپ کے لیے نفل ہوں گے شاید آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر پہنچا دے۔

(۲) الدھر ۲۹/۲ { وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا۔

اور رات کو اللہ کے لئے سجدہ کیجیے۔ اللہ کی تسبیح بیان کیجئے لمبی رات۔

(۳) المزمل ۲۹/۱ { اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا۔

بے شک آپ کے لئے دن میں لمبا تسبیح کرنا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ دن میں بھی ہر نماز کے بعد نوافل پڑھنے چاہئیں جو سَبْحًا طَوِيْلًا سے واضح ہے اور جو لوگ دن کو نوافل ادا نہیں کرتے وہ اس آیۃ کریمہ سے اعراض کرتے ہیں۔

رات کے نوافل

(۴) الدھر ۲۹/۲ { وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا۔

اور رات کو خدا کے لیے سجدہ کیجئے اور لمبی رات رب کی تسبیح بیان فرمایئے۔ (نوافل سے)

نفلی عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کو سیاہ نہیں ہوگا

(۵) یونس ۱۱/۳ } لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ۔

جن لوگوں نے اچھی نیکی کی اور زیادتی بھی کی ان کے مونہوں پہ سیاہی نہ چڑھے گی اور نہ ہی ذلیل ہوں گے یہی ہیں جنتی لوگ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى۔ جو نیکیاں رب کریم نے مقرر یا فرض فرمائی ہیں اور زِيَادَةٌ سے نفلی عبادت ہے تو رب کریم نے فرمایا کہ جو زائد عبادت نوافل پڑھتے ہیں۔ ان کے مونہوں پر سیاہی نہ ہوگی۔ تو ثابت ہوا کہ جو نوافل کے تارکین ہیں ان کے مونہوں پہ سیاہی ہوگی۔ اب فیصلہ تم کرو کہ تارکین نوافل کے مونہوں پر سیاہی ہے یا نہیں۔

(۶) معارج ۲۹/۱ } اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۔

بے شک انسان کچے عقیدے کا پیدا کیا گیا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے جزع فزع کرتا ہے اور جب اس کو کشادگی ہوتی ہے نیکی سے رک جاتا ہے۔ مگر نماز پڑھنے والے جو وہ اپنی نمازوں پر قائم ہونے والے ہیں۔ اس آیۃ کریمہ سے بھی زائد عبادت کرنا ثابت ہوئی۔

نوافل کے تارکین قیامت کو ذلیل ہوں گے

پ ۲۹ القلم ۲ | يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ۔

اس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائینگے تو سجدے کی طاقت نہ رکھیں گے (شرم کے مارے) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت چڑھی ہوگی (اس کی وجہ یہ ہے) کہ وہ دنیا میں سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ تندرست ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دنیا میں نفلی سجدے کے تارک ہوں گے قیامت میں اُن کو سجدہ نصیب نہ ہوگا اور نہ ہی وہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العزت کا ارشاد ہے تَقَرَّبَ عَبْدِي بِالنَّوَافِلِ بخاری شریف بندہ جب نوافل پڑھتا ہے تو میں بندہ کے قریب ہوتا ہوں۔ جو شخص دنیا میں تارک نوافل ہے خداوند کریم کے قریب ہونے سے اُس نے دنیا میں اجتناب کیا۔ قیامت میں شرم کے مارے تارکین نوافل کی آنکھیں اُونچی نہ ہوں گی۔ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ۔ حالانکہ ملائکہ کہیں گے کہ رب کریم نے مؤمنین کے لئے اپنی نورانی پنڈلی کھولی ہے سجدہ کرو تو تارکین نوافل چونکہ دنیا میں باوجود تندرست ہونے کے نوافل ترک کر کے قرب خداوندی سے اجتناب کرتے تھے اس لئے وہ یوم قیامت اپنی آنکھوں کو اونچا نہ کر سکیں گے اور نہ ہی دیدار الٰہی کر سکیں گے تو سجدے سے بھی محروم رہیں گے اور جو لوگ دنیا میں دن کو ہر نماز کے بعد اور رات کو نوافل

پڑھتے ہیں۔ تو دنیا میں جب وہ نوافل پڑھتے تھے خدا ان کے قریب ہوتا تھا۔ قیامت میں جب رب کریم نورانی پنڈلی ظاہر فرمائے گا تو نوافل پڑھنے والے دیدارِ الٰہی کرکے سجدہ میں گریں گے۔

۷۔ القلم ۲۹/۱ } قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ۔

ان کے درمیان کا کہے گا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح (نوافل) کیوں نہیں پڑھتے تو وہ کہیں گے ہمارا رب پاک ہے ہم ظالم تھے پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے بعض بعض پر ملامت کرینگے کہیں گے کہ ہائے ہماری ہلاکت ہم دنیا میں سرکش تھے۔

(۱) اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نوافل کے تارکین قیامت کے دن اپنے سرکش ہونے کا اقرار کریں گے کہ ہم اپنی سرکشی اور تکبر سے نوافل ترک کرتے رہے۔

(۲) اس دن سُبْحٰنَ رَبِّنَا کہیں گے لیکن اس دن کا اقرار فائدہ نہ دے گا۔

(۳) بعض تارکین نوافل بعض تارکین کو ملامت کریں گے کہ تم نے ہمیں کہا کہ نوافل زائد چیز ہے کوئی ضروری نہیں تو وہ جواب دیں گے کہ افسوس ہمیں آج معلوم ہو رہا ہے اور ہلاک ہو رہے ہیں یہ ہماری سرکشی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے نوافل ترک کیے۔

قرآن کریم سے نوافل کی ضرورت اور فوائد ثابت کیے گئے اور تارکین نوافل کو جو نقصان ہوگا وہ قیامت کو انہیں معلوم ہوگا۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نوافل کو لازمی سمجھ چاہے ترک نوافل پر جمے رہو تم دنیا کے سامنے اظہار کرتے ہو کہ ہم بڑے خدا کے پجاری ہیں لوگ مشرکین ہیں جن کو تم مشرکین مبتدعین کا خطاب دیتے ہو وہ دن رات نوافل اور ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور تم نوافل کے تارک بن کر منہ پھیر لیتے ہو

کیا اسی کو توحید والا کہتے ہیں کہ جو عبادت خداوندی کا تارک ہو اس کا فیصلہ انشاءاللہ العزیز یوم قیامت ہو گا۔ فَسَتُبْصِرُ وَ يُبْصِرُوْنَ ۔

باب التراویح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیس۲۰ تراویح پڑھتے رہے

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۴
(۲) آثار سنن ۲/۵۶

حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا ابراهیم بن عثمان عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں ہمیشہ بیس۲۰ رکعت اور وتر پڑھتے تھے ۔

۲۔ مجمع الزوائد ۳/۱۷۲

وَعَنْ ابن عباس قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان میں بیس رکعات اور وتر پڑھتے ۔

تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنت مقرر فرمائی ہے

۴۔ نسائی شریف ۱/۳۰۸ } حدثنی ابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالیٰ فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامہ فمن صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تبارک وتعالےٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان کے دن کے روزے رکھے اور رمضان کی راتوں کو قیام کیا۔ ایمان ولقین سے تو گناہ سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہے۔

نوٹ: رمضان شریف کی راتوں کے قیام سنت کا نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تراویح فرمایا ہے اور جہاں رمضان شریف کے قیام اللیل کا ذکر ہوگا۔ تو ان کا نام تراویح ہوگا اور جہاں تراویح کا ذکر ہوگا۔ وہاں تراویح کی تعداد بیس ہوگی۔

مسئلہ: اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ نماز تراویح علیحدہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائیں۔ تہجد رب کریم نے پہلے فرض فرمائے اور پھر فتہجد بہ نافلۃ لک سے تہجد کو نفل فرما دیا تو جو لوگ رمضان کی رات کی تراویح کو تہجد کہہ دیں تو وہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں ہیں جو اس حدیث شریف سے واضح ہے۔ تہجد قرآن کریم کی آیت قم اللیل سے فرض ہوئے اور فتہجد بہ نافلۃ لک

سے نوافل رہ گئے جو تمام سال رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کی خصوصیت صرف رمضان میں نہیں تراویح کی خصوصیت صرف رمضان میں ہے باقی سال نہیں۔

۵۔ کنز العمال ۴/۲۹۶ | شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (هب عن عبد الرحمٰن بن عوف)

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف کا ایسا شاندار مہینہ ہے جس میں تم پر تمام مہینے کے روزے فرض کئے گئے ہیں اور میں نے تم پر اس مہینے میں اس کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کی راتوں کو ایمان اور یقین سے قیام کیا گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جس مسلمان پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اس کے لئے رمضان شریف کی راتوں کو تراویح پڑھنا سنت ہے اور جو مسلمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے اس کے فرائض بھی از روئے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناقص ہیں یعنی جو شخص تراویح کا تارک ہے اس کے رمضان شریف کے روزے بھی ناقص ہیں۔

۶۔ کنز العمال ۴/۲۹۶ | إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صَوْمَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَيَقِينًا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَىٰ (هب عن عبد الرحمٰن بن عوف)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کے مہینے کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا ایمان اور یقین سے اس کی سابقہ زندگی کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رمضان شریف کے مہینے کے دن کو روزے رکھنا اور رات کو تراویح پڑھنا یہ لازم و ملزوم ہیں اور دونوں کی ادائیگی سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ ان کا تارک گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اور ان تینوں حدیثوں سے یہ بھی واضح ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا رمضان شریف کی ایک خاص مستقل نماز ہے جو دوسرے مہینوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسنون نہیں فرمائی یہ حدیثیں فرقہ وہابیہ کا مستقل رد ہیں جو کہتے ہیں کہ تراویح رمضان شریف کی مستقل نماز نہیں بلکہ نماز تہجد کو ہی تراویح کہا گیا ہے لیکن یہ فرقہ چونکہ دینی عقل سے کورا ہے اس لئے یہ نہیں سمجھتا کہ نماز تہجد پہلے فرض تھی بعد میں سنت مقرر ہوئی اور نماز تراویح آخر زمانے میں سنت مقرر ہوئی۔

خلیفہ ثانی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ کی خلافت میں بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح رائج رہیں

۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳ { حدثنا وکیع عن مالک بن انس عن یحیی بن سعید اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّی

بِھِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً۔

یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو بیس رکعات نماز پڑھائے۔

۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶ } وقد اخبرنا ابوعبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین بن فنجویہ الدینوری بالدامغان ثنا احمد بن محمد بن اسحٰق السنی انبا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ثنا علی بن الجعد انبا ابن ابی ذئب عن یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال کانوا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَھْدِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ فی شَھْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَکَانُوْا یَقْرَؤُنَ بِالْمِئِیْنَ وَکَانُوْا یَتَوَکَّؤُنَ عَلٰی عُصِیِّھِمْ فِیْ عَھْدِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ تعالٰی عَنْہُ مِنْ شِدَّۃِ الْقِیَامِ۔

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں رمضان شریف کے مہینے میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور اس میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں لمبے قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاٹھیوں پر ٹیکیے لگاتے تھے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح ثابت ہوگئیں۔

۹۔ السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ } ابنا ابو احمد العدل انبا محمد بن جعفر المزکی ثنا محمد بن ابراھیم ثنا ابن بکیر ثنا

مالک عن یزید بن رومان قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً۔

یزید بن رومان سے روایت ہے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ کھڑے ہوتے تھے رمضان میں تئیس ۲۳ رکعات کے ساتھ۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رض کے زمانے میں بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح رائج رہیں

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا ابو بکر ثنا وکیع عن سفیان عن ابی اسحاق عن عبد اللہ بن قیس عن شتیر بن شکل اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ وَالْوِتْرَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے امام مسجد شتیر بن شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ وہ ہمیشہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھاتے رہے۔

۱۱۔ السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ } وانبا ابو زکریا بن اسحٰق انبا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب ثنا محمد بن عبد الوہاب انبا جعفر بن عون انبا ابو الخصیب قَالَ کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیْدُ بْنُ غَفَلَۃَ فِیْ رَمَضَانَ فَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَرُوِّیْنَا عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلٍ وَّکَانَ مِنْ اصحاب علی رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَؤُمُّھُمْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَّفِیْ ذَالِکَ قُوَّۃٌ۔

ابو خصیب نے کہا کہ سوید بن غفلہ رمضان شریف میں ہماری امامت کراتے تھے

تو پانچ تراویح یعنی پانچ چھکے ۲۰بیس رکعات نماز پڑھانے اور شتیر بن شکل حضرت علی المرتضیٰ رض کے اصحاب سے تھے وہ ان کو رمضان شریف کے مہینے میں بیس۲۰ رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور یہ روایت قوی ہے ۔

۱۲ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا وکیع عن حسن بن صالح عن عمرو بن قیس عن ابی الحسنا اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بِھِمْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ رمضان میں مسلمانوں کو ۲۰بیس رکعات تراویح پڑھائے ۔

اکابرین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل تمام عمر بیس تراویح پر رہا

۱۳ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا حمید بن عبد الرحمٰن عن حسن عبد العزیز بن رفیع قَالَ کَانَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ویوتر بثلاث

ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدینۂ طیبہ میں صحابہ کرام اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رمضان شریف میں بیس رکعتیں تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے ۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی تمام دنیا کے دار الاسلام مدینہ طیبہ میں رمضان شریف میں تراویح بیس رکعات اور تین وتر پڑھی جاتی رہیں

۱۴ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا ابو معاویۃ عن حجاج عن ابی اسحاق عن الحارث اَنَّہٗ کَانَ یَؤُمُّ

النَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

حارث سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف کے مہینے کی راتوں میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا غندر عن شعبۃ عن خلف عن ربیع واثنی علیہ خیرا عن ابی البختری اَنَّهُ

كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ ۔

ابو البختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف میں ہمیشہ پانچ چوکے نماز پڑھاتے رہے اور ہمیشہ تین رکعات سے وتر کرتے۔

۱۶۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا الفضل بن دکین عن سعید بن عبید ان علی بن ربیعۃ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ

فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ۔

علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ رمضان شریف میں پانچ چوکے رکعات اور تین رکعات وتر پڑھاتے۔ نزدیک عربی زبان میں چوکے کو کہتے ہیں تو تراویح بیس رکعات اور تین وتر ثابت ہوئے۔

۱۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا ابن نمیر عن عبد الملک عن عطاء قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے زمانے میں مسلمان تیئیس[۴۳] رکعتیں مع وتر پڑھتے تھے۔

۱۸۔ ترمذی شریف $\frac{1}{119}$ } وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

اور اکثر اہل علم اس پر عامل ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور ان کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں روایت کی گئی ہیں اور یہی سفیان ثوری کا قول ہے اور ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے شہروں میں مکہ معظمہ میں میں نے پایا کہ وہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۔ کنز العمال $\frac{4}{298}$ } اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّيْ فِيْ لَيْلَةٍ مِنْهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ لَهَا سِتُّوْنَ اَلْفَ بَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مُوَشَّحٍ بِيَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ فَاِذَا صَامَ اَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ عَلٰى يَوْمٍ

سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اِلٰى اَنْ تَوَارٰى بِالْحِجَابِ وَكَانَ لَهٗ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا خَمْسَمِائَةِ عَامٍ (ھب عن ابی سعید)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور رمضان شریف کی راتوں میں ایماندار آدمی جو نماز پڑھتا ہے ہر سجدے کے بدلے اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جنت میں اس کے لئے سرخ یاقوت کا ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں۔ اس کے ہر دروازے میں سرخ رنگ کے یاقوتی جڑاؤ کا ایک سونے کا محل ہوتا ہے ایماندار آدمی جب رمضان شریف کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں رمضان شریف کے ہر دن یہی ثواب رائج رہتا ہے اور صبح کی نماز سے مغرب تک پورا رمضان شریف کا مہینہ روزانہ ستر ہزار فرشتہ اس کے لئے معافی مانگتا ہے اور رمضان شریف میں دن یا رات ہر سجدے کے ثواب میں جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے جس کا سایہ اتنا وسیع ہوتا ہے کہ اس کے سائے میں پانچ سو برس گھوڑا دوڑایا جاسکتا ہے۔

کیوں بھئی دیکھ لیا تم مسلمانوں کو صرف آٹھ رکعات رمضان شریف کی راتوں میں پڑھاتے ہو اور سنی مسلمان بیس رکعات تراویح پڑھاتے ہیں ایک سجدے کی ڈیڑھ

ہزار نیکی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ایک رکعت کے دو سجدے ایک رکعت کی تین ہزار نیکیاں تمام چھتیس ۳۶ ہزار نیکیاں بارہ رکعات میں تم نے مسلمانوں کو کتنا خسارہ دیا تم وہابی فرقہ خود بھی خسارے میں ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر خسارے کی طرف لے جارہے ہو خداوند کریم کا خوف کرو فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بیس تراویح ثابت کر دیا اور تراویح کی آٹھ رکعات کا عقیدہ بنا کر تم نے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ میں رکھا ہوا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اجماع امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہو۔

پانچ روپے نقد انعام

اس شخص کو دیے جائینگے جو رمضان شریف میں آٹھ تراویح کی ایک حدیث پیش کر دے۔

نقطہ: لفظ تراویح جمع ہے اس کا واحد ترویحہ ہے اور ترویحہ چار کے لئے استعمال ہوتا ہے اور جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے آٹھ رکعات پر ترویحتین کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو آٹھ رکعات پر تراویح کا لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔

محدث امام نووی کا عقیدہ بیس تراویح پر تھا

و کتاب الاذکار للنووی ۸۳ } اِعْلَمْ اَنَّ صَلٰوۃَ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃٌ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَ ھِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ تو یقین کرے کہ تراویح کی نماز تمام علماء احادیث کے اتفاق سے بیس تراویح سنت ہیں ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرے۔

مسلمانو فقیر نے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، خلفاء الراشدین المہدین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، باقی اکابرین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین سے بیس رکعات تراویح ثابت کردیں یعنی خیر القرون میں تراویح بیس رکعات ہی پڑھی جاتی رہیں اور نماز تہجد دو رکعات، چار رکعات، آٹھ رکعات اور بارہ رکعات پہلے فرض تھیں بعد میں اللہ تعالےٰ نے ان کو فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ سے نوافل کا حکم فرما دیا وہابی چونکہ عبادت خداوندی سے قدیمی محروم ہے اس لئے اس نے نماز تراویح کو نماز تہجد میں مدغم کرنے کی کوشش کی ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو ایک کا حکم نہیں دیا یعنی خیر القرون میں نماز تہجد اور نماز تراویح کے ایک ہونے کا ثبوت کہیں سے ہی نہیں نہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، نہ تابعین نہ تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور نہ ہی محدثین نے یہ فتویٰ دیا یہ بدعت صرف وکی ٹیل اہلحدیثوں کی ایجاد کردہ ہے نام تو اہلحدیث رکھا لیا لیکن عبادات، معاملات — بلکہ ہر قانون شرعی کو قرآن و احادیث اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف آلٹ کر حرمات خداوندی اور نجاسات غلیظہ کا عادی بنا کر مسلمانوں کو روحانیت سے عاری کرکے اسلام سے دور بنا دیا جو عبادت خداوندی کو بدعت کہے نفلی عبادۃ سے گریز کرے اس جیسا خداوند کریم سے دور افتادہ کون ہو سکتا ہے اسی بنا پر اس فرقہ وہابیہ غیر مقلدیہ میں ایک ولی اللہ نہ ہؤا نہ ہے نہ ہوگا اور نہ ہی ممکن ہے تمام اولیاء اللہ اغیاث و اقطاب بیس رکعات تراویح پڑھتے رہے۔

وہابیو! اب بھی وقت ہے اپنی زندگی برباد نہ کرو اور سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، تابعین تبع تابعین اور محدثین

کی مخالفت نہ کرو اپنے مولویوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ نہ دو بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور اولیاء اللہ اغیاث و اقطاب کی اتباع میں بیس رکعات تراویح پڑھ کر قرب خداوندی حاصل کر لو یہ تمہارے وہابی ملاں کل کو تمہارے کام نہ آئیں گے اور تمہیں عبادت خداوندی سے عمداً محروم رکھ رہے ہیں لیکن تم بیچارے ایسے سادے ہو کر ان کی ظاہریت کو دیکھ کر پھنس جاتے ہو افسوس ہے ایک ٹیڈی پیسہ گم ہو جائے فکر مند ہوتے ہو تمہارے ملاں دن رات دنیا کے چندے کے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہیں اور بغیر کمائی کے اپنی جائیدادیں بنا رہے ہیں اور تم ان کی اقتداء میں اپنے دین و دنیا میں خسارے سے جا رہے ہو فرمان خداوندی فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کو قبول کر کے عبادات میں ترقی کی طرف بڑھو سوائے وہابیوں کے دینی خسارے کو کوئی پسند نہیں کرتا فَتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْوَھَابِیُّوْنَ اب اغیاث و اولیاء اللہ سے صرف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدے کو عرض کر دیتا ہوں۔

صلوٰۃ التراویح اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

۱۰۔ غنیۃ الطالبین ص ۵۶۳ } وَصَلٰوۃُ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّاھَا لَیْلَۃً وَقِیْلَ لَیْلَتَیْنِ وَقِیْلَ ثَلَاثًا ثُمَّ انْتَظَرُوْہُ وَلَمْ یَخْرُجْ وَقَالَ لَوْ خَرَجْتُ لَفُرِضَتْ عَلَیْکُمْ ثُمَّ اِنَّھَا اُسْتُکْمِلَتْ فِیْ اَیَّامِ عُمَرَ فَلِذٰلِکَ اُضِیْفَ اِلَیْہِ لِاَنَّہٗ اِبْتَدَأَھَا فَتْوٰی فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ فِیْ اَیَّامِ خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ الصدیق وَصَدْرٍ مِّنْ خِلَافَۃِ عمر وَیُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ھٰذِہِ التَّرَاوِیْحَ مِنْ حَدِیْثٍ سَمِعَہٗ مِنِّیْ قَالُوْا وَمَا ھُوَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا یُسَمّٰی حَظِیْرَۃَ الْقُدْسِ وَھِیَ مِنَ النُّوْرِ فِیْھَا مَلَائِکَۃٌ لَا یُحْصٰی عَدَدُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی عِبَادَۃً لَا یَفْتُرُوْنَ سَاعَۃً فَاِذَا کَانَ لَیَالِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اسْتَاْذَنُوْا رَبَّھُمْ اَنْ یَّنْزِلُوْا اِلَی الْاَرْضِ فَیُصَلُّوْنَ مَعَ بَنِیْ اٰدَمَ فَکُلُّ مَنْ مَسَّھُمْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْ مَسُّوْہُ سَعِدَ سَعَادَۃً لَا یَشْقٰی بَعْدَھَا اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ اِذْ ذَاکَ نَحْنُ اَحَقُّ بِھٰذَا فَجَمَعَ التَّرَاوِیْحَ وَنَصَبَھَا وَیُرْوٰی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ اِذَا خَرَجَ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَسَمِعَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ نَوَّرَ اللّٰہُ قَبْرَ عُمَرَ کَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ بِالْقُرْاٰنِ

وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ اَنَّ عَلِيًّا اجْتَازَ بِالْمَسَاجِدِ وَهِيَ تَزْهَرُ بِالْقَنَادِيْلِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيْحَ تَعَالٰى نَوَّرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى عُمَرَ قَبْرَهٗ كَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَنَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ عَلَّقَ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ قِنْدِيْلًا لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُطْفِئَ ذٰلِكَ الْقِنْدِيْلُ . . . . . وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً يَجْلِسُ عَقِبَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ فَهِيَ خَمْسُ تَرْوِيْحَاتٍ كُلُّ اَرْبَعَةٍ مِّنْهَا تَرْوِيْحَةٌ وَيَنْوِيْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ التَّرَاوِيْحِ الْمَسْنُوْنَةِ اِذَا كَانَ مُنْفَرِدًا اَوْ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ مَامُوْمًا ۔

حضرت پیر پیران غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز تراویح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جنہیں اپنے ایک رات کو پڑھا بعض نے کہا ہے کہ دو راتیں بعض نے کہا ہے تین راتیں پڑھیں پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی انتظار کی آپ تشریف نہ لائے اور آپ نے فرمایا اگر میں آجاتا تو تم پر صلوٰۃ تراویح فرض ہو جاتی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں شروع کی گئیں اسی لئے حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کی گئیں کیونکہ آپ نے ان کو شروع کیا۔ . . . پھر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حکم یہی رہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت میں اور شروع خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی بات نہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تراویح کے متعلق مجھ سے حدیث سنی اگر

نے کہا اے امیر المومنین وہ کونسی حدیث ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالےٰ کا ایک مقام عرش کے قریب حضیرۃ القدس ہے اور وہ نوری مقام ہے۔ ملائکہ کی رہائش گاہ ہے جن کا اندازہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ جو ایک آن بھی کوتاہی نہیں کرتے پھر جب رمضان شریف کی رات آتی ہے تو تمام ملائکہ اپنے رب کریم سے زمین پر اترنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ تو وہ ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو انہیں ملتا ہے یا وہ اسے ملتے ہیں تو وہ انسان ایسا نیک بخت ہوتا کہ اس کے بعد بدبخت ہو سکتا ہی نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جب یہ سنت ہے تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ کو جمع فرمایا اور تراویح کی سنت کو جاری کر دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ اول رات تشریف لائے۔ تو آپ نے مساجد میں قرآن کو سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن فرمائے جیسا کہ اس نے اللہ تعالےٰ کی مسجدوں کو قرآن سے روشن فرمایا ہے اور اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور دوسرے الفاظ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد سے گزرے اور وہ مسجد قندیلوں سے منور تھی اور لوگ نماز تراویح پڑھ رہے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالےٰ حضرت عمر کی قبر کو منور فرمائے جیسا کہ اس نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالےٰ کے گھروں سے کسی گھر کی قندیلوں سے سجایا تو فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اُن ملائکہ کی تعداد ستر ہزار ہے۔ جب تک یہ قندیل گل نہیں ہوتی ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگتے ہی رہتے ہیں۔ . . . اور صلوٰۃ تراویح کی گنتی بیس رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے پیچھے بیٹھے اور سلام پھیرے تو یہ پانچ تراویح ہیں اور ایک ترویح چار رکعت کا ہوتا ہے اور ہر دو رکعتوں میں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنت تراویح پڑھتا ہوں اکیلا ہو یا امام یا مقتدی۔

کیوں بھئی اب آنبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تمام اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ تک اور چاروں ائمہ کرام کا بھی سنت تراویح کے متعلق یہی ثابت ہوا کہ تمام بیس رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھتے رہتے اب تمہاری مرضی پر ہے عمل کرو یا نہ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

باب الدُعاء

دُعاء کا حکم قرآن کریم سے

۱- الاعراف ۷/۸ { اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔

اپنے رب سے دُعا مانگو عاجزی کر کے اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اُدْعُوْا صیغہ امر ہے اور قاعدہ ہے اَلْاَمْرُ لِلْوُجُوْبِ امر اکثر وجوب کا حکم رکھتا ہے تو خدا سے دُعا مانگنا فرض ثابت ہوا جیسے حکم نماز ویسے حکم دُعا کا۔

اِس ارشاد الٰہی نے اپنے رب سے دعا مانگنے کا اعلان فرمایا اگر نماز کی دعا ہی کافی ہوتی تو نماز کا حکم سینکڑوں دفعہ ہو چکا پھر دعا کی خصوصیت کیوں؟ ثابت ہوا کہ یہ دعا مانگنا ارشاد الٰہی نماز کے علاوہ بھی ہے اب جو شخص نماز ادا کر کے بعد میں اس حکم الٰہی کو ادا کرنے کے لئے دُعا مانگتا ہے تو ایسے شخص نے ارشاد الٰہی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ کو شکریے سے قبول کیا تو ارشاد الٰہی ہے۔

اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔

جب تمہارے رب نے اعلان فرمایا البتہ اگر تم نے میرا شکریہ ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے انکار کردیا بے شک میرا عذاب البتہ سخت ہے۔

اس آیۃ کریمہ نے ثابت کردیا کہ شکر یہ کا اعلان بھی خداوندی ہے۔ اگر اعلان خداوندی دعا کو ہم نے عملاً قبول کر لیا۔ یعنی دعا مانگ لی تو یہ عمل دعا بھی اس کا شکریہ ہے کہ یا اللہ ہم گناہوں کی وجہ سے تیرے دربار میں دعا کا منہ تو پیش نہ کر سکتے تھے۔ لیکن تیرے اعلان نے ہماری حوصلہ افزائی فرما کر مانگنے کے لائق بنا دیا۔ اس لئے ہم دعا مانگتے ہیں۔ اب اگر عملاً دعا سے رکتے ہیں تو وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ میں گرفتار ہوتے ہیں۔

(۲) بقرہ ۲/۲۳ | وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۔

اور جب آپ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق تو میں قریب ہوں جواب دیتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کا جب مجھ سے دعا مانگے تو چاہیئے کہ وہ دعا مانگنے والے میرے حکم کو بھی قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کئی ارشادات خاصہ فرمائے جن سے چند عرض کر دیتا ہوں۔

(۱) اپنے سائلین کو نگاہ عبدیت سے ملاحظہ فرما کر عبادی سے خطاب فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو میرا سوالی ہے تو کسی حاسد کو کیا مطلب عبد اپنے معبود سے سوال کیا ہی کرتا ہے سائل عبد ہے مسئول عنہ معبود ہے تو حاسد تجھے کیا؟ تو سائل جب دربار خداوندی میں ہاتھ پھیلا

کر تضرع اور خفیہ سوال کرتا ہے تو اپنی عبودیت کو اپنے معبود کے دربار میں پیش کرتا ہے تو رب کریم اپنے بندے کے سوال سے متاثر ہو کر فرماتا ہے کہ میرا عبد ہے مجھے سائلانہ حیثیت میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ رہا ہے تاکہ اپنی عبودیت کی دلیل پیش کرے تو۔

(۲) وہ کریم بندے کی دلجوئی فرماتا ہے کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ اے بندے اگر تو اپنی عبودیت کا اقرار کرتے ہوئے میرے دربار میں سائلانہ ہاتھ پھیلاتا ہے تو میں قریب ہوں تو اس جملہ نے ثابت کر دیا کہ اگر تو اس کے دربار کا سائل بنے اور اپنے سوال کے ہاتھ دراز کرے تو وہ تیرے قریب ہے اور اگر تو نے سوال نہ کیا تو اس کا عتاب آگے آتا ہے۔

(۳) اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اس جملہ میں رب العزت نے شرط لگائی کہ جب تو مجھ سے سوال کرے گا تو میں تمہیں دوں گا اور تم اپنے متکبر ہو کر مجھ سے سوال کرنے کو بھی معیوب سمجھتے ہو تو تمہارا علاج اور ہے جس کے متعلق ارشاد الٰہی ہے۔

دعا کا حکم خداوندی اور نہ مانگنے والا متکبروں میں شمار ہوگا

اور جہنم ٹھکانا ہوگا

۲۔ مومن $\frac{۲۴}{۶}$ } وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۔

اور تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری دعا سے تکبر کرتے ہیں دعا مانگتے نہیں، جلدی جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اس آیت کریمہ میں چند ارشادات خداوندی کا اظہار کرتا ہوں۔

(۱) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ نے ثابت کر دیا کہ دعا مانگنا علاوہ نماز کے حکم خداوندی ہے اور رَبُّكُمْ ارشاد خداوندی نے ظاہر فرما دیا کہ جو تمہارا ہر لحظہ پروردگار ہے۔ وہ ارشاد فرما رہا ہے کہ اگر تمہیں میری ربوبیت کا اقرار ہے تو بھلا مجھ سے کچھ مانگو تو اگر تم نے دست سوال دراز کئے تو تم نے میری ربوبیت کا ہی اقرار نہیں کیا تو رب العزت سے دست دراز کر کے دعا مانگنا ربوبیت کو عملاً تسلیم کرنا ہے جیسا کہ پہلی آیت میں عبودیت کا اقرار کیا۔

(۲) اَسْتَجِبْ لَكُمْ اگر دعا مانگے تو قبول کروں گا۔ ورنہ تمہیں جیسا کہ کہا جائے اگر لینا ہے تو ہاتھ پھیلاؤ۔ جب لینے والا ہاتھ پھیلاتا ہی نہیں بلکہ عار سمجھتا ہے۔ تو دینے والا کب دیتا ہے اس کی ذات تو غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ہے تو فرمایا اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں قبول تب کروں گا جب دعا مانگ کر اُدْعُوْنِيْ پر عمل کرو گے تو ورنہ نہیں۔

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ نے اعلان فرما دیا ہے کہ جو اپنے رب کریم سے دعا مانگنے سے دور ہے۔

(ا) وہ متکبر ہے۔

(ب) اپنے رب سے دعا نہ مانگنے والے کی سزا جہنم ہے۔

(ج) دعا نہ مانگنے والا میرے دربار سے تکبر میں رہا تو سزا رب العزت سے جہنم میں ایسے ہو گی کہ جہنم میں بھی ذلیل کر کے ڈالا جائے گا دنیا میں میرے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ کر تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پر تم نے عمل نہیں کیا لہٰذا آج تمہاری سزا جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نماز سے فارغ ہو کر دعا خداوندی میں مشغول ہو جاؤ یا

چاہیے تو نماز سے فارغ ہو کر متکبروں کی طرح اُٹھ جاؤ۔

(۴) اس آیتہ کریمہ میں رب العزت نے عَنْ عِبَادَتِی فرمایا مقام دعا میں دعا کو عبادت کا مترادف بنا دیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو شخص دعا کا منکر ہے وہ عبادت خداوندی کا بھی منکر ہے تو یہ دلیل اس امر کی ہوئی کہ جس نے نماز کے بعد دعا نہیں مانگی اس کی عبادت نماز بھی قبول نہیں ہوئی۔

(۵) خداوند کریم کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا نہ مانگنے والا دربار خداوندی میں متکبر لکھا جاتا ہے۔

دُعا سے منع کرنے والے کو بلا اپیل جہنم میں ڈالا جائے گا

۴- مومنون ۱۸/۶ } وَقَالَ اخْسَؤُا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ۔

اور فرمائے گا رب کریم (قیامت کے دن) ذلیل ہو کر جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے کوئی عذر نہ کرو۔ کیونکہ ایک فرقہ میرے بندوں سے کہتے تھے اے ہمارے رب ہمیں معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنے والوں کا تو تم نے ان کو مذاق بنا یا حتیٰ کہ انہوں نے تم سے میرا ذکر چھین لیا۔ حالانکہ تم اُن سے ہنستے تھے۔

دُعا کا حکم حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱) ابوداؤد ۱/۲۱۵ } حدثنا حفص بن عمر نا شعبہ عن منصور عن ذر عن یُسَیع الحضرمی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

(۲) کنز العمال ۱/۱۴۷ } اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ عَنِ الْبَرَاءِ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا وہ عبادت ہے۔

معلوم ہوا کہ جو شخص دُعا کا تارک ہوا وہ عبادت خداوندی کا منکر ثابت ہوا۔

(۳) ترمذی شریف ۲/۱۴۴ } حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویہ عن الاعمش عن ذر عن یسیع عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَءَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ هٰذَا حدیث حسن صحیح۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا

کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بے شک جو لوگ مجھ سے دعا مانگنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے معنی عبادت کے فرمائے اور رب کریم نے فرمایا کہ جو میری عبادت سے تکبر کرتا ہے وہ ذلیل کرکے جہنم میں ڈالا جائے گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوا کہ جو شخص خداوند تعالےٰ سے دعا مانگنے سے تکبر کرتا ہے دعا نہیں مانگتا وہ ذلیل ہوکر جہنم میں جائے گا۔

اے منکرین دعا! آیت قرآنی اور ترجمہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو منکرین دعا کو جہنم کا ایندھن فرمار ہے ہیں اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی تعصب سے خداوند کریم سے دعا مانگنے پر اکڑ جاؤ اور ایمان کی ضرورت ہو تو دھڑے بندی کو چھوڑ کر اطاعت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرکے خداوند کریم سے دعا مانگ لو اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو دعا کا منکر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے۔

۴۔ ترمذی شریف ۲/۱۷۳ { حدثنا علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن ابی لهیعه عن عبید الله بن ابی جعفر عن ابان بن ابی صالح عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ۔

۵۔ کنز العمال ۱/۱۶۷ { (۱) الدُّعَاءُ هُوَ العِبَادَةُ
(عن البراء بن عازب)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے

(۶) (۲) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

تو اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو شخص ہر عبادت کے بعد دعا نہیں مانگتا اس کی عبادت بے سود ہے جیسا کہ ہڈی بغیر مغز کے بے سود ہے۔

(۷) اَشْرَفُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ (عن ابی ہریرۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرف عبادت دعا ہے۔

(۸) اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (عن علی)

دعا مومن کا ہتھیار ہے دعا دین کا ستون ہے۔ دعا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(۹) اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الخ (عن ثوبان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا تقدیر الٰہی کو پلٹ دیتی ہے۔

(۱۰) اَكْثِرُوا مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ (ابوالشیخ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

کہ خدا سے دعا زیادہ کرو اس لئے کہ دعا تقدیر مبرم کو الٹ دیتی ہے۔

(۱۱) اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْبَلَاءَ (عن ابی ہریرہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا بلا کو پھیر دیتی ہے۔

(۱۲) اِنَّهٗ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں خداوند اس پر غضب کرتا ہے۔

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ لَّا يَدْعُوْنِيْ اَغْضِبُ عَلَيْهِ

حدیث قدسی ہے کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا نہیں مانگتا میں اس پر غضب کرتا ہوں۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگتا وہ مغضوب علیہم کا مصداق ہے۔

۱۴۔ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ

افضل عبادت دعا ہے۔ جو شخص دعا نہیں مانگتا اس نے افضلیت کو چھوڑ دیا۔

۱۵۔ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر دعا سے زیادہ اچھی چیز اور کوئی نہیں۔

۱۶۔ لَا تَعْجِزُوْا عَنِ الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ دعا کے

ساتھ ہرگز کوئی ہلاک نہیں کیا جاوے گا۔
معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والے کو ہلاکت نہیں آئے گی۔

۱۷ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ لِعَبْدٍ أَذِنَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ أَحْمَدُ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔
تو اس کو دعا مانگنے کی اجازت فرماتا ہے۔
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگتا وہ مقبول خداوند نہیں ہے بلکہ مردود ہے۔

۱۸- ابن ماجہ ۲۸۰ | حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعلی بن محمد قالا ثنا وکیع ثنا ملیح المدنی سمعت اباصالح عن
ابی هریرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے اللہ سبحانہ سے دعا نہیں مانگی اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوتا ہے

۱۹- ترمذی شریف ۲/۲۰۰ | حدثنا ابوداؤد وسلیمان بن الاشعث السجزی ثنا قطن البصری نا جعفر بن
سلیمان عن ثابت عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ إِذَا انْقَطَعَ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہئے

کہ تمہارا کوئی بھی ہو اپنی تمام حاجتیں اپنے رب سے مانگے حتیٰ کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگے۔

۲۰۔ ترمذی شریف ۲/۲۰۰ } حدثنا صالح بن عبد اللہ نا جعفر بن سلیمان عن ثابت البنانی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَسْأَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ حَتّٰی یَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْأَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ وَھٰذَا اصح من حدیث قطن عن جعفر بن سلیمان۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چاہیئے ضرور سوال کرے اپنے رب سے خواہ کوئی بھی تمہارا ہو حتیٰ کہ نمک کا بھی سوال کرے اور یہاں تک کہ جوتے کا تاگہ اگر ٹوٹ جائے تو خدا سے سوال کرے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ ہر وقت خدا کا سوالی ہے حتیٰ کہ جوتا ٹوٹ جائے تو اس کو گٹھوانا موچی سے ہو لیکن پہلے خدا سے دعا کرے اس کے مانگنے والوں میں شامل ہو جائے پھر موچی سے گٹھوا لے اور ہنڈیا کے لئے نمک درکار ہو خریدنا ہو بازار سے لیکن پہلے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے نمک عطا کر پھر بازار سے خریدے تاکہ خداوند کریم کے سوالیوں میں ہر وقت شامل رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو خداوند تعالیٰ کا ہر وقت سوالی بنا دیں اور تم انہیں نماز کے بعد بھی دعا سے روکتے ہو جو افضل العبادۃ ہے۔ خداوند کریم ہر ایک کو خداوند کریم کے سوالیوں میں شامل کرے اور اپنی ذرہ حاجت ہر وقت خداوند کریم سے مانگتا رہے۔

مسلمانو! بعض تمہیں دعا سے روکتے رہیں تم اپنے خداوند کریم سے دعا مانگتے رہو باقی رہی

یہ بات کہ کیسے مانگے۔ تو اس کا طریقہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

دونو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا از احادیث

اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر بھکھیاری بن کر دربار خداوندی میں دعا مانگنا

۲۱۔ مسلم شریف ۱/۲۹۳ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا یحیٰی بن ابی بکر عن شعبۃ عن ثابت عن انس قال رأیتُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اپنے میں نے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۲۲۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ } وقال الاویسی حدثنی محمد بن جعفر عن یحیٰی بن سعید وشریک سمعا انسًا عَنِ النبی صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَأَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ۔

یحیی بن سعید اور شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتٰی کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۲۴۔ مستدرک $\frac{1}{535}$ } حدثنی علی بن عیسی الحیری حدثنا الحسین بن محمد القبانی ثنا جمیل بن الحسن الجہضمی ثنا ابو ھمام محمد بن الزبرقان الاھوازی ثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْعَبْدِ اَنْ یَّرْفَعَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَیَرُدَّھُمَا خَائِبَتَیْنِ ھٰذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاہ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالٰی بندے سے حیا کرتا ہے کہ اس کے آگے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں تو وہ ان دونوں کو خالی پھیرے۔

۲۵۔ کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۶۹ } اخبرنا ابو علی الروذباری قال انا ابو بکر بن داسۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا مومل بن الفضل الحرانی قال ثنا عیسٰی بن یونس قال ثنا جعفر یعنی بن میمون صاحب الانماط قال حدثنی ابو عثمان عن سلمان قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ

حَتّٰی کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّ ھُمَا صِفْرًا

کذا افادہ الالفاظی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک تمہارا رب عزوجل حیی ہے کریم ہے۔ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے کہ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دے تو وہ ان کو خالی پھیر دے۔

۲۶۔ المستدرک $\frac{1}{536}$ } اخبرنی ابو الحسن محمد بن الحسن ثنا عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ ثنا نصر بن علی و محمد بن موسی القرشی قالا ثنا حماد بن عیسی ثنا حنظلہ بن ابی سفیان قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بن عبد اللہ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عبد اللہ بن عمرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا مَدَّ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَرُدَّ ھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا میں ہاتھ پھیلاتے ان کو نہ پھیرتے جب تک کہ ان کو اپنے منہ پر نہ پھیر لیتے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا میں ہاتھ اٹھانا اور منہ پر پھیرنا بھی ثابت ہو گیا۔

۲۷۔ ابو داؤد شریف $\frac{1}{219}$ } حدثنا عقبہ بن مکرم ثنا سلم بن قتیبہ عن عمر بن نبہان عن

قتادۃ عن انس بن مالک قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ اھٰکَذَا بِبَاطِنِ کَفَّیْہِ وَظَاھِرِھِمَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح دعا فرماتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کی اندر کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا فرماتے اور ان دونوں کے ظاہر طرف سے۔

۲۸۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{216}$
۲۹۔ کنز العمال $\frac{1}{167}$

حدثنا مؤمل بن الفضل الحرانی نا عیسی یعنی ابن یونس نا جعفر یعنی ابن میمون صاحب الانماط حدثنی ابو عثمان عن سلمان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارا رب زندہ ہے۔ کریم ہے اپنے بندے سے حیا کرتا ہے جب بندہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے یہ کہ ان کو خالی ہاتھ لوٹائے۔

۳۰۔ ابن ماجہ ۲۸۴

حدثنا محمد بن الصباح ثنا عائذ بن حبیب عن صالح بن حسان عن محمد بن کعب القرظی عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتَ اللّٰہَ فَادْعُ بِبُطُوْنِ کَفَّیْکَ وَلَا تَدْعُ بِظُھُوْرِھِمَا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا مانگو اور دونوں ہاتھوں کی پشتوں سے دعا نہ مانگو پھر جب تو فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل لے۔ اس حدیث شریف سے چار امورات ثابت ہوئے۔

(۱) دعا سیدھے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سامنے اٹھا کر ہی دعا مانگی جائے۔ کیونکہ اِذَا حرف شرط ہے۔ تو جب دعا مانگی جائے سیدھے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی مانگی جائے۔

(۲) جب خداوند کریم سے دعا مانگے تو دونوں ہاتھوں کی پیٹھیں آسمان کی طرف نہ ہوں بلکہ ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں تو جو لوگ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رانوں پر رکھ کر اَللّٰھُمَّ لَا مانع لِمَا اعطیت الخ شروع کر دیتے ہیں وہ متکبر ہیں اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب ہیں۔

(۳) جب دعا سے فارغ ہو تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے۔

(۴) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جن ہاتھوں سے دعا مانگی جائے ان میں رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے وہ متبرک ہو جاتے ہیں تو برکت کے لئے ان کو اپنے مونہوں پر ملنا سنت ہے اگر اپنے ہاتھ دعا مانگنے سے متبرک ہو جاتے ہیں۔ اور تبرکاً ان کو منہ پر ملنا سنت ہے تو اولیاء اللہ کے ہاتھوں کو اگر تبرکاً چوما جائے یا منہ پر ملا جائے جو ہاتھ ہر وقت تسبیح و تحمید میں ہلاتے رہتے ہیں تو یہ بھی تبرکاً جائز ثابت ہوا۔

ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا از کتب تفاسیر و احادیث

۳۱۔ تفسیر خازن $\frac{ج}{۲۱۵}$	عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص
تفسیر معالم التنزیل $\frac{ج}{۲۱۵}$	اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ
	یَدَیْہِ وَقَالَ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَ بَکٰی
۳۲۔ خصائص کبریٰ $\frac{۲}{۲۲۳}$	فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا جِبْرَئِیْلُ

اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَسْأَلْہُ مَا یُبْکِیْکَ وَھُوَ اَعْلَمُ فَاَتٰی جِبْرَئِیْلُ وَسَأَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰہُ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَقُلْ لَہٗ اَنَا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا میری امت میری اُمت اور روئے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور ان سے دریافت کر کہ آپ کو کس نے رولایا حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا جو اسنے کہا اور وہ زیادہ اعلم ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور آپ کو کہہ دے کہ میں آپ کی امت کے متعلق آپ کو راضی کروں گا۔ اور بُرا بدلہ نہ دوں گا۔

(۳۳) بخاری شریف $\frac{۲}{۹۳۸}$ وقال الاویسی حدثنی محمد بن جعفر

عَن يحيىٰ بن سعيد وشريكٌ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ـ

یحییٰ بن سعید اور شریک دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ سے سنا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے حتیٰ کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی ۔

۴۴۔ ترمذی شریف ۲/۳۰۰ | حدثنا یحیٰ نا یعلی بن عبید قال نا یحیی بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمْ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطَيْهِ يَسْأَلُ اللهَ مَسْأَلَةً اِلَّا آتَاهَا اِيَّاهُ مَا لَمْ يُعَجِّلْ ـ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے حتیٰ کہ اس کی بغلیں ظاہر ہو جائیں سوال کرے اللہ تعالےٰ سے کوئی سوال مگر اس کو اللہ تعالےٰ عطا کر دیتا ہے جب تک جلدی نہ کرے ۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ سے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے تو اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے ورنہ نہیں اور اگر جلدی سے دعا مانگے تو بھی قبول نہیں ہوگی ۔

اے مسلمانو! مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے تمہیں ثابت ہو گیا کہ جو شخص رب

خداوندی سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا نہیں مانگتا اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے تو مردود نہیں ہوتی اور جلدی کرے تو بھی مقبول نہیں اب تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ اگر تمہیں دعا کی منظوری مطلوب ہے تو دربار خداوندی میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگو اگر تمہیں ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں تو رب العزت تمہاری دعا قبول کرنے پر مجبور نہیں ہے اس کی ذات بن ہاتھ پھیلائے بے پرواہ ہے۔

۳۵۔کنز العمال ۱/۱۶۷ } مَا رَفَعَ قَوْمٌ اَكُفَّهُمْ اِلَى اللهِ تَعَالٰى لِيَسْئَلُوْنَهٗ شَيْئًا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يَّضَعَ فِيْ اَيْدِيْهِمُ الَّذِيْ سَئَلُوْا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے ہاتھوں کو پھیلائیں کسی شئے کے متعلق مگر اللہ تعالیٰ پر لازمی ہے کہ جو انہوں نے طلب کیا ہے ان کے ہاتھوں میں رکھے۔

۳۶۔ابن ماجہ ۲۸۳ } (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ) حدثنا ابو بشر بکر بن خلف ثنا ابن ابی عدی عن جعفر بن میمون عن ابی عثمان عن سلمان عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ يَّرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا اَوْ قَالَ خَائِبَتَيْنِ۔

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہارا رب حیات ہے۔ کریم ہے اپنے بندے سے حیا

کرتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے دست دعا اُٹھائے تو وہ ان کو خالی ہاتھ پھیرے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ابن ماجہ کا عقیدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر تھا اسی لئے باب مقرر کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۷۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ } بَابُ رَفْعِ الْاَیْدِیْ فِی الدُّعَاءِ۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے پر تھا

۳۸۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ } وَقَالَ ابو موسیٰ الاشعری دعا النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۹۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ } وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا فرماتے

۴۸۔ ابوداؤد شریف ۱/۲۱۷ } حدثنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ

الحلبی نا خلف بن خلیفۃ عن حفص یعنی ابن اخی انس عن انس اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ یُصَلِّیْ ثُمَّ دَعَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللّٰہَ بِاِسْمِہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ دُعِیَ بِہٖ اُجِیْبَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ایک آدمی نماز پڑھتا تھا پھر دعا مانگتا تھا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ سب حمد تیرے لائق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی منان ہے زمین اور آسمانوں کو توپیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال و اکرام والے اے قیوم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور اللہ تعالےٰ کے اسم عظیم کے ساتھ دعا مانگے تو قبول کی جاتی ہے اور جب اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا جاوے تو عطا کیا جاتا ہے۔

۱۴ - ابوداؤد شریف $\frac{۱}{۲۱۸}$ } حدثنا مسدد و سلیمان بن داؤد العتکی وھٰذا حدیث مسددٍ

قالا نا المعتمر قال سمعت داؤد الطفاوی قال حدثنی ابو مسلم البجلی عن زید بن ارقم قال سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَقَالَ سُلَیْمَانُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول فی دبر صلوتہ اللھم
ربنا ورب کل شیء انا شھید انک انت الرب وحدک
لا شریک لک اللھم ربنا ورب کل شیء اجعلنی مخلصا
لک واھلی فی کل ساعۃ فی الدنیا والاخرۃ یاذا الجلال
والاکرام اسمع واستجب اللہ اکبر الاکبر اللھم
نور السموات والارض قال سلیمان بن داود رب
السموات والارض اللہ اکبر الاکبر حسبی اللہ
ونعم الوکیل اللہ اکبر الاکبر۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا فرماتے تھے اور سلیمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی نماز ادا کرنے کے بعد اور آگے تمام دعا پڑھی، الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے

۴۲- ابوداؤد شریف $\frac{1}{219}$ } حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا عبد العزیز بن ابی سلمہ عن عمہ الماجشون ابن ابی سلمہ عن عبد الرحمن الاعرج عن عبید اللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوۃ قال اللھم اغفرلی ما

قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے تو بعد ازاں ہمیشہ یہ دعا فرماتے (آخیر تک دعا پڑھ لیں)

۴۳۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{219}$ حدثنا مسلم بن ابراھیم نا شعبہ عن عاصم الاحول وخالد الحذاء عن عبد اللہ بن الحارث عن عائشۃ عنھا انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سلام پھیرتے فرماتے اے اللہ تو سلامت ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے بابرکت ہے تو اے جلال واکرام والے۔

ہر نماز کے بعد دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے

۴۴۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{220}$
۴۵۔ مستدرک شریف $\frac{3}{273}$
حدثنا عبید اللہ عن عمر بن میسرہ نا عبد اللہ بن یزید المقریٔ نا حیوۃ بن شریح حدثنی عقبۃ بن مسلم یقول

حدثنی ابو عبد الرحمٰن الحبلی عن الصنابحی عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَخَذَ بِیَدِہٖ وَقَالَ یَامُعَاذُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ فَقَالَ اُوْصِیْکَ یَامُعَاذُ لَاتَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وَاَوْصٰی بِذَالِکَ مُعَاذُ الصَّنَابِحِیْ وَاَوْصٰی بِہِ الصَّنَابِحِیْ اَبَاعبد الرحمٰن۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا میں تجھے اے معاذ وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد نفلی ہو یا فرضی، اس دعا کو ہرگز چھوڑنا نہیں۔ دعا فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی حضرت معاذؓ نے صنابحی کو وصیت فرمائی اور صنابحی نے ابو عبد الرحمٰن کو وصیت فرمائی۔

مستدرک کی حدیث کی سند یہ ہے۔

اخبرنا الحسین بن الحسن بن ایوب ثنا ابو یحییٰ بن ابی میسرۃ ثنا عبد اللہ بن یزید المقری ثنا حیوۃ بن شریح سمعت عقبۃ بن مسلم یقول حدثنی ابو عبد الرحمٰن عن الصنابحی عن معاذ بن جبل الخ

کیوں بھائی عامل بالحدیث کہلانے والو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی ارشاد ہر نماز کے بعد دعا مانگنا ضروری ہے۔ خواہ سنتیں ہوں یا نوافل یا فرائض۔ یہ دعا

مانگنا ضروری سنت ثابت ہو اور تم کہو کہ کسی دعا کی ضرورت نہیں اب فیصلہ تم کرو کہ سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عامل ہو یا تارک۔ اور ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی وصیت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے

۴۶۔ کنز العمال ۱/۱۸۳ } مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ دَارَہٗ (طبرانی عن ابی امامۃ)

ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ان دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگے ہر نماز فرض کے بعد میں اس کے لیے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہوگئی۔ (دعا مذکورہ بالا پڑھے۔

۴۷۔ کنز العمال ۱/۱۸۳ } مَنْ قَالَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ اکْتَالَ بِالْجَرِیْبِ الْاَوْفٰی مِنَ الْاَجْرِ (طب عن زید بن ارقم)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد تین دفعہ پڑھا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو اس کو جریب کے ساتھ ثواب پیمائش کر کے ملے گا۔ (یعنی ثواب کثیر ملے گا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے دونوں دست پاک اُٹھا کر دُعا فرماتے

۴۸۔ ابو داؤد شریف ۱/۲۱۶ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا ابن لهيعة عن حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص عن السائب بن یزید عن اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔

سائب بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور اپنے دونوں دست پاک کو اپنے رخ انور پر پھیرتے۔

اے دوستو! اب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بصیغہ ماضی استمراری ہمیشہ دست پاک اُٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا اب بھی اگر تم انکار کرو تو تمہیں خداوند سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور سنیئے۔

۴۹۔ کنز العمال ۱/۲۸۹ } عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا رَفَعَ يَدَيْهِ وَ اِذَا فَرَغَ رَدَّهُمَا عَلٰى وَجْهِهٖ (ک)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں کو منہ پر پھیر لیتے۔

۵۰۔ کنز العمال ۱/۲۹۱ } (مرسل الزهري) عن الزهري قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهٖ فِي الدُّعَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ (عب)

حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعا میں اپنے سینہ کے برابر اپنے دونو دست پاک اُٹھاتے تھے۔

۵۱۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ } وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی

نظر آتی -

۵۲- مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ | عن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ

یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ رواہ البیہقی الاحادیث الثلاثہ

فی الدعوات الکبیر (ترجمہ گزر چکا ہے)

۵۳- ابن عساکر ج | اخراج الحافظ عن ابیہ عن جدہ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِذَا

دَعَا رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا فَرَغَ رَدَّھُمَا عَلٰی وَجْھِہٖ وَفِیْ لَفْظٍ اِذَا

مَدَّ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یُرْسِلْھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ -

جب بھی دعا کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اور جب فارغ ہو جاتے

تو ان کو اپنے رخ انور پر پھیر لیتے -

فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب بھی تم دُعا پڑھو اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں اُٹھا کر دعا پڑھو

۵۴- کنز العمال ۱/۱۶۷ | سَلُوا اللّٰہَ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا - (طب عن ابی بکرۃ)

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے اور اس کو نہ سوال کرو الٹے ہاتھوں سے۔

۵۵۔ کنز العمال ١/١٧١ } سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ (رعن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سیدھے ہاتھوں سے اللہ کو سوال کرو الٹے ہاتھوں سے سوال نہ کرو تو جب تم فارغ ہو جاؤ تو اپنے مونہوں کو ملو۔

۵۶۔ کنز العمال ١/١٧١ } اِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ فَادْعُ بِبَطْنِ كَفَّيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا۔ (رعن ابن عباس)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے اندر کی جانب سے دعا مانگ اور ان کی پشتوں سے دعا نہ مانگ۔

۵۷۔ کنز العمال ١/١٧١ } اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا۔ (رعن مالک بن یسار السکری)

مالک بن یسار سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم اللہ سے مانگو اپنے ہاتھوں کی سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے نہ مانگو۔

۵۸۔ المستدرک ١/٥٣٦ } وقد روی عن عبد اللہ بن عباس حدثنا ابوبکر بن ابی نصر عن مروزی ثنا

ابو الموجہ ثنا سعید بن هبیرہ ثنا وهیب بن خالد عن صالح
بن حیان عن محمد بن کعب القرظی عن ابن عباسؓ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰہَ
فَاسْأَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْہُ بِظُهُوْرِهَا فَامْسَحُوْا
بِهَا اِلٰى وُجُوْهِكُمْ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اپنے ہاتھوں کی سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے نہ مانگو اور پھر ان کو اپنے منہ پر ملو۔

۵۹۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{216}$ } حدثنا سلیمان بن عبد الحمید البهرانی
قال قرأته فی اصل اسمٰعیل یعنی ابن

عیاش حدثنی ضمضم عن شریح نا ابو ظبیۃ ان ابا بحریہ
السکونی حَدَّثَہٗ عَنْ مَالِكِ بْنِ یَسَارٍ السکونی ثم العوفی اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْأَلُوْہُ
بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْہُ بِظُهُوْرِهَا قَالَ ابو داؤد
قَالَ سُلَیْمٰنُ بن عبد الحمید لَہٗ عندنا صحبۃ یعنی مالكؓ بن یسار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے کرو اور ان کی پشتوں سے نہ کرو۔

اب تم اپنے ایمان سے فیصلہ کرو کہ تم خداوند کریم سے دعا کرتے ہی نہیں اور اگر بعض لوگ دعا پڑھتے ہیں تو ان کے دونوں ہاتھ رانوں پر پڑے ہوتے ہیں اور اللھم اغفرلی الخ پڑھ

رہے ہیں۔ تو تم نے ہاتھوں کی پیٹھوں سے سوال کیا اور منکر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔

۶۰۔ کنز العمال ۱/۱۷۲ } اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ ثُمَّ لَا تَرُدُّوْهَا حَتّٰى تَمْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْهَا بَرَكَةً ابن نصر عن الولید بن عبد اللہ بن ابی مغیث۔

۶۱۔ کنز العمال ۱/۱۷۲ } اِذَا سَأَلْتُمْ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ (ہ طب ك عن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اللہ تعالےٰ سے کچھ مانگنا ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مانگو اور الٹے ہاتھوں سے نہ دعا کرو اور دونوں ہاتھوں کو اپنے مونہوں پر ملو۔

دُعا دونوں ہاتھ اُٹھا کر ہی ہوتی ہے

۶۲۔ ابو داؤد شریف ۱/۲۱۶ } حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا وُھیبٌ یعنی ابن خالد حدثنی العباس بن عبد اللہ بن ر ابن عباس بن عبد المطلب عن عکرمہ عن ابن عَبّاسٍ قَالَ اَلْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا سوال کرنا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھائے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم سے سوال کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (ورنہ سوال نہیں)

اس حدیث شریف سے صاف واضح ہوا کہ خدا اللہ کریم سے سوال بغیر دونوں ہاتھ اٹھانے کے ہوتا ہی نہیں۔

نوافل کے بعد دُعا

۹۳ ترمذی شریف ۱/۵۰ حدثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا لیث بن سعد نا عبد ربہ بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبد اللہ بن نافع بن العمیاء عن ربیعۃ بن الحارث عن الفضل بن عباس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہ وَسَلَّم الصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَہَّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَ تُقْنِعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِہِمَا وَجْہَکَ وَ تَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَ کَذَا وَ کَذَا۔

فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے اور ہر جوڑے پر تشہد ہے اور خشوع کرنا ہے اور عاجزی کرنا ہے اور سکون کرنا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں

کو اپنے رب کریم کی طرف اٹھائے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کی اندر کی جانب کو سیدھا کر کے اپنے مونہہ کی طرف کرے اور دعا کرے اے میرے پالنے والے اے میرے پالنے والے اور جس شخص نے ہاتھ نہیں اٹھائے محروم ہے محروم ہے۔

(۱) اور جس شخص نے ہر دو رکعت کے بعد التحیات نہیں پڑھا تو اس کی نماز بھی بچی ہے

(۲) جو خشوع اور عاجزی نہیں کرتا بلکہ دربار خداوندی میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی نماز بھی کچی ہے۔

(۳) اور جس کو نماز میں سکون نہیں کبھی ادھر ہاتھ ہلاتا ہے کبھی داڑھی نوچتا ہے کبھی سر کھجلاتا ہے کبھی کپڑوں کو درست کرتا ہے کبھی منہ پر ہاتھ پھیرتا ہے اس کی نماز بھی ناقص ہے ایسے ہی۔

(۴) جس شخص نے نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے خداوند سے دعا نہیں مانگی اس کی نماز بھی کامل نہیں ادھوری ہے۔ اور رحمت خداوندی سے محروم ہے۔

ہر ذکر کے بعد دعا و درود شریف

۶۴۔ جلاء الافہام ۲۹۳ } الحدیث ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال و انہ قال و

اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّکْرِ قَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰی دُعَائِھِمْ فَاِذَا صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَفْرُغُوْا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِھٰؤُلَاءِ

لَا یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ وَأَهْلُ الْحَدِیْثِ فِیْ مُسْلِمٍ وَ
هٰذا سیاق مسلم بن ابراهیم الکشی حدثنا عبد السلام
بن عجلان حدثنا ابو عثمان النهدی عن ابی هریرة فذکرها۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔ سیر کرنے والے جب وہ ذکر کے حلقے کے پاس سے گزرتے ہیں ان کا بعض بعض کو کہتے ہیں بیٹھ جاؤ تو جب قوم ذکر کرنے والوں کی دعا کرتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پر آمین کہتے پھر جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں تو ان کے ساتھ فرشتے بھی صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ پھر فرشتے بعض بعض کو کہتے ہیں۔ ان جماعت ذاکرین کو خوشخبری ہو اپنے رب کی طرف بخشے ہوئے لوٹیں گے وہ۔

نماز کے بعد درود شریف اور دعا

۶۵۔ ابو داؤد شریف $\frac{1}{215}$ } حدثنا احمد بن حنبل نا عبد اللہ بن یزید نا حیوۃ اخبرنی ابو هانی

حمید بن هانی ان ابا علی عمرو بن مالک حدثه انه سمع فضالة
بن عبید صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سمع
رَسُوْلَ اللهِ صلی الله وآلہٖ وسلم یدعو فی صلوته
لَمْ یُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ علیه وآلہٖ وسلم
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآلہٖ وسلم عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ

دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ مَا شَاءَ -

فضالہ بن عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی سے روایت ہے اس نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک شخص کے متعلق جو نماز کے بعد دعا مانگتا ہے اس نے نہ اللہ تعالےٰ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر آپ نے اُسے بلایا تو اس کو فرمایا اور اُس کے علاوہ جب بھی تمہارا کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ کی بزرگی کے ساتھ شروع کرے اور اللہ پر ثنا پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر درود شریف کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

۶۶ - کتاب الاذکار للنووی ۳۶ { عن فضالۃ بن عبید اللہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ تَعَالٰى وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ - ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۶۷ - ترمذی شریف ۲/۱۸۶ { حدثنا محمود بن غیلان نا المقرئ نا حَیْوَۃ قَالَ ثنی ابو ھانی ان عمرو بن مالک الجنبی اخبرہ انہ سمع فضالۃ بن عبید یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى الله عليه وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ هٰذَا حديث حسن صحيح۔

فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا کہ اپنی نماز کے بعد دعا مانگتا ہے۔ لیکن اس نے درود شریف نہیں پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی ہے پھر آپ نے اس کو بلایا اسے فرمایا یا اور کو سمجھایا کہ جب تمہارا کوئی بھی نماز ادا کرے پھر چاہیئے خداوند کریم کی حمد و ثنا کہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں یَدْعُوْ فِي صَلٰوتِهِ کا جملہ ہے جس سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا نماز میں شامل ہے جس نے نماز پڑھ کر دعا نہیں مانگی اس کی نماز مکمل ادا نہیں ہوئی جیسا کہ اس کے بعد والی دوسری حدیث میں صاف الفاظ کر رہی ہیں۔

۶۸۔ ترمذی شریف ۲/۱۸۶ } حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن ابی هانئ الخولانی عن علی الجنبی عن فضالة بن عبید قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وسلم قَاعِدٌ إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّی اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ

ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ ۔

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا پھر اس نے نماز ادا کی تو پڑھا اللّٰھُمَّ اغفرلی وارحمنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی ہے؟ جب تو نماز پڑھے تو تجھے بیٹھنا چاہیئے پھر اللہ تعالے کی حمد کر کیونکہ وہ حمد کے لائق ہے۔ (کہ اس نے تمہیں عبادت کی توفیق دی) اور مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ اللہ تعالے سے کہا فضالہ راوی نے کہ آدمی نے نماز اس کے بعد ادا پڑھی پھر اللہ تعالے کی حمد بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو اس شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی دعا مانگ (اب) تیری دعا قبول کی جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مجمع الزوائد $\frac{10}{150}$: میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

۶۹- جلاء الافہام ۳۵ } من حدیث عن عمرؓ فی الباب ما رواہ الترمذی فی جامعہ من حدیث نضر بن

شمیل عن ابی قراۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھیری رہتی ہے۔ ایک ذرہ دعا سے اللہ کی طرف نہیں پہونچتا حتی کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۷۰۔ جلاء الافہام لابن قیم ۲۹۵
مجمع الزوائد ۱۰/۱۵۵

وَقَال ابراھیم بن جنید حدثنا اسمٰعیل بن حریج بن معاویہ بن ابی اسحٰق عن ابی عبیدۃ بن ابن مسعود قَالَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَسْأَلَ حَاجَةً فَابْدَأْ بِالْمَدْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بَعْدُ فَاِنَّ ذَالِكَ اَحْرٰی اَنْ تُصِیْبَ حَاجَتَكَ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے لئے سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی مدح شروع کرے اور حمد بیان کرے اور ثنا کہے اللہ تعالیٰ کی جو اس کا اہل ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر بعد میں دعا مانگے تو

بے شک زیادہ لائق ہے کہ تو اپنی حاجت کو پہنچے۔ یعنی قبول ہو جائے۔

اس حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ دعا میں جب تک درود شریف نہ پڑھے دعا خداوند کریم کی طرف سے مردود ہوتی ہے اور جب درود شریف پڑھے تو مقبول ہوتی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۱۷۔ فتح الکبیر للسیوطی ۲/۱۱۵ } عَنْ عَلِیٍّ اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا داخل دفتر رہتی ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود شریف نہ پڑھے۔

دعا میں اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ پورا پڑھ کر درود شریف پڑھنے کا ثبوت

"سوال" بعض مقامات پر لوگ دعا میں درود شریف پڑھنے سے پہلے اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ پورا پڑھتے ہیں پھر تمام درود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں کیا اس کا ثبوت ہے۔

"محمد عمر": جناب آپ کے سب سے بڑے کی کتاب حدیث سے فقیر ثبوت پیش کر دیتا ہے۔ سنیئے۔

۱۸۔ جلاء الافہام مصنفہ ابن قیم ۲۹۴ } قال احمد بن موسیٰ الحافظ

حدثنا عبد الرحیم بن محمد مسلم قال عبد اللہ بن احمد بن محمد بن اسید حدثنا اسمٰعیل بن یزید حدثنا ابراھیم ابن الاشعث الخراسانی حدثنا عبد اللہ بن سنان بن عقبۃ بن ابی عائشۃ المدنی عن ابی سھل بن مالک عن جابر بن عبد اللہ قال قال رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَائَۃَ صَلٰوۃٍ حِیْنَ یُصَلِّی الصُّبْحَ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ عَجَّلَ لَہٗ ثَلَاثِیْنَ حَاجَۃً وَاَخَّرَ لَہٗ سَبْعِیْنَ وَفِی الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَالِکَ قَالُوْا وَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ حَتّٰی تَعُدَّ مِائَۃً۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر سو دفعہ درود شریف پڑھا صبح کی نماز کے بعد پہلے اس کے کہ کلام کرے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجت پوری کرتا ہے تیس فوری پوری کر دیتا ہے اور ستر حاجتیں تاخیر سے پوری کرتا ہے۔ اور اس کی مثل مغرب کے بعد سو دفعہ درود شریف پڑھے لوگوں نے عرض کیا آپ پر صلوٰۃ کیسے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ حتیٰ کہ سو دفعہ پڑھے۔

کیوں جی آپ کو ثابت ہوا کہ درود شریف کے پہلے درود شریف کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ الخ پڑھے تو سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۴۲۔ کنز العمال ۱/۲۶۷ } كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُدْعٰى فِيْهَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَهِيَ خِدَاجٌ (ابو شیخ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جس میں مومنین اور مومنات کے لیے دعا نہیں کی گئی تو وہ غیر مکمل ہے یعنی ناقص ہے۔

ابتدائی احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خداوند تعالےٰ سے دعا مانگنے کے فضائل اور درجات بیان کیے گئے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے فائدے بیان فرما دیئے تاکہ دعا سے کوئی محروم نہ رہ جائے اور کوئی منکر خداوند کریم دعا سے نہ روکے اور مخلوق خدا کو خدا سے مانگنے سے بھی محروم نہ بنا دے اور مسلمانوں کو دعا کا مرتبہ معلوم ہو جائے۔ اور دعا عذاب الٰہی سے محفوظ رکھتی ہے اب بھی اگر کوئی مسلمان دعا نہ مانگے تو بدنصیب ہے پھر اس کے بعد ایسی حدیثیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کی گئیں جن میں اس امر کا ثبوت ہے کہ خداوند کریم سے دعا ہاتھ اٹھا کر بھکاری بن کر مانگے سنت یہی ہے جو بعد نماز اللہ تعالےٰ سے ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتا وہ تارک سنت ہے متکبر ہے اور خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا اللہ رب العزت کو بندے کے ہاتھوں کو خالی پھیرنے سے شرم و حیا آتی ہے ہر دعا منبر سے بندے کے ہاتھ پھیلے ہوئے دیکھ کر وہ غفور رحیم بندے کی دعا قبول فرماتا ہے اور میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ خداوند کریم کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اس کو بندے کے ہاتھ واپس لوٹانے سے شرم آتی ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے وہ تو آپ

کے فرمان کو تسلیم کرکے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا اور مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ فرمانِ الٰہی کا تسلیم کرنے والا کہلائے گا اور دربارِ خداوندی سے دونوں ہاتھ قبولیت و رحمت خداوندی سے بھر لائے گا۔ اور جس نے ہاتھ پھیلائے ہی نہیں اسے ملنا ہی کیا ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ جس سائل کو مسئول عنہ سے مطلب آوری کا یقین ہوتا ہے وہ پہلے ہاتھ پھیلا کر ہی سوال کرتا ہے اور جسے یقین نہیں ہوتا بلکہ تردد ہوتا ہے وہ صرف زبانی پہلے سوال کرتا ہے ہاتھ نہیں پھیلاتا کہ شاید نامنظور رہ کر شرمندگی نہ ہو ایسے ہی جو خداوندِ کریم کے دربار میں ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے ہمیں یقین ہوا کہ ان کو قبولیت میں تردد ہے کہ شاید ربّ العزت نہ قبول فرمائے اور جو شخص دربارِ الٰہی میں دعا کے ہاتھ نہیں پھیلاتا خداوندِ کریم بھی ان کو مردود بنا کر اپنے دربار سے نکالتا ہے کیونکہ قانونِ خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ اور پھر ہاتھ پھیلانے والوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والوں کے ہاتھوں کو ربّ العزت رحمت سے پُر کرتا ہے۔ ربّ العزت کی اجابت کے شکریہ کا ثبوت دیتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیرونا کہ حاسد جل جائے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے دونوں ہاتھ اپنی رحمت سے پُر کر دیئے ہیں اسی لئے وہ منہ پر پھیر رہا ہے اور میں نے ربّ العزت کے دربار میں پھیلائے نہیں تو خسارے سے لوٹ رہا ہوں۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے والا منہ پر ہاتھ پھیر کر دعا کی قبولیت و رحمت کا ثبوت دے رہا ہے اور زبانِ حال سے منکر کو بتا رہا ہے کہ دیکھ اے منکرِ خداوندی تو نے عبادت کی وقت ضائع کیا تو نے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا دربارِ خداوندی سے محروم جا رہا ہے اور وہ تمہیں مردود بنا کر خائب و خاسر بھیج رہا ہے جس سے نتیجہ یہ نکلا کہ تیری عبادت بھی اسے منظور نہیں اور ربّ العزت نے میری عبادت منظور فرمائی ہے۔ کیونکہ مجھے مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر مانگ لو جو مانگنا ہے میں نے ارشاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرتے ہوئے ہاتھ پھیلائے۔ مجھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے خداوند کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس نے تیرے ہاتھوں کو بھر دیا منہ پر پھیر لے میں نے پھیر لئے مجھے دربار خداوندی سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی نصیب ہوئی رحمت الٰہیہ کے دونوں ہاتھ میں گنہگار نے منہ پر پھیرے میرے دونوں ہاتھوں نے میرے چہرے کے دونوں پہلوؤں کو منور کر دیا ہے اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آئندہ بھی وہ مجھے دنیا میں قبر و حشر میں بھی بفضلہ نہ راندے گا۔ بلکہ اپنی رحمت سے سرشار فرمائے گا۔ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَ الْاُوْلٰی مبارک مجھے رہا ہے اور تمہاری عبادت کی نامنظوری کی دلیل یہیں معلوم ہو گئی کہ تم دربار خداوندی سے خالی ہاتھ واپس لوٹے اور تمہارے چہروں کی سیاہی رحمت خداوندی سے محرومی ثابت کر رہی ہے اور تمہیں یہ آئندہ کے لئے بھی بے اُمید بنا رہی ہے کہ جس کو یہاں کچھ نہیں مل رہا ہے آئندہ بھی رحمت الٰہیہ سے انشاء اللہ محروم رہے گا۔

اے نماز کے بعد محروم جانے والو! اب بھی وقت ہے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر مغفرت نجات رحمت حاصل کر لو اور جو دھڑے بندی تمہیں خداوند کریم سے مانگنے کو بھی بدعت کہہ کہہ کر رحمت الٰہیہ سے محروم کر رہی ہے اس کو ترک کر دو اور تمہیں اس سے ہی عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ اگر یہ تمہیں توحید کا سچا سبق سکھاتے تو تمہیں دربار خداوندی سے پیچھے کیوں ہٹاتے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

جب دربار خداوندی میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوا تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کے بعد فقیر نے وہ حدیثیں پیش کیں جن سے ثابت ہوا

کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد رب العزت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت پیش کی گئی جس میں آپ نے ہر نماز کے بعد دعا مانگنے کی وصیت فرمائی پھر وہ حدیث بھی لکھی گئی جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ثابت کیا گیا کہ آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے تھے پھر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فعل سے روکا کہ ہاتھ الٹے رہیں اور منہ سے دعا کرتے رہو بلکہ فرمایا کہ اگر دعا مانگنی ہے تو خدا کے روبرو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سیدھا کر کے دعا مانگو کیونکہ خداوند کریم اپنی برکت ہاتھ کی ہتھیلیوں پر رکھتا ہے نہ پشتوں پر پھر حدیث سے ثابت کیا گیا کہ سوال ہاتھ اُٹھا کر ہی کہلاتا ہے جو شخص ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتا اس کی دعوت دعا میں شامل ہی نہیں ہوتی۔

پھر آخیر میں احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا بعد الصلوٰۃ کی ترتیب میں ثابت کی گئی کہ دعا بعد الصلوٰۃ کی ترتیب یہ ہے کہ سلام کے بعد حمد و ثنا خداوندی پڑھے بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے تو رب العزت قبول فرماتا ہے ورنہ نہیں۔

تین دفعہ دعا مانگنا

۸۱۔ مسلم شریف $\frac{۱}{۲۹۳}$ } عن انس بن مالک . . . . قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر تین

دفعہ فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔

(نووی) فَفِیْہِ اِسْتِحْبَابُ تَکْرَارِ الدُّعَاءِ ثَلَاثًا

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین دفعہ دعا مانگنا مستحب ثابت ہوا۔

۸۲۔ مسلم شریف ۱/۳۱۳} عن عائشۃ۔ ۔ ۔ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کو تشریف لائے تو ٹھہر گئے اور لمبا قیام فرمایا پھر آپ نے دونوں ہاتھ ۔ ۔ ۔ ۔ تین دفعہ اُٹھائے۔

نوٹ:

اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) تین دفعہ دعا مانگنا اور تین ہی دفعہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۸۳۔ مسند امام احمد بن حنبل ۱/۳۹۴} حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا یحیی بن آدم ثنا اسرائیل و ابو احمد ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قال قال ابو احمد عن ابن مسعود قال کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہٗ اَنْ یَّدْعُوَ ثَلَاثًا وَیَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں

۸۴۔ مسند امام احمد حنبل ۱/۳۹۷} حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو سعید ثنا اسرائیل ثنا ابو اسحق عن عمرو

بن میمون عن عبد اللہ قال کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يُعْجِبُهُ اَنْ يَّدْعُوْا ثَلَاثًا وَّيَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بھلی معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں۔

۸۵۔ مسند امام احمد حنبل ۱/۳۹۷ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو سعید ثنا اسرائیل ثنا ابو اسحٰق عن عبد الرحمٰن
بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْجِبُهُ اَنْ يَّدْعُوْا ثَلَاثًا وَّيَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ تین بار دعا مانگیں اور تین بار استغفار پڑھیں۔

۸۶۔ کتاب الاذکار للنووی ۱۷۷ } روینا فی سنن ابی داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
كَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَّدْعُوْ ثَلَاثًا وَّيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

۸۷۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۵۱ } عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قال كَانَ اَحَبُّ الدُّعَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّدْعُوْا
ثَلَاثًا رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات الا ان ابا عبیدۃ لم یسمع من ابیہ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہت محبوب دعا یہ ہوتی کہ تین دفعہ دعا مانگیں۔

نماز جنازے کے بعد کھڑے ہو کر دُعا

(۱) بیہقی شریف ۴/۴۲ (۲) فتح ربانی ۷/۱۳۷ } اخبرنا ابو عبد الله الحافظ وابو سعید بن ابی عمرو قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابراهیم بن مرزوق ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن الهجری یعنی ابراهیم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ مَاتَتْ اِبْنَةٌ لَهٗ فَخَرَجَ فِیْ جَنَازَتِهَا عَلٰی بَغْلَةٍ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ یَرْثِیْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی لَا تَرْثِیْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم نَهٰی عَنِ الْمَرَاثِیْ وَلٰكِنْ لِتُفِضْ اِحْدَاكُنَّ مِنْ عَبْرَتِهَا مَا شَاءَتْ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا فَكَبَّرَ اَرْبَعًا فَقَامَ بَعْدَ التَّكْبِیْرَةِ الرَّابِعَةِ بِقَدْرِ مَا بَیْنَ التَّكْبِیْرَتَیْنِ یَسْتَغْفِرُ لَهَا وَیَدْعُوْ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یَصْنَعُ هٰكَذَا ۔

عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے فرمایا اس کی ایک بیٹی فوت ہو گئی تو وہ لڑکی کے جنازے میں جنازے کے پیچھے خچر پر نکلے تو عورتوں نے مرثیہ پڑھنا شروع کر دیا تو عبد اللہ بن ابی اوفی نے مرثیہ پڑھنے سے عورتوں کو منع کیا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرثیے سے منع فرمایا اور لیکن تمہاری کوئی ایک بھی ہو جو چاہے اپنے آنسو بہا سکتی ہیں عبد اللہ بن اوفیٰؓ نے کہا پھر لڑکی پر آپ نے جنازہ پڑھا تو اس نے چار تکبیریں پڑھیں پھر چوتھی تکبیر کے بعد دو تکبیروں کے مابین اندازے کے مطابق کھڑے رہے لڑکی کے لئے استغفار پڑھتے رہے اور فرماتے رہے پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے ۔

(۳) مسند امام احمد بن حنبل ۴ / ۳۵۶ / ۳۸۳ | حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا حسین بن محمد ثنا شعبۃ عن ابراھیم الھجری عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ وکان من اصحاب الشجرۃ ماتت ابنۃ لہ وکان

یَتْبَعُ جَنَازَتَهَا عَلٰی بَغْلَةٍ خَلْفَهَا فَجَعَلَ النِّسَاءُ یَبْكِیْنَ فَقَالَ لَا تَرْثِیْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْمَرَاثِیْ فَتُفِیْضُ اِحْدَاكُنَّ مِنْ عَبْرَتِهَا مَا شَاءَتْ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَیْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ قَدْرَ مَا بَیْنَ التَّكْبِیْرَتَیْنِ یَدْعُوْ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْنَعُ فِی الْجَنَازَةِ هٰكَذَا۔

۴۔ غنیۃ المستملی ۵۳۹ | فقال علیہ السلام اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰی حَتّٰی اُسْتُشْهِدَ وَصَلّٰی عَلَیْهِ وَدَعَالَهٗ وَقَالَ

سَیَعْفُوْا لَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ یَسْعٰی ثُمَّ اَخَذَ الرَّایَةَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَضٰی حَتّٰی اُسْتُشْهِدَ وَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَدَعَالَهٗ۔

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا تو چلا حتیٰ کہ شہید ہو گیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی اور دعا فرمائی اور آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس کو جلدی معاف فرما دے گا اور وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہو گیا پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لیا تو وہ بھی جنگ میں مشغول ہوا حتیٰ کہ شہید ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔

مومنوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا خدائی ارشاد

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھو اور سلام پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے چند ارشادات فرمائے۔

(۱) اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتا رہتا ہے کب سے جب سے موجود ہے کب تک جب تک ہے اور رب کریم بغیر ابتداء و انتہا کے جس پر صلوٰۃ پڑھتا ہی رہتا ہے تو جب صلوٰۃ پڑھنے والا غیر متناہی صلوٰۃ پڑھتا ہے تو جس پر صلوٰۃ پڑھے اس کے شان غیر متناہیہ کو خلق متناہی کی قوۃ فہم و ادراک و بیان سے وراء الورار ہے۔

(۲) ارشاد خداوندی صرف تمام ایمانداروں کو مخاطب ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام ایمان رکھنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھیں بلکہ ثابت ہو جائے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا وہ اس آیۂ کریمہ کا مخاطب نہیں اور نہ ہی اس پر درود شریف فرض ہے۔

(۳) خداوند کریم کی طرف سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنا فرض ثابت ہوا کب؟ جب چاہو کیسے؟ مودب ہو کر۔ کہاں سے؟

(۴) جہاں جہاں ایماندار موجود ہے مدینہ طیبہ میں ہو یا مدینہ طیبہ سے دور شرق سے غرب

تک جنوب سے شمال تک از نزول قرآن تا ابد الاباد کسی ملک کا باشندہ ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھنے والوں پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا فرض ہے خداوند کریم نے یہ تمیز نہیں فرمائی کہ مدینہ طیبہ والے ہی پڑھیں اور دوروالے نہ پڑھیں تا وصال پڑھیں بعد از وصال نہ پڑھیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ آپ کی رہائش دنیا ہی میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی عام ہے ایسے ہی رہائش برزخی میں بھی آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی فرض ہے۔ خداوندی صلوٰۃ اگر بلا واسطہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خود سنائی دیتا ہے۔ ملائکہ کا صلوٰۃ وسلام بلا قید ارسال آپ کو سنائی دیتا ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا صلوٰۃ وسلام جہاں بھی مکین ہو کیونکر سنائی نہیں دے سکتا۔ خداوند کریم اور ملائکہ اور جنات کا صلوٰۃ وسلام بلا ارسال قاصدین پہنچتا ہے اور آپ کی امت انسانیہ کا صلوٰۃ وسلام انسانی عجز وانکساری کے سبب فرشتوں کے واسطے سے پہنچتا ہے۔ ورنہ کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ جس میں لکھا ہو کہ خداوند کریم کا درود شریف اور ملائکہ اور جنات کے درود شریف کے حاملین بھی آپ پر صلوٰۃ وسلام پہنچاتے ہیں یہ احترام صرف انسانی ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں صلوٰۃ وسلام دو حکم فرض ہوئے اور سلام کے ساتھ تسلیما مصدر سے مفعول مطلق کی قید بڑھائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ ایمان دار سلام پڑھے جیسا کہ حق سلام پڑھنے کا ہے یعنی مؤدب ہو کر سلام پڑھنا بے ادبی سے سلام نہ پڑھا جائے۔

جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اس پر اللہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے

۷۵ جلاء الافہام ۲۹۸ } وقد ذکر عبدالرحمٰن بن عوف انہ کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتقدمہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبعہ فوجدہ عبد الرحمٰن ساجداً فوقف ینتظرہ فاطال ثم رفع فقال عبد الرحمٰن لقد خشیت ان یکون اللہ قبض روحک فی سجودک فقال یا عبد الرحمٰن انی لما کنت حیث رأیت لقینی جبرائیل فاخبرنی من اللہ انہ قال من صلی علیک صلیت علیہ فسجدت للہ شاکراً وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من نسی الصلوٰۃ علی خطئ طریق الجنۃ ۔

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف کو آگے کیا پھر آپ اس کے پیچھے ہو گئے تو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے آپ کو پایا کہ آپ سجدے میں گرے ہوئے ہیں تو عبد الرحمٰن ٹھیر گیا آپ کی انتظار کرتا رہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ لمبا کیا پھر سر کو اٹھایا تو عبد الرحمٰن نے عرض کیا کہ حضور میں ڈر گیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے روح مبارک کو آپ کے سجدے میں ہی قبض کر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد الرحمٰن بے شک میں نے جہاں دیکھا تھا مجھے جبرئیل ملا تو اس نے مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبر دی

کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود شریف پڑھا اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں تو میں نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر درود کو ترک کیا اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

درود شریف پڑھا جائے تو نکل جانے والوں کو جنت نصیب نہیں ہوگا

• سوال: مولوی صاحب کئی مسلمان جب درود شریف پڑھنے لگتے ہیں تو بعض نکل جاتے ہیں ان کو کوئی گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

"محمد عمر": بیشک! جب مسلمان مسجد میں بعد از نماز ذکر درود شریف پڑھنا شروع کردیں تو مسلمانوں کو ان سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی نکلنا چاہیئے۔ تاکہ کراماً کاتبین اس کو تارک صلوٰۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ لکھ لیں۔ اب تارک صلوٰۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سزا میں پہنچے۔

۷۶۔ جلاء الافہام ۷۶ { فَقَالَ ابن ابی عاصم فی کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابوبکر حدثنا حفص بن غیاث عن جعفر بن محمد عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَنَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خُطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اسے قیامت میں جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۷۔ جلاء الافہام ۷۶ { حدثنا اسمٰعیل بن ابی ادلیس حدثنا سلیمان

بن بلال عن جعفر عن ابیہ رفعہٗ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خُطِیَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جس شخص نے مجھ پر درود شریف چھوڑ دیا جنت کا راستہ اس کو بھلا دیا جائے گا۔

۷۸۔ جلاء الافہام ۷۶} حدثنا ابراھیم بن الحجاج حدثنا وھیب عن جعفر عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ خُطِیَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا تو ضرور اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۹۔ جلاء الافہام ۷۶} حدثنا سلیمان بن حرب وعارم قالا حدثنا حماد بن زید عن عمرو عن محمد بن علی یرفعہٗ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خُطِیَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ ۔

محمد بن علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

جس نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا وہ بے دین ہے'

۸۰ - جلاء الافہام ۲۵} ومن حدیث ابن مسعود ایضا مارداہ محمد بن حمدان المروزی حدثنا عبد اللہ بن خبیق حدثنا یوسف بن اسباط عن سفیان الثوری عن رجل عن زرعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَا دِیْنَ لَہٗ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا اس کا کوئی دین نہیں -

سوال" مولوی صاحب لوگ تین بار دعا مانگتے ہیں کیا اس کا بھی کوئی ثبوت ہے -

"محمد عمر" جی ہاں -

"سائل" :- باقی سب مسائل کی تو بفضلہ قرآن وحدیث سے تسلی ہو گئی لیکن بعض حدیثوں پر لوگ ضعف کا شک کرتے ہیں -

"محمد عمر" :- بھائی اصول یہ ہے کہ اصول وعقائد اور واقعات کے متعلق جرح وتعدیل سے حدیث شریف پر عمل کیا جاتا ہے - سنن اور نوافل میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے کیونکہ فرمان الٰہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ کا عین مصدق ہوتی ہے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف منسوب ہے نفلی عبادت کے لئے وہ سنت کا درجہ رکھتی ہے دیکھ لیجئے محدثین کا طرز عمل بھی اسی پر ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں اکثر مقامات پر حدیث کو ضعیف لکھ کر پھر بھی امام ترمذی آخر لکھ دیتے ہیں وَعَلَیْہِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام محدثین اور متقدمین کے نزدیک نفلی عبادت کے لئے ضعیف حدیث بھی حجت ہے اور قابل عمل ہے اور نوافل اور سنن کو جو شخص ضعف کی جرح کر کے اس سے عمل میں گریز کرتا ہے مسلمانوں کو اس کے ایمان کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ شخص عبادت خداوندی سے متنفر ہے ورنہ نفلی عبادت جس کی نسبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو چکی ہے اس کو بلا تنازع عمل پیرا ہونا چاہیئے کیونکہ حدیث سے عبادت خداوندی میں ہی تو زیادتی کر رہا ہے شرک و کفر و بدعت میں تو زیادتی نہیں ہو رہی ہاں وہ حدیث ضعیف بھی اصولاً حجت ہو گی جو قرآن کریم کی آیت کی مؤید ہو گی۔ تو احناف کے نزدیک انہی دو وجوہات کی بنا پر حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے ورنہ اصول اسلامی اور واقعات اور عقائد میں یا جو حدیث حکم قرآن کریم کے خلاف ہو اس کو ہم جرح و قدح سے تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ قرآن کریم کے خلاف حدیث ہمارے احناف کے نزدیک حجت نہیں ہوتی۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہترین امتی قیامت کے دن

کنز العمال 1/123 } اِنَّ اَدنٰی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً
(ت حب عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس قیامت کے دن سب لوگوں سے بہتر وہ ہوگا جو ان سے مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت

کنز العمال 1/123 } اتانی آتٍ مِن ربی عزّ وجل فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلٰوۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَھَا
(حم ص عن ابی طلحۃ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب عزوجل کی طرف سے فرشتہ آیا تو رب کریم نے فرمایا کہ آپ کی امت سے جس شخص نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اس کے عوض میں اللہ تعالےٰ اس کو دس نیکیاں لکھے گا اور درود شریف پڑھنے والے کی طرف سے دس برائیاں مٹائی جائینگی اور درود شریف پڑھنے والے کے دس درجے بلند کئے جائینگے اور رحمتیں اس درود کی مثل اس پر واپس لوٹائی جاتی ہیں۔ مسند امام احمد بن حنبل نے سعید بن منصور نے اپنے سنن میں ابو طلحہ سے روایت کی ہے۔

کنز العمال 1/123 } اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃِ

الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (هب عن انس)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر صلوٰۃ زیادہ پڑھو جس شخص نے یہ کیا میں قیامت کے دن اس کے پاس موجود ہوں گا۔ اور درود شریف پڑھنے والے کی خدا کے ہاں سفارش بھی کروں گا۔ اس حدیث کو بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔

کنز العمال ۱/۱۲۴ } صَلُّوْا عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ (د ۴ عن ابن عمرو ابی ہریرہ)
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوٰۃ شریف پڑھو اللہ تعالےٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حکمی وجوب کے لئے ہے

کنز العمال ۱/۱۲۴ } مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ (عب عن علی)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایک قیراط کا ثواب لکھتا ہے۔ اور قیراط خدائی احد پہاڑی کی مثل ہوگا

کنز العمال ۱/۱۲۴ } اِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلٰٓئِكَةً مَعَهُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَقْلَامٌ مِّنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُوْنَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَكْثَرَ النَّاسِ عَلَيَّ صَلٰوةً (ابن عساکر عن ابی ہریرۃ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن ہوتا ہے اللہ تعالےٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے ان کے پاس چاندی کے رسالے ہوتے ہیں اور سونے کی قلمیں جمعرات کے دن

اور جمعہ کی رات جو لوگ مجھ پر زیادہ صلوٰۃ پڑھتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۷ } اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً خَلَقَہُمْ مِنَ النُّوْرِ لَا یَہْبِطُوْنَ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بِاَیْدِیْہِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَہَبٍ وَدَوِیٌّ مِنْ فِضَّۃٍ وَقَرَاطِیْسُ مِنْ نُوْرٍ لَا یَکْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ (الدیلمی عن علی)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالٰے کے فرشتے نوری پیدائش والے جمعے کی رات کے سوا وہ زمین پر نہیں اُترتے جب جمعے کی رات کو وہ اُترتے ہیں، تو وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے سوا کچھ نہیں لکھتے۔

کنز العمال ۱/۱۲۷ } مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَعَہٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِّمَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّہِمْ لَوَسِعَہُمْ (حل عن علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر جمعے کے دن ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن وہ آئے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر اس نور کو مخلوق پر تقسیم کیا جاوے تو سب کو پورا ہو جائے۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۳ الترغیب والترہیب ۲/۴۹۵ | عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ بِہَا عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صلی اللہ علیہ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَۃً مِنَ النِّفَاقِ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَبَرَاءَۃً مِنَ النَّارِ وَاَنْزَلَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ الشُّہَدَاءِ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے دس دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھا اس پر اللہ تعالےٰ ایک سو دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نفاق اور دوزخ سے مبرّا لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ مقرر فرمائے گا۔

الترغیب والترھیب ۲/۵۰۰

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔ رواہ الترمذی و ابن حبان فی صحیحہ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک قیامت کے دن میرے ساتھ سب لوگوں سے بہتر ان سے مجھ پر جو زیادہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھتے ہوں گے۔

الترغیب والترھیب ۲/۵۰۰

وعن عامر بن ربیعہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَالِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ پڑھی فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک مجھ پر وہ صلوٰۃ پڑھتا رہتا ہے پھر تھوڑا درود

پڑھے یا زیادہ۔

کنز العمال ۱/۱۲۷ } مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذَالِكَ الْکِتَابِ (طس عن ابی ھریرۃ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تحریری درود بھیجا جب تک اس تحریر میں وہ درود لکھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہی رہتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۴ } صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ عَلَیَّ زَکٰوۃٌ لَّکُمْ۔ (ش وابن مردویہ عن ابی ھریرہ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوۃ پڑھو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے پاک ہونا ہے۔

الترغیب و الترھیب ۲/۱۰۵ } وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنی جگہ دیکھیگا۔

کنز العمال ۱/۱۲۷ } مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یُبَشَّرَ بِالْجَنَّةِ۔ (ابو الشیخ عن انس)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت کی مبارک دیا جائے گا۔

کنز العمال ۲۱۳/۱ | عن ابی بکر الصدیق قَالَ اَلصَّلوٰۃُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَآءِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ وَحُبُّ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْاَنْفُسِ اَوْ قَالَ مِنْ ضَرْبِ السَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ (خط و الاصبہانی فی الترغیب)

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتی ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کئی جانوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے یا آپنے فرمایا اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے۔

اس حدیث شریف سے چار چیزیں ثابت ہوئیں (۱) درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے (۲) درود شریف پڑھنا (۳) سلام پڑھنا اور اس کی فضیلت (۴) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت امتی کے لئے جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

کنز العمال ۲۱۴/۱ | عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃً جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی وَجْھِہٖ مِنَ النُّوْرِ نُوْرٌ یَقُوْلُ النَّاسُ اَیُّ شَیْئٍ کَانَ یَعْمَلُ ھٰذَا (ھب)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو بار درود شریف پڑھا قیامت کے دن آئے گا اس کے منہ پر نوروں سے نور ہوگا لوگ کہیں گے کہ یہ کونسا عمل کرتا تھا۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ جامع صغیر ۲/۴۳		اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا پل صراط پہ نور ہوگا۔ تو جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود

شریف پڑھا اسی سال کے گناہ اس کے معاف کئے جاتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۷ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃً مِنَ الصَّلٰوۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَکَّلَ اللّٰہُ بِذَالِکَ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ قَبْرِیْ کَمَا تَدْخُلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِی الْحَیٰوۃِ (الدیلمی عن حکایۃ عن ابیہا عن عثمان بن دینار عن اخیہ مالک بن دینار عن انس)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن و رات مجھ پر سو بار درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجت پوری کرتا ہے اور تیس حاجتیں دنیاوی پوری فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس درود شریف کے لئے ایک فرشتہ وکیل بنایا ہے جو وہ میرے درود شریف کو لے کر میری قبر میں داخل ہوتا ہے جیسا کہ تم پر قربانیاں داخل ہوتی ہیں بے شک میرے وصال کے بعد بھی میرا علم ایسے ہے جیسا کہ میرا علم زندگی میں۔

دور سے درود شریف پڑھنے والے کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا ہے

کنز العمال ۱/۱۲۵ } مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ عَلِمْتُہٗ ۔ (ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں خود اس کو سنتا ہوں اور جس شخص نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا میں اس کو خود جانتا ہوں ۔

کنز العمال ۱/۱۲۵ } لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَتَبْلُغُنِیْ صَلٰوتُکُمْ وَسَلَامُکُمْ (الحکیم عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بناؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ اور تم مجھ پر درود شریف پڑھو اور سلام پڑھو جہاں بھی تم ہو تو تمہارے درود شریف مجھے پہنچتے ہیں اور تمہارے سلام بھی مجھے پہنچتے ہیں ۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۰ الترغیب والترھیب ۲/۴۹۷ } وَعَنْ عبد اللہ بن عمرو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً ۔ رواہ احمد واسنادہٗ حَسَنٌ ۔

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہ ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھی اللہ تعالےٰ اور

اس کے فرشتے ستر بار اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲ | وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِيْ بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ (رواہ البزار)

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالےٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ چوکیدار مقرر فرمایا جس کو تمام مخلوقات کے سننے کی طاقت دی ہے قیامت تک مجھ پر کوئی درود شریف نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے اس کا نام اس کے والد کا نام پہنچاتا ہے۔ کہ یہ فلاں فلاں کے بیٹے نے آپ پر صلوٰۃ پڑھی ہے

ہر جگہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو درود شریف پہنچتے ہیں

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲ | وعن الحسن بن علی اَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی ہو تو مجھ پر تم درود شریف پڑھو پھر ضرور تمہارے درود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲ | عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً بَلَغَتْنِيْ صَلٰوتُهٗ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ

الترغیب والترهیب ۲/۴۹۸ | وَكُتِبَ لَهُ سِوَى ذَالِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رواه الطبرانی فی الاوسط۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا اس کا درود شریف مجھے پہنچتا ہے اور میں بھی اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور اس کے سوئی اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۳ | عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قُلْتُ رواہ النسائی الا انہ صلی اللہ علیہ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہٗ ثقات۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں۔

جامع صغیر ۲/۳۷ | صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا وَلَا تَتَّخِذُوا بَيْتِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ (ع)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناؤ اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھو اور سلام بھی پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف جہاں بھی تم ہو مجھے پہنچتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۵ | إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ

آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ (حم ش د ن ه والدارمی وابن خزیمہ حب ك طب ق ص عن اوس بن اوس الثقفی)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے تمام دنوں سے جمعہ کا دن بہت افضل ہے جمعہ کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں آپ کا وصال ہوا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں قیامت قائم ہو گی تو تم جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے روبرو پیش کئے جاتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوٰۃ آپ پر کیسے پیش کئے جاتے ہیں حالانکہ آپ قبر میں مٹی ہو جائیں گے۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

ابوداؤد شریف ۱/۲۲۱ } حدثنا الحسن بن علی نا الحسین بن علی عن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

اوس بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اوسؓ نے کہا تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہ ہمارے درود شریف کیسے پیش کئے جائیں گے حالانکہ آپ مٹی ہو جائیں گے ۔ راوی نے کہا کہ صحابہؓ نے بیت کہا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھکر خداوند کریم سے مانگنا

ابن السنی ۳۱ | اخبرنی علی بن احمد بن علی بن سیمان حدثنا احمد بن سعید الهمدانی حدثنا زیاد بن یونس حدثنی ابن لهیعة عن حمید بن مالك ابی هانیٔ الخولانی عن عمرو بن مالك الجهنی عن فضالة بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی الله علیه وسلم اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَءْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰه عَلَیْهِ وسلم ثُمَّ لِیَدْعُ بِمَا شَاءَ ۔

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارا کوئی ایک دعا مانگے تو خداوند کریم کی حمد سے شروع کرے اور اللہ کی تعریف سے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے ۔

کنز العمال ۲/۳ | عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی الله عَلَیْهِ وسلم اِذَا دَعَا الدَّاعِیْ فَاِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا صَلّٰى عَلَى النَّبِیِّ

صلی اللہ علیہ وسلم رفع (الدیلمی وعبدالقادر رہاوی فی الاربعین)
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے پھر جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتا ہے دربار خداوندی میں پیش کی جاتی ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جب تک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے تو دعا مانگنے والے کی دعا دربار خداوندی میں پیش نہیں ہوتی۔

"سوال": مولوی صاحب یہ جو تم نماز کے بعد صلے اللہ علیک یارسول اللہ پڑھنا شروع کر دیتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے۔

محمد عمر" ابن قیم نے لکھا ہے سنیئے (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ)

۴۷۔ جلاء الافہام ۲۹۷ } ذکرہ الحافظ ابو موسیٰ وغیرہ ولم یذکرہا فی ذالک سوی حکایۃ ذکرہا ابو موسیٰ المدینی من طریق عبدالغنی بن سعید قال سمعت اسمٰعیل بن احمد بن اسمٰعیل الحاسب قال اخبرنی ابو بکر محمد بن عمر قال کنت عند ابی بکر بن مجاہد فجاء الشبلی فقام الیہ ابو بکر بن مجاہد فعانقہ وقبل بین عینیہ فقلت لہ یا سیدی تفعل ہذا بالشبلی وانت وجمیع من ببغداد یتصورانہ مجنون؟ فقال لی فعلت بہ کما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بہ وذالک انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

الْمَنَامِ وَقَدْ اَقْبَلَ الشِّبْلِیُّ فَقَامَ اِلَیْهِ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَفْعَلُ هٰذَا بِالشِّبْلِیْ؟ فَقَالَ هٰذَا یَقْرَءُ بَعْدَ صَلَاتِهٖ لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اِلٰی آخِرِهَا وَیُتْبِعُهَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهٗ لَمْ یُصَلِّ صَلٰوةً فَرِیْضَةً اِلَّا وَیَقْرَءُ خَلْفَهَا لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اِلٰی آخِرِ السُّوْرَةِ وَیَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ الشِّبْلِیُّ سَأَلْتُهٗ عَمَّا یَذْکُرُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا تو شبلی آیا تو اس کے استقبال کے لئے ابوبکر بن مجاہد کھڑا ہو گیا پھر اس سے معانقہ کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے اس کو کہا یا سیدی شبلی کے ساتھ یہ برتاؤ؟ حالانکہ آپ اور جو شخص بھی بغداد میں ہے تمام خیال کرتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اس کے ساتھ کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس کے ساتھ کیا اور یہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت شبلی آیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کیا کرتے ہیں شبلی کے ساتھ تو آپ نے فرمایا یہ شبلی اپنی ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ الخ پڑھتا ہے اور تین دفعہ پڑھتا ہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ تو جب شبلی داخل ہوا میں نے اس سے سوال کیا کہ تم نماز کے بعد کیا پڑھتے ہو تو اس نے ایسا ہی کہا۔

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا ثبوت

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲ | عن ابی بردۃ بن نیار قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رواہ

الطبرانی ورجالہٗ ثقات ۔

ابوبردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر اپنے نفس کی طرف سے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس پر اس کے بدلے دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ | مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلٰوۃً صَادِقًا بِھَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلٰوۃٍ وَکُتِبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ بِھَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ حل

عن سعید بن عمیر الانصاری ۔

سعید بن عمیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے کوئی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر صدق دل سے درود شریف پڑھتا ہے اپنے نفس کی طرف سے مگر اللہ تعالےٰ اس کے بدلے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور اس ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے دس گناہ مٹادیے جاتے ہیں

مذکورہ بالا احادیث میں مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِیْ اور من قبل نفسہٖ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت دے دیا اور پڑھنا جائز ثابت کر دیا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو خود بھی جواب دیتے ہیں

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ رواه الطبرانی فی الاوسط۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر روح کو واپس لوٹاتا ہے۔ تاکہ میں اس پر اس کا جواب دوں۔

جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جائے آپ کے روح مبارک کو واپس لوٹایا جاتا ہے تو کوئی آن ایسا نہیں کہ جس وقت آپ پر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا جائے آپ ہر وقت صلوٰۃ وسلام کا جواب روح بمع جسم ہی عطا فرماتے ہیں۔

خصوصاً صبح اور عشا کے وقت درود شریف پڑھنا

کنز العمال ۱/۱۲۴

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (طب عن ابی الدرداء)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر صبح اور عشاء کے وقت دس دس دفعہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچے گی۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک پڑھا جائے تو درود شریف پڑھنا فرض ہے

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۳ | عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذكرت عنده فليصل علي رواه الطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ایماندار کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیئے وہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی مومن کے پاس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یعنی اسم پاک لیا جائے یا درود شریف پڑھا جائے تو سننے والا بھی درود شریف پڑھے صفوں سے علیحدہ ہو جانا یا مجلس درود شریف سے نکلنا منع ہے سوائے کسی عذر خاص کے۔

مسجد میں داخل ہونے کے وقت صلوٰۃ سلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المستدرک ۱/۲۰۷ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن سنان

القزاز ثنا ابو بکر عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی ثنا الضحاک ابن عثمان حدثنی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ھٰذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی بھی مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور چاہیئے کہ کہے اے اللہ مجھے شیطان مردود سے بچالے۔

ابوداؤد ۱/۲ کتاب الاذکار للنووی ۱۲

حدثنا محمد بن عثمان الدمشقی ثنا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن عن عبد الملک بن سعید بن سوید قال سمعت اباحمید او ابا اُسید الانصاری یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ فَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔

ابو اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے پھر ضرور کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ پھر جب مسجد سے نکلے تو ضرور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔

بیہقی شریف ۲/۴۴۲

انبأ محمد بن عبد الله الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن سنان القزاز ثنا ابو بكر عبد الكبير بن عبد المجيد الحنفي ثنا الضحاك بن عثمان حدثني سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ الخ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور ضرور کہے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ الخ

شرح شفا شریف لعلی القاری ۲/۱۱۷

(اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ) اَىْ لِاَنَّ رُوْحَهٗ عَلَيْهِ السلام حَاضِرٌ فِيْ بُيُوْتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ۔

اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہے کیونکہ مسلمانوں کے گھروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک حاضر ہوتا ہے۔

شرح شفا ۲/۱۱۷

(عن علقمة) اَىْ ابْنِ قَيْسٍ الْفَقِيْهِ (اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ) اَىْ اَنَا (اَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہتا ہوں۔

مصافحے کے وقت درود شریف

ابن سنی ۵۴ } اخبرنا ابو یعلی ثنا خلیفہ بن خیاط ثنا درست بن حمزہ ثنا مطر الوراق عن قتادۃ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰهِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَیُصَافِحُهٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں دو بندے جو خالص اللہ ہی لئے ملاقات کریں۔ ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے تو اس سے مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ان کے مصافحہ سے علیحدہ ہونے کے پہلے ہی اللہ تعالےٰ ان دونوں کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ مومن کا بھی مومن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

جلسے میں تمام مجلس کامل کر درود شریف پڑھنا

کنز العمال ۱/۱۲۸ } مَا جَلَسَ قَوْمٌ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا كَانَ ذَالِكَ

اَلْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ وَلَا تَعُدُ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ (كٔ عَنْ اَبِى هُرَيرَه)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم جلسہ کرے اللہ تعالےٰ کا اس میں ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی پر انہوں نے درود شریف پڑھا اس مجلس والوں پر اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

منکرین درود شریف کے لئے عتاب

کنز العمال ۱/۱۲۳ — اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (الحارث عن عوف بن مالك) عوف بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ — اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (حم ت ن حب عن الحسن بن على) بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ — مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ (ابن سنى عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جس شخص کے پاس میں ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا تو ضرور وہ بدبخت ہوا۔

ان احادیث صحیحہ مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک لیا جائے تو جس شخص نے درود شریف نہیں پڑھا وہ بفتوی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بخیل ہے بدبخت ہے۔

کنز العمال ۱/۱۲۸ } مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ (هب عن ابی هریرة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے مجھ پر درود شریف ترک کیا اس پر جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا

ابن سنی ۱۷۲ } اخبرنی ابو عروبة حدثنا محمد بن المصفی ثنا یحیی ابن سعید عن المسعودی عن یونس بن جناب عن ابن لیلی بن مرة عن یعلی بن مرة رضی الله عنه اَنَّ امْرَءَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ اَنَّ النَّبِیَّ هٰذَا قَدْ اَصَابَهُ لَمَمٌ فَتَفَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فِیْ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ قَالَ لَمْ یَضُرُّهُ شَیْءٌ بَعْدُ۔

یعلی بن مرہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹا لے کر حاضر ہوئی تو اس نے کہا بے شک یہ نبی ہوں اور اس بیٹے کو تکلیف ہو؟ تو نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کے منہ میں تھوک دیا پھر آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے تھوک ڈالتا ہوں محمد اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالٰے کا دشمن ذلیل ہوا اس نے کہا کہ اس کے بعد اس لڑکے کو کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

نعرہ رسالت بلند آواز سے

اللہ تعالٰے نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یارسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے تو اسم و ذکر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو بلند کرنا یہ طاقت خداوندی سے ہے کسی فرشتے کے بلند کرنے سے بلند نہیں ہوا اور کسی فرشتے کے پست کرنے سے نہ ہی آپ کا اسم پاک پست ہو سکتا ہے فافہم۔

مسلم شریف ۲/۴۱۹ } عثمان بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِى الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ تو آدمی اور عورتیں گھروں پر چڑھ کر غلمان اور خدام راستوں میں نعرے لگاتے پھرتے تھے یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ، اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعرہ رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ہی مدینہ طیبہ کے بچے جو ان گھروں پر چڑھ کر زور سے یا محمد یارسول اللہ کے نعرے لگاتے تھے۔

نعرہ تکبیر بلند آواز سے

البدایہ والنہایہ ۳/۳۱ { فَاَصْبَحَ عُمَرُ وَكَانَتِ الدَّعْوَةُ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاَسْلَمَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَاَهْلُ الْبَيْتِ تَكْبِيْرَةً سُمِعَتْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ ۔

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صبح کی اور دعا بدھ کے روز ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جمعرات کے دن اسلام لائے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک نعرہ تکبیر بلند کیا میں نے مکے کے پہاڑوں پر سنا۔

تاریخ کامل لابن اثیر ۲/۳۲ { فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ جِئْتُ لِاُؤْمِنَ بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهٖ فَكَبَّرَ صلى الله عليه وسلم تَكْبِيْرَةً عَرَفَ مَنْ فِي الْبَيْتِ اَنَّ عُمَرَ اَسْلَمَ۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا ہوں تاکہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر کہا اہل بیت علیہم السلام کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر اسلام لے آئے۔

مراقبہ از احادیث

مسلم ۲/۲۵۷ { وحدثنا محمد بن بشار قال نا معاذ بن هشام قال نا ابی

عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشی عن عبادہ بن الصامت قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُؤُوسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ -

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل کی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو جھکا لیتے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی آپ پر پڑھی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو اُٹھا لیتے۔

تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے

مستدرک ۲/۲۴۱ } حدثنا ابو بکر بن اسحاق الفقیہ انبا ، ابو المثنی ثنا مسدد ثنا یحیی بن سعید ثنا قدامة بن عبد الله العامری قال حدثنا جسرة بنت دجاجة قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِآيَةٍ حَتَّى الصُّبْحِ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ هذا حديث صحيح ولم يخرجاه -

ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات صبح تک قیام فرمایا اور ایک ایت کو ہی بار بار تلاوت فرماتے اور یہ آیت تھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری مسلم نے اس کو نہیں بیان فرمایا۔

"سائل" مروی صاحب کیا ایک رات یا ایک دن میں قرآن کریم ختم کرنا جائز ہے یا ناجائز

شبینہ کرنا آج کل نیا رواج ہو گیا ہے اور بعض لوگ بدعت کہتے ہیں اور بعض اس کو فضیلت سمجھ کر ایک ہی رات بیداری میں قرآن کریم تراویح یا نوافل پڑھ کر قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔
"محمد عمر" تمام رات شب بیداری کرنا حدیث مذکورہ سے سنت ثابت ہو چکا اب ایک ہی رات یا دن میں قرآن کریم ختم کرنے کا ثبوت عرض کرتا ہوں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل شبینے پر

خیرات الحسان لابن ہیثمی ۷ | وَاَنَّهٗ كَانَ يَخْتِمُ فِيْ رَمَضَانَ سِتِّيْنَ خَتْمَةً خَتْمَةٌ بِاللَّيْلِ وَخَتْمَةٌ بِالنَّهَارِ
اور بے شک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں ساٹھ قرآن کریم ختم فرماتے ایک ختم رات میں اور ایک ختم دن میں۔

اے حنفیت کا دعوے کرنے والو! ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ثابت ہوا۔

اگر تم حنفی ہو تو شبینے پر اعتراض نہ کرنا ورنہ حنفیت سے خارج ہو جاؤ گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ قرآن کریم ختم کرنا

روزانہ قرآن کریم ختم کرنا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وطیرہ رہا ہے سنیے

طبقات سبکی ۲/۸ | وَكَانَ الْبُخَارِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ نَهَارًا۔
اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دن قرآن ختم کرتے۔

طبقات سبکی ۲/۹ | وَكَانَ يَخْتِمُ بِالنَّهَارِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَتْمَةً وَيَكُوْنُ

خَتْمَهٗ عِنْدَ الْاِفْطَارِ كُلَّ لَيْلَةٍ وَيَقُوْلُ عِنْدَ كُلِّ خَتْمٍ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ

اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن ہی دن میں قرآن کریم ختم کر دیتے اور ایک قرآن کریم افطار کے وقت رات کو ختم کرتے اور فرماتے قرآن کے ختم کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا قبول ہوتی ہے۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قرآن کریم کے ختم کا ثبوت

غنیۃ الطالبین ۷۶۹ } وَالْمَشْهُوْرُ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يُحْيِ اللَّيْلَ كُلَّهٗ فِيْ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ يَخْتِمُ فِيْهَا الْقُرْاٰنَ۔

اور حضرت غوث الاعظم پیر پیران عبد القادر جیلانی ثم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات سے تھا کہ آپ تمام رات بیداری فرماتے ایک ہی رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے۔

ختم قرآن کریم پر دعوت اجتماع اور ختم کے بعد درود شریف اور دعا

جلاء الافہام ۲۷۸ } فَصْلُ الْمَوْطِنِ السَّابِعَ عَشَرَ فِيْ مَوَاطِنِ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْبَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ وَهٰذَا لِاَنَّ الْمَحَلَّ مَحَلُّ دُعَاءٍ وَقَدْ نَصَّ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الدُّعَاءِ عَقِيْبَ الْخَتْمَةِ فَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِي الْحَارِثِ كَانَ اَنَسٌ اِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَوَلَدَهٗ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ يُوْسُفَ بْنِ مُوْسٰى وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْتِمُ الْقُرْاٰنَ فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ قَوْمٌ

فَيَدْعُوْنَ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ إِذَا خَتَمَ۔ وَقَالَ فِي رِوَايَةِ حَرْبٍ إِسْتُحِبَّ إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ أَنْ يَجْمَعَ أَهْلَهُ وَيَدْعُوْ۔

تمہارے امام الطائفہ ابن قیم سترھویں مقام پر تحریر فرماتے ہیں

سترھواں مقام قرآن کریم ختم کرنے کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اور یہ ختم قرآن کے بعد درود شریف اس لئے پڑھا جاتا ہے کیونکہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ختم قرآن کے بعد دعا پر درود شریف کو نص سے ثابت کیا ہے پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب قرآن کریم ختم کرتے اپنے اہل وعیال کو جمع کرتے اور یوسف بن موسیٰ کی روایت سے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو قرآن ختم کرتا ہے اور اپنے پاس مسلمانوں کو جمع کر لیتا ہے پھر وہ دعا مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں نے معمر کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے جب بھی قرآن ختم کرتے اور حرب کی روایت میں ہے کہ جب آدمی قرآن ختم کرے وہ اپنے اہل وعیال کو جمع کرے اور ان کے لئے دعا مانگے۔

کتاب الاذکار للنووی ۴۹ } كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے اپنے تمام اہل کو جمع کر لیتے اور دعا کرتے۔

الدارمی ۴۴۰ } حدثنا عفان ثنا جعفر بن سلیمان ثنا ثابت قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ۔

حضرت انس جب قرآن کریم ختم کرتے اپنی اولاد اور اہل بیت کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا فرماتے۔

ختم میں قُلْ ھُوَ اللہ شریف کا پڑھنا

الدارمی شریف ۴۳۶ } اخبرنا ابو المغیرہ عن عتبہ بن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا قَرَءَ سُوْرَۃً فَخَتَمَھَا اَتْبَعَھَا بِقُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔

عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ قرآن کی سورۃ پڑھتے اس کو ختم کرنے کے بعد متصل ہی سورہ قل ھو اللہ احد بھی پڑھتے۔

فضیلت قُلْ ھُوَ اللہ احدٌ

الدارمی شریف ۴۳۷ } ثنا ثابت عن انس ان رجلا قال واللہ لَاُحِبُّ ھٰذِہٖ السُّوْرَۃَ قُلْ ھُوَ اللہ اَحَدٌ فقال رسول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم حُبُّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا خدا کی قسم میں اس سورۃ قل ھو اللہ احد کو بہت محبوب سمجھتا ہوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ قل ھو اللہ احد کو تیرا محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔

قرآن ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا

الدارمی ۴۴۰ | حدثنا اسحٰق بن عیسٰی عن صالح المری عن قتادة عن زرارة بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سُئِل اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قِیْلَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ
ترمذی ۲/۱۱۸ | قَالَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰی آخِرِہٖ وَمِنْ آخِرِہٖ اِلٰی اَوَّلِہٖ کُلَّمَا حَلَّ اِرْتَحَلَ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا حال ومرتحل عرض کیا گیا حضور حال ومرتحل کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے والا شروع قرآن سے اخیر تک پڑھتا ہے اور اخیر سے اول تک جب ختم کرے شروع سے پڑھے ۔

موجودہ مروجہ ختم کا طریقہ

مجمع بحار الانوار ۲۹۴ | اَلْحَالُّ وَالْمُرْتَحِلُ فِیْ جَوَابِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَفُسِّرَ بِالْخَاتِمِ الْمُفْتَتِحِ وَهُوَ مَنْ یَّخْتِمُ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ ثُمَّ یَفْتَتِحُ التِّلَاوَةَ مِنْ اَوَّلِهٖ شَبَّهَهٗ بِالْمُسَافِرِ بَلَغَ الْمَنْزِلَ فَیَحُلُّ فِیْهِ ثُمَّ یَفْتَتِحُ سَیْرَهٗ اَیْ یَبْتَدِئُهٗ وَلِذَا قُرَّاءُ مَکَّةَ اِذَا خَتَمُوا الْقُرْاٰنَ اِبْتَدَءُوْا وَقَرَءُوا الْفَاتِحَةَ وَخَمْسَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ اِلٰی مُفْلِحُوْنَ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے الحال والمرتحل کے جواب میں فرمایا اس شخص کو جس نے سوال

کیا ہر کرنا عمل تمام اعمال سے اچھا ہے تو آپ نے جواب دیا الحال ذالمرتحل جس کی تفسیر کی گئی ہے کہ قرآن کریم کو ختم کرکے شروع سے پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ یعنی جو شخص قرآن مجید کو تلاوت کرکے ختم کرتا ہے پھر اول سے تلاوت شروع کرتا ہے۔ مفسرین نے اس کو تشبیہ دی ہے کہ جو شخص منزل پر پہنچا پھر اس سے اُترا پھر اپنی سیر کی ابتدا کرتا ہے یعنی ابتدا سے سیر شروع کرتا ہے اسی لیے مکے کے قراء جب قرآن کو ختم کرتے قرآن کریم کو شروع سے پڑھتے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے اور پانچ آیتیں سورہ بقرہ کے اول سے مفلحون تک پڑھتے۔

تو اس طریقے سے قرآن کریم کو ختم کرنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت متقدمین ثابت ہوا۔

نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ ہے

حلبی کبیر ۴۶۳

مَنْ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَقْرَءُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَشَيْئًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عَلَيْهِ وسلم قَالَ خَيْرُ النَّاسِ الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ أَيِ الْخَاتِمُ الْمُفْتَتِحُ انتهى۔

جو شخص نماز میں قرآن کریم ختم کرتا ہے جب پہلی رکعت میں معوذتین سے فارغ ہو تو رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے اور کچھ سورہ بقرہ سے اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر الحال المرتحل ہے یعنی قرآن ختم کرکے شروع کرنے والا ہے۔

ختم کا ثبوت اکابرین کے ارواح کو

کتاب الاذکار للنووی ۷۵

وَذَهَبَ احمد بن حنبل وَجَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ اِلٰى اَنَّهٗ يَصِلُ فَالْاِخْتِيَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَارِئُ بَعْدَ فَرَاغِهٖ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَاْتُهٗ اِلٰى فُلَانٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور ایک جماعت علماء محدثین کی اور جماعت اصحاب امام شافعی کی اس طرف گئی ہے کہ ثواب پہنچتا ہے تو پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھنے سے فارغ ہو کر کہے اے اللہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب میں فلاں شخص کو پہنچاتا ہوں اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

پہلے پھل پر دعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا

دارمی شریف ۲۶۵

اخبرنا نعیم بن حماد عن عبد العزیز بن محمد عن سھیل عن ابیه عن ابی ھریرة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُتِيَ بِالْبَاكُوْرَةِ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثَمَرَتِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيْهِ اَصْغَرَ مَنْ يَّحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلا پھل شروع میں لایا جاتا آپ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے شہر میں برکت

فرما اور ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے صاع میں برکت ہی برکت فرما پھر اس پھل کو آپ چھوٹے بچے جو حاضر ہوتے ان میں تقسیم فرماتے۔

کھانے پر ختم کا ثبوت

سورۃ انعام ۸/۱۴ } فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝
پھر تم کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ تعالےٰ کا اسم پاک کا ذکر کیا گیا
اگر تم اللہ تعالےٰ کی آیتوں کے ساتھ ایمان لانے والے ہو۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس کھانے پر اللہ کا کلام و نام پڑھا جاوے اس کو کھانے کا ارشاد خداوندی ہوا اور یہ بھی حکم خداوندی ہوا کہ اگر تمہارا خداوند کریم کی آیتوں کے ساتھ ایمان ہے تو جس کھانے پر خداوند کریم کا نام یا کلام پڑھا جاوے اس کو کھاؤ اور جو نہیں کھاتا اس کا قرآن کریم پر ایمان نہیں۔

سورہ انعام ۸/۱۴ } وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
اور تمہیں کیا ہوا کہ جس پر اللہ تعالےٰ کے اسم پاک کا ذکر کیا گیا تم کھاتے نہیں۔

جس کھانے پر خداوند کریم کا نام و کلام پڑھا گیا جو اس کو حرام سمجھتا ہے یا کھانے سے گریز کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس مذکورہ آیت کریمہ میں اس کو ڈانٹتا ہے کہ تمہیں کیا ہوا تمہیں کیا ہوگیا الخ ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام یا کلام پڑھا گیا تم اس کو کیوں نہیں کھاتے تو باوجود ڈانٹ خداوندی کے اب بھی جو شخص کھانے پر کلام خداوندی پڑھنے کو برا مناوے تو اس کو خداوند برا سمجھے گا۔

کھانے پر ختم کا ثبوت

جامع صغیر ۸

اِجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارِکْ لَکُمْ فِیْہِ (حم د ہ حب ک)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کھانے پر اجتماع کرو یعنی مل کر کھاؤ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو تمہارے لئے اس میں برکت کی جائے گی۔

سنن ابوداؤد ۲ / ۲۵۸

حدثنا محمد بن مثنی وھشام ابو مروان المعنی قال محمد بن المثنیٰ نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی سمعت یحیی بن ابی کثیر یقول حدثنی محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارۃ عن قیس ابن سعد قال اَدنا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مَنْزِلِنَا فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِیًّا فَقَالَ قَیْسٌ فَقُلْتُ اَلَا تَاْذَنُ لِرَسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذَرْہُ یُکْثِرُ عَلَیْنَا مِنَ اسلام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ورحمۃ اللہ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِیًّا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَاتَّبَعَہٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اَسْمَعُ تَسْلِیْمَکَ وَاَرُدُّ عَلَیْکَ رَدًّا خَفِیًّا لِتُکْثِرَ عَلَیْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَاَمَرَ لَہٗ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَہٗ مِلْحَفَۃً مَصْبُوْغَۃً بِزَعْفَرَانٍ اَوْوَرْسٍ

فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی یَدَیْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلوٰتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ ثُمَّ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ الخ

قیس بن سعد رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا تو آپ نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ سلام کا جواب دیا تو قیس نے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دیتے تو سعد نے کہا اس بات کو چھوڑ حضور ہم پر زیادہ سلام بھیج لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو سعدؓ نے آہستہ جواب دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور آپ کے پیچھے حضرت سعد ہوئے اور عرض کیا کہ حضور میں آپ کے سلام کو سنتا تھا اور آپ کے سلام کو آہستہ جواب دیتا تھا تاکہ آپ ہم پر زیادہ سلام فرمادیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ غسل کرکے آؤ تو سعدؓ غسل کرکے آئے پھر زرد رنگ کی چادر لپیٹ کر آئے زعفران یا ورس کے پھولوں سے رنگی ہوئی چادر تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاک اُٹھائے اور فرماتے تھے اے اللہ اپنی صلوۃ اور رحمت سعد بن عبادہ پہ نازل فرما پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا۔ (الخ)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کھانے سے پہلے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا سنت ہے بدعت نہیں ۔

نذرانے پر دعا کرنا

ابن ماجہ ۱۲۹ | حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت عبد اللہ بن ابی اَوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ الرجل بصدقۃ مالہ صلّی علیہ فاتیتہ بصدقۃ مالی فقال اللھم صل علی آل ابی اَوفی عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مال سے نذرانہ پیش کرتا آپ اس پر دعا فرماتے میں نے بھی اپنے مال سے نذرانہ پیش کیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی بزرگ کو نذرانہ پیش کیا جائے تو اس پر وہ بزرگ اگر معطی کے لیے دعا کرے تو یہ سنت ہے بدعت نہیں۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سُنّت ہے

المستدرک ۲/۱۴۷ | اخبرنا ابو ذکریا العنبری ثنا محمد بن عبد السلام ثنا اسحٰق بن ابراھیم انبأ عبد الرزاق انبأ معمر عن ابی عثمان عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بعثت اُم سلیم حیسًا فی تور من حجارۃ قال انس فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فادع من لقیت من المسلمین فذھبت فما

رَاَیْتُ اَحَدًا اِلَّا دَعَوْتُہٗ قَالَ وَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِی الطَّعَامِ

وَدَعَا فِیْہِ الخ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پتھر کے ایک لگن میں میٹھا دلیا پکا کر بھیجا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو جا اور جو تجھے مسلمان ملے اس کو بلا لو تو میں گیا جو مجھے نظر آیا میں نے اس کو دعوت دی حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک کھانے پر رکھا اور اس پر دعا فرمائی۔ الخ

"سوال" مولوی صاحب ذکر میلاد شریف کے بعد جو تم کھڑے ہو کر دست بستہ یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک پڑھتے ہو اس کو ہمارے علماء شرک کہتے ہیں کوئی بدعت کہتا ہے یہ کہاں تک صحیح ہے

"محمد عمر" یہ محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر شرک وبدعت کہا جاتا ہے حالانکہ شرک وہ ہوتا ہے کہ جو کام خداوند کریم کے لئے کیا جائے وہ مخلوق کے لئے ہو سلام پڑھنا خلق کے لئے ہے خالق کے لئے نہیں کیونکہ خالق خود سلام ہے سنیئے

قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے

اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ ۔

الحشر ۲۸/۳ | اللہ تعالےٰ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے سلامت ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم خود

سلام ہے خداوند پر سلام پڑھنا کفر ہے کیونکہ خداوند کریم الحی القیوم ہے خداوند کریم زندہ باد کا نعرہ لگانا کفر ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے

(۱) ابوداؤد شریف ۱/۱۴۶ حدثنا مسدد نا یحییٰ عن سلیمان الاعمش حدثنی شقیق بن سلمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال۔

كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَى اللهِ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَالِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ اَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ الخ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں (التحیات) بیٹھتے تو ہم کہتے السلام علی فلاں وفلاں یعنی اللہ کے بندوں پر سلام پڑھنے کے پہلے السلام علی اللہ۔ اللہ پر سلام پڑھتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ وہ خود سلامت ہے اور لیکن جب تم سے کوئی ایک التحیات بیٹھے تو کہے سب عبادات کے تحفے اللہ کے لئے ہیں اور تمام صلواتیں اور طیبات آپ پر سلام ہو اسے نبی اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکتیں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالےٰ کے تمام نیک

بندوں پر پھر تم جس وقت یہ کہو گے تو آسمانوں اور زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب پر یہ تمہارا سلام پہنچے گا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) خداوند کریم خود سلامت ہے اللہ تعالےٰ پر سلام پڑھنے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

(۲) الصلوۃ علیك یا رسول اللہ الصلوۃ علیك ایھا النبی یا دیگر صفات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مذاکر کے صلوۃ پڑھنا سنت ہے فرمان مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف صفات طیبہ منسوب ہو سکتی ہیں صفات سوء سے ذات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مبرا ہے۔

(۴) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر ندائیہ سلام پڑھنا السلام علیک ایھا النبی یا السلام علیک یا رسول اللہ یا یا نبی سلام علیک یا آپ کے دیگر صفات طیبہ سے سلام پڑھنا بفرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سنت ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۵) رب کریم کی رحمتوں اور برکتوں کو بکلمہ ندائیہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ پر بھیجنا فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۶) اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ سے ثابت ہوا کہ سلام پڑھنے والے اکٹھے ہو کر اپنی ذات پر اور اللہ تعالےٰ کے تمام صالحین بندے جو زمینوں آسمانوں میں ہیں سب پر سلام پڑھیں تو سنت ہے فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۷) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

نے ثابت کر دیا کہ سلام پڑھنے والے کا سلام بلا واسطہ خداوند کریم کے تمام صالحین انس وجن وملائکہ زمین کے اوپر والوں اور نیچے والوں کو سابقین واخرین و موجودین وغیر موجودین کو فوراً پہنچتا ہے کیا امتیوں کو بلا واسطہ سلام پڑھنے والے کا سلام پہنچ جاتا ہے اور نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا واسطہ سلام نہیں پہنچ سکتا؟۔

جب اس حدیث شریف سے صلوٰۃ وسلام بکلمہ ندائیہ یا نبی سلام علیک یا السلام علیک ایہا النبی فرمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہے تو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مسلمانوں کے سلام پڑھنے کو تم شرک و بدعت کہو یہ سوائے تعصب اور ضد کے اور تفرقہ بازی کے اور کوئی وجہ نہیں۔ حالانکہ تم خود بھی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام کو ہر نماز میں خطاب سے پڑھتے ہو۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا حکم خداوندی ہے بدعت وشرک نہیں

(۲) الاحزاب ۲۲/۷ } يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
اے ایمان والو! تم مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھو اور سلام پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو صَلُّوْا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا سے حکم خداوندی صادر ہوا کہ اے ایمان والو تم مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھو جیسا کہ حق پڑھنے کا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں حکم خداوندی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دو امروں کے لئے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر جاری ہوا۔

(۱) صَلُّوْا عَلَيْهِ سے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا فرضی حکم صادر ہوا اسی لئے

ہم سنی پاک مجلسوں میں نمازوں کے بعد اس خداوندی فریضہ کو بلند آواز سے ادا کرتے ہیں۔
(۲) وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مؤدبانہ سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی جاری ہوا اسی لئے ہم اہل سنت وجماعت اس ارشاد خداوندی کو بجا لانے کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مؤدبانہ سلام پڑھتے ہیں اور سلام میں ادب کا لحاظ چونکہ ضروری ہے اور ہمارے رواج میں اور سنت طریقہ میں بھی یہی طریقہ ہے کہ کھڑا ہونے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور بیٹھ کر السلام علیکم کہنے والے کو گستاخ سمجھا جاتا ہے جب ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں تو بیٹھ کر سلام کہنے والے کو بے ادب اور گستاخ سمجھا جاتا ہے اسی لئے ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی سلام پڑھتے ہیں تو کھڑے ہو کر ہی سلام پڑھتے ہیں تاکہ گستاخوں سے نہ لکھے جاویں اور وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حکم خداوندی چونکہ عام ہے اس لئے ہم اہل سنت وجماعت عمومًا تمام سال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہی رہتے ہیں پھر جیسا کہ خداوند کریم نے اپنی نماز کا فرضی حکم فرمایا ایسے ہی ایمانداروں پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سلام کا فرضی حکم صادر فرمایا تو جو مومن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے وہ خداوند کریم کے فرائض سے ایک فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کو بدعتی کہنے والا یا بلا عذر سلام سے خارج ہونے والا جماعت مومنین سے خارج ہے کیونکہ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے پہلے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب خداوندی موجود ہے جو شخص وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر عمل کرنے والی جماعت سے متنفر ہو رہا ہے اور خارج ہو رہا ہے وہ فرمان خداوندی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خطاب خداوندی کا بھی مخاطب نہیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے ہم ایمانداروں کو وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے حکم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور خو

بھی اپنے تمام رسل پر اور اولیاء اللہ پر اور اپنے تمام صالحین پر سلام پڑھتا ہے تو معلوم ہوا کہ سلام خلق پر بھی پڑھا جاتا ہے خالق پر سلام نہیں پڑھا جاتا تو سلام پڑھنے والوں پر مخالفین کا فتویٰ شرک جڑنا غلط ثابت ہوا اور ان کا شرک ٹوٹا۔

ایک دوسری عرض کرتا ہوں کہ تم بھی ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہو اگر مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک ہے تو تمہارا ایک دوسرے کو سلام کہنا بھی شرک ہے کیونکہ جب امتی کو کھڑے ہو کر السلام علیکم کہہ سکتے ہیں تو نبی اللہ کو بطریق اولےٰ یا نبی سلام علیک کہہ سکتے ہیں۔

تیسرا جواب جب تم قبروں میں جاتے ہو تو اہل قبور کو پکار کر کہتے ہو السلام علیکم یا اہل القبور کیا اس وقت تم مشرک نہیں ہوتے۔

"سوال" مولوی صاحب قبروں پر جا کر کہتے ہیں دور سے نہیں کہتے۔

"محمد عمر" تمہارا مطلب یہ ہوا کہ نزدیک سے سلام پڑھنا جائز ہے دور سے نہیں تو سلام پڑھنے سے شرک تو نہ ہوا پھر یہ نہ کہو کہ سلام پڑھنا شرک ہے نزدیک دور کا جھگڑا رہا صاف صاف کیوں نہیں کہتے ہیرا پھیری کیوں کرتے ہو!

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ تم قبروں میں جاتے ہو اور تمہارے نزدیک اہل قبور مردہ ہیں بلکہ مر کر مٹی ہو گئے تو مٹی کو سلام کرنا چاہیئے یا قبر کے ڈھیر کو کہنا چاہیئے السلام علیکم یا ربوۃ قبر اور اگر السلام علیکم یا اھل القبور ہی کہنا ہے اور مسنون طریقہ بھی یہی ہے تو تمہارے قبرستان میں سلام کو جس طاقت سے وہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں سنتا ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نبوی طاقت سے ہمارے سلاموں کو سنتے ہیں اس کی تحقیق پہلے صلوٰۃ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں گزر چکی ہے اور سماع کے متعلق فقیر کی تصنیف مقیاس حیاۃ میں ملاحظہ فرماویں۔

دوسرا جواب تم جب ہر دو رکعت کے بعد التحیات بیٹھتے ہو تو دن میں کئی بار السلام علیک

اَیُّھَا النَّبِیُّ کہتے ہو تو کیا اس وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نزدیک ہوتے ہیں تو سلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہر مسجد میں بنی ہوئی ہے تو تم اسلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا بقول تمہارے نماز شرکیہ پڑھتے ہو؟ ان تینوں وجوہات سے تمہارا اسلام علیک ایہا النبی کہنا خالی نہیں پھر یا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نزدیک تسلیم کر لو! تو حاضر و ناظر ماننا پڑے گا۔ یا دور سے سننے والے تسلیم کر کے سماع موتی کا قائل ہونا پڑے گا یا سب کا انکار کر کے تمہاری نماز شرکیہ ثابت ہو گی.

اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلام سے انکار کرنے والو اور شرک کہنے والو اپنے اکابرین کو کہو کہ اس کا کوئی حل بتائیں ورنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ندائیہ سلام پڑھنا شرعاً صحیح اور مسنون تسلیم کر لو۔

تنیسر احواب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب تم کسی دوست یا رشتہ دار کو خط لکھتے ہو تو شروع خط میں اسلام علیکم لکھتے ہو کیا وہ مکتوب الیہ تمہارے پاس ہوتا ہے یا وہ دور سے سنتا ہے یا تم ہر وقت شرک کرتے ہو ایسے شرکیہ فتووں کو کفار پر استعمال کرو مسلمانوں سے شرکیہ فتوے محفوظ رکھو ورنہ دنیا میں تمہارے نزدیک کوئی مسلمان نہ رہ جائے گا اور نہ کوئی عبادت فریضہ صحیح ہو نگی وہ بھی تمہارے فتویٰ سے مشرک ہی مشرک بن جائیگی تُوۡبُوۡا اِلَی اللّٰہِ وَارْجِعُوۡا اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُنْکِرُوۡنَ

انبیاء علیہم السلام کا نام لیکر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے

۲۔ الصّٰفّٰت ۲۳/۲ } سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الْعٰلَمِیۡنَ نوح علیہ السلام پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

۴۔ الصفّٰت ۲۳/۳ } سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو۔

۵۔ الصفّٰت ۲۳/۴ } سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ موسیٰ علیہ السلام اور ھرٰون علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے

۶۔ الصفّٰت ۲۳/۵ } وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ اور تمام رسولوں پر سلام ہو۔

تمام اولیاء اللہ اور خداوند کریم کے نیک بندوں پر سلام پڑھنا

۷۔ النمل ۱۹/۵ } سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

۸۔ طٰہٰ ۱۶/۲ } وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اور سلام ہے اس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

نوٹ: اور تم بھی تو ہر وقت کئی انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھتے ہو جب کسی نبی اللہ کا نام لیتے ہو تو مثلاً کہتے ہو نبی علیہ السلام آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراھیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ السلام تو کیا تم بھی انبیاء علیہم پر سلام پڑھنے سے مشرک ہو گئے؟ فافہم۔

(پس پردہ) سبحان اللہ رب کریم بڑا بے نیاز ہے اپنے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ وصلحاء مؤمنین پر خود بھی سلام بھیجتا ہے پھر اپنے قرآن کریم میں بھی ان تمام سلاموں کو درج

فرما دیا تاکہ منکرین سلام نماز میں دست بستہ کھڑے ہو کر قبلہ رخ میرے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ و تمام صلحاء ومومنین پر سلام پڑھیں تاکہ ان کا شرک ٹوٹ جائے اب تم اپنے اکابرین سے دریافت کرو کہ تم جب قیام میں قبلہ رخ دست دست بستہ کھڑے ہو کر سلام علیٰ نوح فی العالمین یا سلام علیٰ ابراھیم یا سلام علی المرسلین پڑھتے ہو تو کیا یہ تمام رسل وصلحاً تمہارے نزدیک ہوتے ہیں کہ تم قبلہ رخ دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہو کیا یہ شرک نہیں؟

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔

"سوال" مولوی صاحب ہم نماز میں قیام کرکے ان سلاموں کو خدائی کلام نقل کرکے پڑھتے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے پڑھتے ہیں ۔

"محمد عمر" اچھا بھئی یہ بتاؤ کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو کر الحمد للہ رب العالمین خدائی کلام پڑھتے ہو تو یہ بھی نقل پڑھتے یا اپنی طرف سے خدا کی تعریف کرتے ہو اگر الحمد شریف میں یا باقی خدائی تعریف اپنی طرف سے پڑھتے ہو تو سلام بھی اپنی طرف سے اگر الحمد شریف کو نقل ہی کرتے ہو تو سلام بھی نقل ہی کرتے ہو۔

دوسرا جواب ہم بھی سنت اللہ سمجھ کر پڑھتے ہیں چونکہ رب کریم نے ہمیں اپنی عبادت میں انبیاء علیہم السلام پر اور صلحاء ومومنین پر سلام پڑھنا ایک جزو عبادت رکھا ہے تو ہم اس سلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ہم علیحدہ بھی مودبانہ دست بستہ قیام کرکے پڑھینگے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمارا سلام پڑھنا عبادت خداوندی ہی لکھی جائیگی کیونکہ ہم خداوندی حکم وسلموا تسلیما کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کے ذاتی عمل پیرا ہو کر دگنا ثواب حاصل کرتے ہیں ۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا ارشاد خداوندی کو بجا لا رہا ہے۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا عبادۃ خداوندی کے مدخولہ جزو کو اپنی محبت

ادا کر رہا ہے۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا سنت اللہ پر عمل کر رہا ہے۔

ولادت اور وصال کے دن خصوصًا سلام پڑھنا

(۱۰) مریم ۱۶/۲ { وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا۔

(حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا) مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا کیا گیا اور جس دن میرا وصال ہوگا اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا۔

(۱۱) مریم ۱۶/۱ { وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

(یحییٰ علیہ السلام کو رب کریم نے فرمایا) یحییٰ علیہ السلام پر سلام ہے جس دن وہ پیدا کیے گئے اور جس دن ان کا وصال ہوگا اور جس دن وہ زندہ اُٹھائے جائیں گے۔

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ سابقہ آیت سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام پر رب کریم کی طرف سے عمومًا سلام نازل ہوتا ہے اور ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ رب کریم کی طرف سے نبی اللہ کی ولادت اور وصال کے دن رب کریم کی طرف سے نبی اللہ پر عمل کرنے کے لئے ان خصوصی دنوں میں اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد از صفت وثنا خصوصًا سلام پڑھتے ہیں کہ ارشاد خداوندی وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پر بھی عمل ہو جائے اور ان مذکورہ آیتوں کے رو سے سنت اللہ کی مقررہ سنت پر عمل کرتے ہوئے خداوندی مقررہ دلوں میں عمل صحیح ہو جائے گا دنیا میں تو خود اس کو خاص دنوں میں یعنی یوم ولادت و وصال میں خصوصًا اور باقی دنوں میں عمومًا خداوندی

سلام سے بھی نوازا گیا اور مومنین سے بھی ان کو سلام کی تہنیت پیش ہوچکی اب قیامت کے دن
یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا کا منظر قرآن کریم سے سُنیئے۔

قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے نوازا جائے گا

(۱۲) الاحزاب ۲۲/۲ } تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلَامٌ وَّاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا۔

جس دن خداوند کریم سے وہ ملاقات کریں گے ان کو خداوند کریم کی طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا اور ان کے لئے رب کریم نے اجر کریم تیار کیا ہے۔

(۱۳) یٰسین ۲۳/۴ } سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ مہربان پروردگار کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا جائے گا۔

اب تم سوچو کہ رب کریم سلام زور سے فرمائے گا یا آہستہ فَانْھَمْ

جنت میں ملائکہ جنتیوں پر سلام پڑھیں گے

(۱۴) رعد ۱۳/۳ } وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اور جنتیوں پر فرشتے ہر سمت کے دروازے سے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کہتے ہوئے داخل ہوں گے کیونکہ تم نے دنیا میں صبر کیا۔

جنتی جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے

(۱۵) یونس ۱/۱۱ } دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ
جنت میں جنتیوں کا نعرہ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ ہوگا اور جنت میں ان کا ایک دوسرے کو تحفہ سلام کا ہوگا۔

اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے

۱۶۔ الاعراف ۸/۵ } وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
اور اعراف والے جنتیوں کو السلام علیکم زور سے کہیں گے۔

معلوم ہوا کہ تم جنتیوں پر سلام پڑھنے سے گریز کرتے ہو جنت تو کجا تم اعرافی بھی نہیں بن سکتے۔ فَافْهَمْ

سوال" مولوی صاحب سلام سلام ہم ہر وقت کہتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں لیکن اس کے معنی سے خبر نہیں ذرا اس کے معنی تو سمجھا دیں۔

"محمد عمر" بھائی اپنی طرف سے فقیر کچھ نہیں عرض کرتا قرآن کریم سے ہی سلام کی تفسیر عرض کر دیتا ہوں۔

سلام کے معنی قرآن مجید سے

۱۷۔ المائدہ ۶/۷ } مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ

۱۸- الانعام ۸/۱۵ } لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ۔
ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے۔

۱۹- یونس ۱۱/۳ } وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ
اور اللہ تعالےٰ تم کو دار البقار کی طرف بلاتا ہے (مولوی اشرف علی)

۲۰- ھود ۱۲/۴ } قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ۔ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ کشتی سے اتر اور ہماری طرف سے آپ پر برکتیں ہیں (سلامتی اور برکتیں) ان گروہوں پر بھی جو آپ کے ساتھ ہیں۔

۲۱- الانبیاء ۱۷/۵ } قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا۔

۲۲- الحجر ۱۴/۴ } اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ
بے شک خداوند کریم سے ڈرنے والے لوگ باغات اور چشموں میں رہینگے (اور ان کو کہا جائے گا) کہ تم سلامتی اور امن کے ساتھ ساتھ ان میں داخل ہو۔

اب تمہارے علماء دیوبند کا فتویٰ دکھا دیتا ہوں تمہارا دل چاہے تو ان پر بھی فتویٰ شرک جڑ دینا۔

علماء دیوبند اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام وقیام

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ قیام میلاد شریف کے متعلق

امداد المشتاق مؤلفہ مولوی مشتاق احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب تھانوی } فرمایا کہ مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔

تقیئے سے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا قیام میلاد شریف میں شامل ہونا

تذکرۃ الرشید ۱ / ۱۱۸ } میں نے دیکھا کہ وہاں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں ذرا انکار کرنے سے وہابی کہدیا در پئے تذلیل و توہین زبانی و جسمانی کے ہو گئے اور حیلہ و بہانہ ہر وقت ممکن نہیں یہ تو ممکن ہے اور کرتا بھی ہوں کہ فیصدی نوے موقع پہ عذر کر دیا اور دس جگہ شرکت کر لی اور شرکت بھی اس نظر سے کہ ان لوگوں کو ہدایت ہوگی اور یوں خیال ہوتا ہے کہ اگر خود ایک مکروہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالےٰ سے امید تسامح ہے بہرحال وہاں بدون شرکت قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دینی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔

مولوی حسین علی صاحب دیوبندی کا فتویٰ سلام کے متعلق

الشہاب الثاقب۔ مؤلفہ مولوی حسین علی صاحب ۶۷ } وہابیہ خبیثہ کثرۃ صلوٰۃ وسلام و

درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً ؎

یَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَالِی مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعُمَمِ

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں، بجز تیرے ہر وقت نزول حوادث کے۔

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرۃ درود و سلام و تحزیب (حزب اور ورد بنانا) وقرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں ہزاروں کو مولانا گنگوہی و مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہما نے اجازت عطا فرمائی۔

کیوں بھئی اب تم فیصلہ کرلو کہ تمہارے حسین احمد صاحب دیوبندی نے تو درود و سلام سے منع کرنے والوں کو وہابی خبیثہ لکھا ہے اب تم فیصلہ کرلو کہ اپنے اکابر کی زبانی تم کون ہو۔

تمہارے مولوی ظفر احمد صاحب عثمانی اپنی بیوی کے مرنے کے بعد غائبانہ سلام پڑھیں تو جائز ہے شرک نہیں اور ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں تو شرک ہے کچھ خدا کا خوف کرو۔

رسالہ ندائے حرم بابت ماہ ربیع الاخر ۱۳۷۰ھ سنہ ۱۹۵۱ء جنوری صفحہ ۳۳

لَا تَبْعُدِیْ فَلَانْتِ بَیْنَ قُلُوْبِنَا
وَصُدُوْرِنَا وَعُیُوْنِنَا وَرُؤُسِ
حَیَّاکِ رَبُّکِ وَالْمَلَائِکَۃُ الْکِرَا
مُ لِقُوْلِہِمْ نَامِیْ کَنَوْمِ عُرُوْسِ
مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکِ یَا رُوْحَ الْحَیَا
ۃِ وَعُمْدَتِیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ عَبُوْسِ

نجدیوں کی طرف سے حجاز کے سکولوں میں مسٹر گاندھی ہندو پر سلام پڑھا جاتا ہے

شعر

القرأۃ الاعدادیۃ الجزء الثانی ۲۳۵

سلام النیل یا غاندی
وھذا الزھر من عندی

۲۳۶ پر فرماتے ہیں۔ سَلَامٌ کُلَّمَا صَلَّیْتُ عُرْیَانًا وَفِی اللَّبَدِ

خدا کا خوف رکھو اور تفرقہ بازی کو ترک کرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کو شرک نہ کہو اگر خود نہیں پڑھتے تو صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو مشرک نہ کہو بلکہ خود صلوٰۃ و سلام کے عامل بنو تاکہ نجات پاؤ الحمد للہ کہ فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ و سلام پر ختم ہوئی۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

غیر مقلدین کے اکابرین نے سلام پڑھا

نزک اسلام
مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری ۸۶

سلام اس نور رب العالمین پر
سب اس کی آل اور اصحاب دین پر

مقدس رسول
مصنفہ مولوی ثناء اللہ ۸۶

مرحبا سید کی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شمع توحید
مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری ۴۰

شمس فیض آباد کے شعر کو نقل کیا
سلام اُس پر جو مصطفےٰ ہو کے آیا
وہ بندوں میں بندہ بڑا ہو کے آیا

نور توحید
مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری ۴۸

مولوی عبدالعزیز کی زبانی مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں
اور اصحاب محمد پر سلام
ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام

تحفہ وہابیہ
مرتبہ مولوی اسمٰعیل امرتسری

سَلَامٌ عَلیٰ نَجْدٍ وَمَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ
نجد پر سلام ہو اور جو نجد میں آجائے اس پر بھی سلام ہو

کیوں بھئی نجد پر سلام جائز اور جو نجد میں چلا جاتے اس پر بھی سلام لیکن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک کچھ خدا کا خوف کرو۔ اور پھر اس پر ہی اکتفا نہیں بلکہ جو نجد میں چلا جائے وہ بھی قابل سلام لیکن نجدیوں کے نزدیک مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک یہ تو آپ کے گھر کی بات ہے جس پر چاہا شرک جڑ دیا۔ ھداکم اللہ

اہلسنّت والجماعت

مرتبہ: محمّد عمر۔ اچھرہ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا

سراسر موم یا تو سنگ ہوجا

ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور دن آخرت کے ساتھ حالانکہ وہ مومن نہیں۔

دیوبندی مولوی مہر محمد صاحب ومیاں قمر دین صاحب واکبر علی شاہ و حاجی محمد اکرم صاحب و فتح محمد صاحب عطا اور ان کے حواریوں کی فاش گوئی اور ذو وجہین ہونے کی حالت اور شکست بر شکست دو تین ماہ گزر چکے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات پر مذکورہ بالا دیوبندی حضرات کے درمیان اور بندہ کے درمیان بحث جاری ہے ۔ خداوند ایزد نے ان کو تین دفعہ اس مضمون پر شکست فاش دی ۔ لیکن وہ بیچارے ابھی تک اخذ ۃ العزۃ الاثم فحسبہ جہنم کے ماتحت گرفتار ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت عنائت فرمائے چنانچہ مولوی صاحب مذکور نے اپنی دہابیت کے تیار شدہ شاگرد رشید (جو ظاہراً اور باطناً مخلقہ صورت و سیرت ہیں) سے ایک رسالہ نکلوایا جس میں اپنی اور اپنے استاد کی تصویر خوب کھینچی، کیا آپ کے دونوں کفروں کا جواب یہ شرارت ہے ۔ سبحان اللہ جیسے روح ویسے فرشتے استاد تو استاد تھے شاگرد ان سے بھی بڑھ گئے کل طویل الاعمر

رہر لمبا احمق ہوتا ہے سوائے حضرت عمرؓ کے، کے مکمل بورڈ ہیں اس بات کا کوئی افسوس نہیں کہ انہوں نے مجھے جو کچھ کہا۔ کیونکہ جب یہ دیوبندی وہابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے ٹھیکیدار ہیں تو مسلمانوں کو ان سے کیا تعلق کہ لحاظ کریں لیکن میں یہ انصافاً عرض کرتا ہوں کہ تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا اس واسطے ہے کہ آپ بڑے ہیں۔ خدا کم کرے ایسی بڑائی کو جو کفر کی گامزن ہو۔ آپ مسلمانوں میں بیٹھ کر اپنے کفریات کی کیوں نہیں صفائی کر لیتے اپنے تمام عمرؒ کے کاموں میں فرقہ پرستی سے کام لیا اب دین میں بھی دھڑا بندی شروع کر دی مجھے آپ کے سامنے اپنا علم یا مقابلہ مدِنظر نہیں بلکہ آپ کی ہدایت اور یکجہتی مقصود ہے کہ یا تو آپ مکمل حنفی بن جاویں یا مکمل وہابی۔ آپ حنفیّت کے دانت دکھا کر وہابیّت کے دانتوں سے چبانا چاہتے ہو پوشیدہ پوشیدہ اپنے بہت مسلمانوں کو دیوبندی وہابی بنا دیا ہے قربِ قیامت ہے۔ اس نفاق کو چھوڑ دیجئے ذرا اپنے ایمان دھرم سے کہیئے کسی اہلسنّت والجماعت نے بھی آج تک حضور صلعم کی ہتک کا مسلک اختیار کیا ہے کہ بروز وصال سیّد الانام بھی کسی اہلسنّت والجماعت نے کبھی ایسی تقریر کی ہو حاشا وکلا اس ہتک والی وہابیہ تقریر کے قائل اور پھر دعویٰ حنفیت یہ ہے۔ لا الیٰ ھٰؤلاء ولا الیٰ ھٰؤلاء (سنئے اچھروی دیوبندیو) الیس منکم رجل رشید کیا تم سے کوئی ہدایت والا آدمی نہیں۔ جو مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی کی اس وہابیہ تقریر کو کسی اہلسنت والجماعت کے پاس لے جاوے تاکہ ان کی قلعی کھل جاوے کہ آیا یہ واقعی کافر ہیں یا نہیں۔ تقریر مولوی مہر محمد

صاحب امام مسجد جٹاں اچھرہ و مدرس مدرسہ دیوبندیہ فتحیہ اچھرہ

آپ حضور صلی اللہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی تردید فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ یہ لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں یہ کتنا بکواس ہے بتا ئیے عزرائیلؑ نے آپ کا روح قبض نہ کیا دو دن جسم بلا روح نہ پڑا رہا کیا حاضر و ناظر اور زندہ کو نہلایا جاتا ہے اگر آپ زندہ ہوتے تو خود نہ نہالیتے حضرت فاطمۃ الزہرہؓ واباہ پکار کر کیوں روئیں ابوبکر صدیقؓ کیوں روئے زندہ کو روئے کیا معاذ اللہ زندہ در گور کئے گئے۔ جنازہ زندہ کا پڑھا جاتا ہے یہ سب دلائل حاضر و ناظر کے خلاف ہیں آیات سے انك میت انھم میتون خدا نے کیوں فرمایا کل من علیھا فان کیوں فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت کس واسطے نازل ہوئی ان آیات سے ثابت ہوا کہ آپ میّت ہیں (معاذ اللہ) حاضر و ناظر نہیں قبر کس کی ہے۔ حاجی کیا دیکھ کر آتے ہیں؟
یہ ہے مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی وہابی کی تقریر اسی تقریر کو دو دفعہ جمعہ میں بیان کیا گیا مولوی صاحب کی اس تقریر کو سن کر مسلمانان اچھرہ بہت متنفر ہوئے تو مولوی صاحب مذکور نے پھر منبر پر فرمایا کہ یہ کافر ہیں جو حضور کو (معاذ اللہ) مردہ نہیں سمجھتے میں نے کہا مولوی صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے بعینہ یہ تقریر غیر مقلدین کرتے ہیں اور میں نے اسی مضمون پر وہابیوں سے کئی مناظرے کئے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے شکست دی۔ چنانچہ حال ہی میں میں نے مولوی عبدالقادر روپڑی کو اس مضمون میں شکست فاش دی اور کئی وہابی تائب ہوئے آپ نے تو اس سے بھی بڑھ کر کفریہ رویہ اختیار کیا بلکہ راجپال بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں آپ کا خاک پا ہے۔ دوسرا مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود پکے کافر بن گئے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا من قال لاخیہ مسلم یا کافر فقد باء بہا جو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے مولوی صاحب جلدی توبہ کرو۔ مولوی صاحب کی اس ہٹ دھرمی پر مسلمانوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اب چونکہ مولوی صاحب نے اسی حضور صلعم کی ہتک کو اچھرہ میں اچھی طرح درس دینا تھا۔ آپ کی اس اشاعت میں آڑ بن گیا تو کہنا شروع کر دیا کہ محمد عمر حضور صلعم کے وصال کا منکر ہے حالانکہ حضور صلعم کی قبر موجود ہے پھر ہر روز اسی تقریر کو دہراتے بھلا اس عقلمند سے کوئی دریافت کرے آپ کے وقت وصال کا کون منکر ہے اگر انکار ہے تو آپ کی توہین آمیز وہابیت کا انکار ہے جو دلائل پیش کرتے ہو لے ہو یہ تمام دلائل وہابیہ ہیں اور عقیدہ بھی وہابیہ یہ چال ہے دیوبندیت کی کہ عنوان حنفیت اور معنون وہابی اب ممبر پر چڑھ کر ہر جمعہ اعتبار جمایا جاتا ہے۔ ہاں مسلمان اس مکر کو پہلے ہی جانتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کو غیبت الجب میں ڈال کر باپ کے سامنے روئے جل جلالہ نے فرمایا وجاءو اباھم عشاء یبکون کے وقت روتے ہوئے آئے اور خود ہی کہتے ہیں وما انت بمومن لنا ولو کنا صدقین (اے باپ) تو ہماری بات نہیں مانیگا خواہ ہم سچے بھی ہوں گے ایسے ہی یزید بھی امام حسین علیہ السلام کو شہید کر کے رویا۔ آپ کا بھی وہی نمونہ موجود ہے آپکے روسار کہتے ہیں کہ دیکھیئے ہمیں وہابی اور دیوبندی کہا جاتا ہے حالانکہ ہم عارف باللہ حافظ فتح محمد صاحب کے خاندان سے ہیں۔ کیا یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر نہ تھا کیا حافظ صاحب کا عقیدہ اور آپ کا ایک ہے۔ ہرگز نہیں انہوں نے تو پہلے ہی آپ کو چکڑالوی لکھا ہے کہ جو حیات النبی صلعم کا قائل نہیں یہ چکڑالوی کا شیوہ ہے سنیئے رد چکڑالوی ص ۳۴-۳۵ ہم تو انبیا کی حیات کے قائل ہیں بلکہ ان کے معاونوں کے لئے جنہوں نے اعلاء کلمۃ الحق میں ان کی معاونت کی انکی خدمت اور مدد میں جان نثاری کی ان کیلئے

لے جیسے قرآن مجید ایمان داری سے پڑھنا ثواب ہے اور بدنیتی سے پڑھنا کفر ہے۔

قرآن میں حیات ثابت ہے پارہ دوم سورہ بقرہ ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون جکڑالوی یہاں پر بھی تاویل فاسد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ قیامت کے دن زندہ ہوں گے تو ہم کہتے ہیں قیامت کو تو سب آدمی زندہ ہوں گے ۔ انبیاء اور شہدا کی کیا خصوصیت ہے جو ان حضرات پر احسان رکھا گیا غرض ایسی تاویلیں فاسد کرنا اسی کا شیوہ ہے اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں غرض کہ شہدا کی حیات قرآن مجید سے بوضاحت وصراحت ثابت ہے جس کو ایک دوسری آیت آل عمران ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتا الخ بخوبی تمام ثابت کر رہی ہے بھلا یہ ممکن ہے کہ جب انعام سے سپاہی اور فوجی سرفراز ہو تو سپہ سالار اور فوجی افسر محروم رکھے جائیں حاشا وکلا غرض کہ حیات انبیا کی بطریق اولیٰ ثابت ہے کہ ان کو بوجہ متبوع ہونے کی شہدا پر ہر طرح فضیلت ثابت ہے ۔

یہ ہے جناب بانی مدرسہ حافظ فتح محمد صاحب کی عبارت جو حیات نبی صلعم کے بجسمہٖ قائل ہیں (حافظ فتح محمد یہ نہیں جو جانب مغرب رہتے ہیں یہ تو کہتے ہیں کہ میں آپ کی قبر دیکھ کر آیا ہوں) (معاذ اللّٰہ) اب اِن کی تسلیم کریں یا اُن کی لہٰذا اگر ذو وجہہ دیوبندی مولوی صاحب کی تقریر کے پیچھے اپنے دین کو بگاڑو گے تو شرعاً آپکے کفر میں شک نہیں اور آپ کے نکاح فاسد اور مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ بھی حرام، امامت بھی ناجائز یہ نہ سمجھیئے کہ محمد عمر مقابلہ کر رہا ہے یہ غلط ہے ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالا وہ نہ ڈرے وہاں بھی ایمان وکفر کا مقابلہ تھا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا مالی اور دستی مقابلہ کیا اور ایمان نہ لایا وہ پچھاڑا گیا ایسے ہی ابوجہل نے حضور اکرم صلعم کا مالی اور بدنی مقابلہ کیا ایمان نہ لایا اس کا کیا حال ہوا ۔ یزید نے امام حسین علیہ السلام

کا مقابلہ کیا ایمان نہ لایا یہاں نتیجہ کیا نکلا مالی اور بدنی مقابلہ کوئی مقابلہ نہیں بھائیو صداقت کو دیکھو ہمیشہ یاد رکھو صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے" اگر آپ دیوبندی نہیں تو جن دیوبندیوں نے حضور صلعم کی توہین کی ہے ان کو کافر لکھیئے۔ وان لم تفعلو ولن تفعلو فاتقو النار التی وقودھا الناس والحجارہ اعدت للکافرین اور اگر نہ کرو تم اور ہرگز نہ کرسکو گے تم تو ڈرو تم آگ سے جس کے ایندھن لوگ ہیں اور پتھر تیار کی گئی ہے کافروں کے واسطے۔

ایک عرض قابلِ غور یہ ہے کہ مولوی مہر محمد صاحب منبر پہ کھڑے ہوکر اپنے مقتدیوں کو خوش کرنے کے واسطے انا خیر منہ کی شیطانی بڑ مارتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھو، تمام لاہور میں کتابیں پڑھانے والا میرا کوئی ثانی نہیں حالاں کہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھم یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے کہ جناب کی وسعتِ علمی کا اندازہ مسلمان لگا چکے ہیں کہ میدان میں نکل کر ایک ادنیٰ عربی خواندہ طالب العلم سے بات نہیں کرسکتے اور فخر اتنا کہ میں نے یہ کیا وہ کیا فرمائیے آج تک کس میدان میں آپ کھڑے ہوئے اور کامیاب رہے یا کوئی تصنیف کی ہے یا غیر مذہب کو اپنا بنایا ماشاء اللہ آپ کی تقریر سن کر مسلمان بیزار ہو رہے ہیں چہ جائیکہ غیر مسلم مسلم بن جاویں خفتہ راخفتہ کے کند بیدار شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے آپ ہی کے واسطے فرمایا ہے گر تو قرآن برین نمط خوانی ۔ ببری رونق مسلمانی مولوی صاحب آپ کو کہاں کی دستار بندی ہے۔ ذرا جواب تو دیں پائے کج راموزہ مے بایست کج ٹیڑھے پاؤں کو موزہ

بھی بڑھا چاہیے نہ کہ آپ کسی چھوٹے آدمیوں کو بگاڑتے تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔
آپ نے مسلمانوں کے اس قلعہ کو گرایا ہے جن کے گرنے سے تمام اچھرہ بلکہ قرب وجوار کو بھی گرا کر جہنم میں لے جاؤگے۔ مولوی صاحب میں سچ کہوں گا" ناخن نہ دے تجھے اے پنجۂ جنوں" دیگا تو اپنی عقل کے بخیے ادھیڑ یوں خدا کے واسطے اب بھی سنبھل جائیے ناکہ امت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں کی تعداد کم نہ کریں اور ان بیچاروں کو اپنے دین پر ہی رہنے دیجئے۔ آپ نے تمام اچھرہ میں یہ مسئلہ نکال کر شور برپا کر رکھا ہے اگر آپ یہ مسئلہ نہ نکالتے تو آپ کے اعمال نامے میں کیا فرق ہوتا اپنی ہی روسیاہی تولے جاتے دوسروں کو تو امن سے بیٹھے رہنے دیتے۔ اگر نہیں تو میں نے اپنے رسالہ اظہار دیوبندیت میں آپ کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا ہے کیوں نہیں حاصل کرتے۔ وما علینا الا البلاغ

محمدؐ عمر۔ اچھرہ

قد جاءکم من اللہ نورٌ وکتابٌ مبین

تحقیق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور (صلعم) اور کتاب بیان کرنے والی آئی

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ط

ارادہ کرتے ہیں وہ تاکہ وہ اللہ کے نور کو بجھادیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنیوالا ہے گو کفار برا مانیں

قال النبی صلعم نبی اللہ حیّ ——— (نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ کا نبی زندہ ہے)

اچھرہ میں

دیوبندیت کا اظہار

اور

شکست

منجانب: مفتی محمد عمر سند یافتہ دہلی۔ اچھرہ۔ ضلع لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

اچھرہ کے روساء دیوبند پارٹی مولوی مہر محمد صاحب و میاں قمر دین صاحب و میاں جان محمد صاحب و حاجی محمد اکرم صاحب و اکبر علی شاہ صاحب و فتح محمد عطاء صاحب اور ان کے حواریوں کی تین دفعہ شکست اور اسلام کا بول بالا۔

اچھرہ ضلع لاہور کے مدرس عربی استاد دیوبندیت و وہابیت مولوی مہر محمد صاحب عرصہ تقریباً پندرہ سال کی اندرونی کوشش سے دیوبندیت اور وہابیت کی تبلیغ فرما رہے ہیں اور ان کے مدرسہ میں زیر اہتمام میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ علی الاعلان دیوبندی اور وہابی کی سند دے کر ان دونوں مذہبوں کی ترقی کر رہے ہیں عرصہ دو ماہ ہوا مولوی مہر محمد نے ایک مسئلہ وہابیت ظاہر فرمایا کہ نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے مفاتیح خمسہ عطا نہیں فرمائے عاجز نے مولوی[1] صاحب مذکور کی خوب تردید کی جب میاں قمر دین اور حاجی محمد اکرم صاحبان اور انکے حواریوں نے سمجھا کہ ہماری دیوبندیت مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی ظاہر کر رہے ہیں۔ تو جمعہ پر بروز جمعہ مولوی صاحب سے توبہ کرائی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری پچھلی تمام عمر غلطی پر گزری لیکن اب میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ حضور صلعم کو مفاتیح خمسہ اللہ جل شانہ' نے عطا فرمائے کیونکہ میں نے بزرگوں کی کتابیں اب پڑھی ہیں" خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے "قرآن مجید و حدیث شریف سے نہ سہی بزرگوں کی کتابوں سے سہی، یہ دیوبندیوں کی پہلی شکست ہے بعد ازاں مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے حضور صلعم کے حاضر و ناظر ہونیکی تردید فرمائی۔ جو لوگ حضور صلعم کو حاضر ناظر جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ پھر اس پر تمام اچھرہ والوں نے شور اٹھایا۔ کہ

---

[1] میں نے خود مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضور صلعم کو مفاتیح خمسہ عطا ہوئے۔

مولوی صاحب مہر محمد دیوبندی وہابی بن گئے وہابی بن گئے ۔ یہ شور سن کر میاں قمر دین صاحب نے بڑے زور سے دن دہاڑے اپنے طلبار کو کہا کہ تم اتنے طلبار ہو تم سے ایک محمد عمر نہیں سمیٹا جاتا ۔ تو تیس چالیس طلبا دیوبندی اور وہابی ہاتھ میں چاقو لے کر میری دکان پر مجھے قتل کے ارادے کے لئے آئے اور حملہ کیا اور گالی گلوچ بھی نکالیں ۔ میں خدا کے فضل سے خاموش رہا ۔ انہیں بازار والے میری دکان سے دھکیل کر دور لے گئے ۔ اخیر جب روسار نئے دیوبندیوں نے یہ سمجھا کہ اب بات ظاہر ہو گئی ہے ۔ اب محمد عمر کو چیلنج دو ۔ مولوی چراغ دین سے میری طرف یہ چیلنج دلوایا ۔ کہ ہم تمام اس مسئلہ پر مناظرہ کریں گے ۔ کہ حضور صلعم حاضر ناظر نہیں ہیں ۔ میں نے چیلنج منظور کیا ۔ حاجی محمد اکرم صاحب تحریراً فساد کے ذمہ دار بنے (جن کی تحریر ہمارے پاس موجود ہے) اس شرط پر کہ مناظرہ مسجد جامعہ نتحیہ دیوبندیہ میں ہو ۔ اور تاریخ مناظرہ ۲۴ ۷ کو ہو ۔ عاجز نے منظور کیا ۔ اور وقت مقررہ پر قرآن مجید اور کتب حدیث شریف اور اسمار رجال و بزرگان دین لے جا کر مسجد جامع دیوبندیہ میں بعد نماز عشار رکھ دیں ۔ کتب کے انبار دیکھ کر تمام نئے دیوبندیوں کے طوطے اڑ گئے ۔ مولوی چراغ دین بیچارے تو خدا کے فضل و کرم سے حق کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی تاب نہ لا سکے ۔ اور ان کے حضرت مآب مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی گھر سے ہی تشریف نہ لائے ۔ اب تمام گاؤں کے اجتماع کو کیا جواب دیں ۔ آخر یہ جواب سوچا کہ حافظ عطا محمد سے کہلوا دو ۔ کہ ہم نبی صلعم کو حاضر ناظر تسلیم کرتے ہیں ۔ عاجز نے عرض کی مولوی مہر محمد صاحب اور مولوی چراغ دین صاحب ویسے ہی وکالت کرواتے ہیں ۔ کیا خود نہیں کہہ سکتے

کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضور صلعم حاضر و ناظر ہیں۔ یا تحریر لکھ کر بھیج دیں۔
لیکن بصد اصرار تمام دیوبندی روسار نے تسلی دی۔ کہ مولوی مہر محمد صاحب اب تسلیم
کرتے ہیں۔ ہم شاہد ہیں یہ ہے دیوبندیوں کی دوسری شکست۔

بعد میں بروز جمعہ مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے جمعہ کے دن پھر تقریر
فرمائی کہ یہ لوگ تو حضورؐ کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت
صلعم کو موت آئی۔ جب موت آئی۔ اب مردہ ہوئے (العیاذ باللہ) تو مردہ حاضر و
ناظر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس اعتقاد کے بیان کرنے پر لوگوں نے مولوی مہر محمد صاحب
کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اور عام لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ مولوی صاحب
نبی صلعم کو مردہ کہتے ہیں کہ جو حضورؐ کو مردہ کہے اس کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی
چنانچہ مولوی مہر محمد صاحب نے خطبہ میں بیان فرمایا۔ کہ جو حضور کو (نعوذ باللہ
من ھذہ الاعتقاد) مردہ نہیں سمجھتے وہ کافر ہیں۔ جب میں نے یہ بات سنی تو
میں نے جواباً کہا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے من قال لاخیہ مسلم یا کافر فقد باء
بِھَا نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے۔ وہ خود کافر
ہے لہذا جو حیات النبی سمجھنے والوں کو کافر کہے گا وہ از روئے شرع محمدی کافر ہے
لہذا مولوی مہر محمد صاحب اور ان کے ہم عقیدہ اس فرمان نبویؐ کے لحاظ سے کافر
ٹھہرے۔ اب مہتمم مدرسہ میاں قمر دین صاحب کو معلوم ہوا کہ ہمارے مدرسہ
میں تو ایسے طلبار موجود ہیں۔ جو حضور صلعم کے حاضر ناظر اور حیات النبی صلعم کے
قائل ہیں۔ چنانچہ جن طلبار کا یہ عقیدہ تھا۔ ان کو دریافت کر کے نکال دیا اور صاف
کہہ دیا۔ کہ اگر تم حضور صلعم کو حاضر ناظر سمجھتے ہو۔ تو ہمارے مدرسہ سے نکل جاؤ۔

جن طلباء نے کہہ دیا۔ کہ ہمارا عقیدہ استاد صاحب کا ہے ان کو رہنے دیا باقیوں کو نکال دیا۔ بعض ایسے بھی تھے۔ کہ جنہوں نے تمام کتابیں ختم کر کے دورہ حدیث شریف بھی ختم کر لیا تھا۔ اور ان کو سند ملنی تھی۔ لیکن انہوں نے جواب دے دیا کہ اگر تم حضور کے معاذ اللہ نابود ہونے کا اقرار کرا کر سند دیتے ہو تو ہم ایسی سند کو حضور صلعم کی محبت پر قربان کرتے ہیں۔ وہ نکل گئے لیکن آنجناب صلعم کی شان کے واسطے میت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اب اس مسئلہ پر دیوبندی روساء کو مولوی مہر محمد صاحب نے وفات نبی صلی اللہ پر ایسا مستحکم بنا دیا ہے کہ جب کوئی میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ اور حاجی محمد اکرم اور ان کے حواریوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت کرتا ہے۔ تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ آپ میت ہیں۔ تمام اچھرہ میں ان نئے دیوبندیوں نے معاذ اللہ وفات نبی صلعم کا وظیفہ پکار رکھا ہے۔ جب ان سے معاذ اللہ ممات نبی صلعم پر دلائل دریافت کئے گئے تو خود تو قاصر رہے۔ اپنا وکیل مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ کو بلایا۔ وہ تشریف لائے۔ تاکہ دیوبندیت کی مہر لگا جاویں۔ حضرت گھوٹوی صاحب نے تشریف لاتے ہی وفات نبی صلعم پر زور ڈال دیا۔ چنانچہ حاجی محمد اکرم نے مجھے دکان پر پیغام بھیجا کہ آؤ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ جیسے دل چاہے تسلی کر لو۔ عاجز بتاریخ ۲-۴-۵۰ کو اسی وقت جامعہ دیوبندیہ میں پہنچ گیا۔ تو مولوی غلام محمد صاحب نے دریافت کیا کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں حضور اکرم صلعم کو حیات اور حاضر ناظر سمجھتا ہوں۔ اس کے مخالف کو از روئے قرآن مجید و احادیث مسلمان نہیں سمجھتا

مولوی غلام محمد صاحب نے دلیل طلب کی۔ عاجز نے دو آیتیں پیش کیں مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ آیتیں شہدا کے حق میں آئی ہیں۔ ہم شہدا کو مردہ نہیں کہہ سکتے لیکن نبی اکرم صلعم کو مردہ کہہ سکتے ہیں۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ کے نزدیک شہداء انبیاء سے بالاتر ہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے "النبی اولی با المومنین" نبی صلعم تمام مومنوں سے بالاتر ہیں۔ خواہ شہید ہوں یا صدیق دوسرے مقام پہ اللہ تعالیٰ نے شہدا کو تیسرے درجہ پر رکھا ہے۔ اُولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین والشھداء۔ پہلا درجہ نبی کا دوسرا صدیق کا تیسرا شہید کا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے خلاف نص بیان فرمایا کہ پہلا درجہ شہید کا۔ نبوت بعد میں۔ حالانکہ شہادت کے واسطے پہلے مُہر نبوت کی ضرورت ہے۔ جب حضورؐ مہر لگا دیں تو کسی کو شہادت کا درجہ ملتا ہے ورنہ نہیں لیکن آپ نے الٹ بنالیا ہے۔ بعد ازاں مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی بعد ازاں عاجز کی باری آئی۔ میں نے پانچ منٹ میں ان کے تمام الٹے بیان کئے ہوؤں کو سیدھا بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے قرآن مجید وحدیث شریف میں کجی سے کام لیا ہے۔ بعد ازاں دس منٹ میں میں نے بارہ آیتیں پیش کیں جو حیات النبی پر دال تھیں۔ ابھی میری تقریر جاری ہی تھی کہ مولوی صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا کہ میں نے شکست کھائی اور آپ جیتے۔ تمام سامعین بھائیو! خدا کے سامنے گواہ رہنا کہ میں اس مضمون میں جھوٹا ہوں۔ اور مولوی محمد عمر صاحب سچے ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب نے گلے لگایا اور مصافحہ کیا اور تشریف لے گئے اور میں دکان پر واپس آگیا۔ یہ ہے اچھڑوی روسار نئے دیوبندیوں

کی تیسری شکست۔

باوجود تین شکستوں کے ابھی تک انہیں مسائل پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ اشتہار پبلک کی ہدایت کے واسطے شائع کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں۔ کیونکہ حضور اکرم تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت از روئے شرع محمدی ہمارے اعمال واقوال پر ضرور ہوتی ہے۔ لہذا حضور ان نئے دیوبندیوں پر بھی انشاء اللہ ضرور شہادت دیں گے کہ یہ لوگ ہیں یا اللہ۔ تو نے تو مجھے ان کی شہادت کے واسطے مقرر کیا ہوا تھا لیکن یہ لوگ مجھے معاذ اللہ مردہ کہتے تھے اور اسی بات کا درس دیتے تھے اور اسی بات پر لوگوں کو مولوی بنا کر سند دیتے تھے۔ حضور صلعم کو مردہ کہنے والو (نعوذ باللہ منہم) کلمہ بھی چھوڑ دو۔ کیونکہ اس میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اب میاں سراج الدین صاحب بغل زن ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھا پہلے تمام اچھرہ نے مجھ پر فتویٰ لگایا تھا۔ کیونکہ میں حیات النبیؐ کا قائل نہ تھا۔ لیکن اب تو "معاذ اللہ" ممات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جامع فتحیہ اچھرہ میں لہرا رہا ہے۔ افسوس! اس مدرسہ کا پودا اس ولی اللہ کا لگا ہوا ہے جس کا مذہب یہ تھا کہ دیوبندی کافر ہیں اور جو دیوبندیوں کا فر نہ سمجھے۔ وہ بھی کافر ہیں، میں نبی صلعم کو حیات سمجھتا ہوں اور جو نہ سمجھے کافر ہے اب تک مدرسہ کی حالت یہ ہے۔ کہ کھانا مسلمانوں کی گیارھویں کا۔ لیکن استاد دیوبندی طلباء دیوبندی اور وہابی ناظم وغیرہ معاون وہابی۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔ ہ

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

حضرتِ عالم عامل عارف مجتہد غلام محی الدین صاحب قصوری رح نے خوب فرمایا ہے

هست یکے فرقہ رہا بیاں — منکر ز امداد ولی درجہاں
بلکہ ز امداد ولی منکر اند — باہمہ اموات مساوی نہند
لعنت حق باد برایں اعتقاد — رفت مسلمانی ایشاں بباد
صورت شاں صالح و باطن پلید — صحبت ایشاں مکن اے سعید

خوشخبری

مَیں ان تمام دیو بندیوں اور وہابیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ خدا کے فضل وکرم سے حیات نبی صلعم پر مناظرہ کرلیویں اور یہ لوگ معاذ اللہ حضورؐ کی ممات ثابت کر دیں۔ ان کے ثابت کرنے پر ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بشرطیکہ فساد کے ذمہ دار خود ہیں۔ ورنہ لوگوں کو گمراہ نہ کریں کیونکہ بوقت وصال حضور صلعم فرشتہ بھی آتا ہے تو عرض کرتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اشتاق الی لقائک (یا محمد صلعم بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے)

مسلمانو! تم ایسے لوگوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ جو معاذ اللہ حضورؐ کو مردہ کہتے ہیں۔

خادم۔ محمد عمر اچھرہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم — نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود — نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

جنکے سجدے کو محراب و کعبہ جھکی ! — ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہ عنائت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

وہ دین جسکی ہر بات وحی خُدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا — موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروزسات پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگین — اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

"لیلۃ القدر" میں "مطلع الفجر" حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا	اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں	اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں	ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں	اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جسکو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں	ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں	انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا	اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
اِک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں	شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا	مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

السلام اے شَفِیعُ المذنبینؐ	السلام اے رحمت اللعٰلمین
السلام اے جمال و باکمال	السلام اے بے نظیر و بے مثال
السلام اے سبز گنبد کے مکین	السلام اے پیشوائے مرسلین
السلام اے مالک کون و مکاں	السلام اے باعث ہر دو جہاں

اے خدا کے لاڈلے پیارے رسُول	یہ سلام عاجزانہ ہو قبول
اے خدا کے لاڈلے پیارے حبیب	سبز گنبد کی زیارت ہو نصیب
